Presented by: Rana Jabir Abbas

سیصلی نارا ذات لهب

للہ الحمد والمنہ کہ رسالۂ عدیم النظیر عظیم التوقیر جلی الشان
قوی البرہان خصم سوز تعصب سبب المسماۃ بہ

بفرمائش عالیجناب معلی القاب مقبول النساء بیگم

نار ذات لهب

سنہ ۱۳۰۶ھ

جناب راجہ سید غضنفر حسین صاحب دام اقبالہ

رد رسالہ جواب مثنوی شریف بنیاد اعتقاد حضرت مفتی علامہ مولانا
السید محمد عباس صاحب اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرامت المسماۃ بسیلاب غضب

در مطبع دبدبۂ احمدیہ بکمال اہتمام و تصحیح تمام حلیۂ طبع پوشید

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ہو مسبب الاسباب من غیر سبب لقطع دابر الضالین عن طریق الحق
والادب فاغرقہم اللہ فی سیل الغضب واحرقہم بنارٍ ذات لہب والصلوٰۃ
والسلام علی رسولہ محمد سید العجم والعرب وعلی عترتہ ونوابہ لا سیما علی من قال
اللہ تع فی بابہ فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب اما بعد سالکان طریق عدل
انصاف وتارکان طریقہ جدل اعتساف پر واضح ہو کہ خضر راہ صدق وسداد یعنی مثنوی شریف عماد اعتقاد
ایک مذہبی کتاب خاص عقائد امامیہ میں ہی جسکو صاحب قوۃ قدسیہ مالک ملکات ملکیہ جامع معقول ومنقول
حاوی فروع واصول سید المحققین سند المدققین نجل الائمۃ المعصومین فقیہ اہل بیت الطاہرین عمدۃ المجتہدین
حجۃ الاسلام والمسلمین استاذ الکل فی الکل نائب ختم الرسل مولنا ومولی الناس جناب مفتی سید محمد عباس
صاحب قبلہ دام ظلہ العالی علی مفارق الایام واللیالی نے احادیث عترت اور اخبار ارباب عصمت وطہارت سے
منتخب کر کے زبان اردو میں واسطے تعلیم صبیان ونسوان مومنین کی نظم فرمایا ہے چنانچہ خود اوسکے دیباچہ میں
فرماتے ہیں ع اطفال اور نسا کے لئے یہ کتاب ہے اور کچھ اسمیں بحث ومناظرہ اور عتاب وخطاب فرق دیگر
سے مقصود نہیں اور نہ یہ کتاب اعلیٰ علم کلام کی ہے کہ برعایت قوانین مناظرہ مسلمات خصم سے اسمیں استدلال کیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کیا جاتا اور یہ امر ظاہر ہے کہ بنا ہر مذہب کی عقائد پر ہے اور عقائد ہر مذہب کی عقائد مذہب دیگر سے جدا
اور مغائر ہوتی ہیں ورنہ تفرقہ و تمیز ما بین المذہبین باقی نہ رہے پس جب مدار تفرقہ مذاہب انہیں عقائد
پر ہے تو انکو کسی فرقہ کو نفس عقائد فرقہ دیگر میں دست اندازی اور ردّ و قدح بیجا اور دخل و تصرف نا روا کا منصب
نہیں ہے مگر بعض متعصّبین اہلسنت نے اس طریقہ کو بھی چھوڑ دیا اور بلا سبب بکمال غیظ و غضب نفس
عقائد شیعہ میں جنکی وہ بجای خود معتقد ہیں اور اہل خلاف سے کچھ اسمیں بحث نہیں رکھتے دخل و تصرف شروع کیا
چنانچہ بالفعل ایک رسالہ ہدیہ مسمّی بہ سیلاب غضب معنوی ردّ مضامین صحیحہ مثنوی باضافہ دشنہای
ناسزا و کلام نامہذب شتم و فحش و دشنام دیکھنے میں آیا جسکو مولوی وحید نام فتحپوری نے تالیف کرکے لقب
تعصب دکھایا اوسکا دیکھنا تھا کہ اس تراب اقدام مومنین خاک پای شیعیان اہل بیت طاہرین امیدوار
رحمت حضرت باری المعروف بحسن بن علی النقوی البخاری کو حمیت ہاشمیت کا جوش آیا اور
نقض کلام لی اور سے ہی صاحب سیلاب غضب کو اوس کی سخت کلامی کا مزہ چکھایا اور چونکہ ابتدای طریقہ نامرضیہ
استہزا و تحریر طرف مقابل سے ہوی ہے لہذا یہ ہیچمدان پیش ارباب انصاف جواب ترکی بہ ترکی دینے میں معذور
ہے اور منصف غیر متعسف کو اس تردد سے غضّ بصر اور نفس جواب اور قول حق و صواب میں امعان نظر
ضرور ہے مگر افسوس کہ طرف مقابل گو کہنے کو مولوی بلکہ محمد فاضل ہو لیکن درحقیقت عامی و جاہل اور اغلوطات
اپنے اکابر سے بالکل نابلد اور غافل ہے اگر کچھ بھی استعداد اور قابلیت یا حیا و حمیت ہوتی تو کبھی عقائد شیعہ کے
اردو کتاب بنا بر ردّ و جواب انتخاب نکرتا بلکہ اگر مرد میدان ہوتا تو بقصد مقابلہ مجاہدین کرام معرکہ علم کلام
میں سبقت کرتا اور دیگر کتب ایکطرف خود مصنفات جناب آیۃ اللہ فی العالمین یعنی ناظم عماد جو بفضلہ
ہمعدد کتب اربعۃ ہیں لا اقل کتاب مستطاب روائح القرآن یا جواہر عبقریہ یا ایک مختصر رسالہ مسمی بشعلہ جوالہ کا
رد لکھتا کہ حقیقت حال معلوم ہو جاتی اور استعداد بے بنیاد کی قلعی کھل جاتی خیر لیک ہی اگر حوصلہ ردّ معتقدات شیعہ
باقی ہو بسم اللہ کتب کلامیہ امامیہ حاضر ہیں ع خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان تا سیہ روی شود ہر کہ در و غش باشد
بیچارہ یہ نہیں جانتا کہ عقائد صحیحہ امامیہ جو مشکوۃ نبوت اور مصباح ولایت سے مستنبط ہیں بوجود سے اہل ظلمت
وضلال غیر الدفع و ممتنع الزوال بلکہ منتہای مرتبہ عروج و کمال پر پہنچ یا ان شیعوں کو تا ابد الہی اضمحلال

Presented by: Rana Jabir Abbas

بحث ہی اہل فساد مین البتہ کچھہ ضرورت اپنی روایات کی نہین بلکہ اونکی مذہب کی باطل کرنیکو اونہین کے
روایات وافی اور اونکی سرونکی وکیلی اونہین کا ثالث بانی کافی ہی ہرچند سنیونکو بہی شیعونکی دیکھا دیکھی اسبات
کی ہوس ہوتی ہی مگر جب باستدلال مسلمات خصم اپنی مذہب کی کسی بات کا ثابت کرنا چاہا تو ہمیشہ منہ کی کہائی اور
نقل روایات شیعہ مین بجز خیانت اور تہمت کی اور کچھہ بن نہ آئی علی ہذا استعمال الفاظ ثقیل بلکہ لعن طعن نسبت بہ
ہمہ گر بعض صحابہ جلیل سی بہی قال وقیل کتب اہلسنت مین موجود ہین بلکہ مزید بران اس بی ادبی کی نوبت انبیا
و اولیا بلکہ سید انبیا بلکہ حق جل وعلا تک پہونچائی ہی پہر اسپر اورونکو الزام دینا کمال وقاحت اور بیحیائی ہے
چنانچہ جواب الجواب مین اسکا حال کہلا جاتا ہی جو الزام شیعون کو دیا وہ اولٹا اوسپر اور اوسکی اہل نحلہ پر آتا ہے
بعد اسکی اہل انصاف غور فرماوین کی کہ اس سب قبیح اور فحش صریح کا جو اس بی ادب نی درج رسالہ سیلاب غضب
کئی ہین کون سزاوار اور کسپر رحمت حق اور کسپر قہر تہا ہی اور وحید کی رسالہ کا نام سیلاب غضب
اور اس رسالہ کا نام تہا ذات لہب ہی اور اسمین پہلی ذکر اشعار یا خلاصہ اشعار و جواب وحید پہر جواب الجواب
پیروان عترت ہی اور دیباچہ رسالہ وحید مین جو کہ سوی دشنام کی سوا کوئی کلام لایق رد و الزام نہ تہا لہذا پہلی
بنیاد اعتقاد قرآن مین جن پیمبرون کی نام نہین لئی اون سبکا اعتقاد بتفصیل چاہئی قولہ اصول
کلینی مین ہی کہ آدم علیہ السلام بسبب حسد ائمہ کی بہشت سی نکالی گئی معاذ اللہ حسد کی سبب سی شیطان نکالا گیا عصمت
ابو البشر کو شیطان سی نسبت دینا رافضی کا کام ہی سے رفض با خولیائی خام آرد صحبت دیوانگی بدنام آرد اقول
پیرانا ڈہکوسلا شاہجی ولایتی کا ہی کہ تحفہ مین صواقع کابلی سی چوری کی اور وحید نی چور سی ابن چوری اور اوسپر
سینہ زوری کی کہ نام بہی چور کا نام نہ لیا نفس اعتراض کو بجانب خود منسوب کیا پہر اس چیتہڑ چہاڑ کی حسام الاسلام
وغیرہ مین جو چیتہڑے ہوئی اوس سی بالکل انکہہ چرائی کچہہ بن نہ آئی اگر مرد میدان تہا تو حسام کا کوئی وار رد کیا
ہوتا کسی فقرہ کا جواب دیا ہوتا خیر اگر حسام اور استقصاء الافحام وغیرہ کتب علماء کرام کو نہین سمجہتا تو بالاختصار
ہمسی سنی کہ حدیث مذکور مین حسد بمعنی غبطہ ہی اور خود فقرہ حدیث وحسدہما علی تمنی منزلتہم اسپر دلالت
کرتا ہی اسلئی کہ تمنی منزلت غیر کو ہرگز حسد نہین کہتی بلکہ حسد استدعای زوال نعمت حالۂ غیر کا نام ہی اور چونکہ غبطہ کو
بہی اطلاق اسم حسد ہوتا ہی چنانچہ حسب تصریح اکابر سنیہ غبطہ حسد خاص اور ارادہ سلب نعمت حسد عام ہی لہذا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مین غبطہ کو تعبیر بحسد کیا اب آمین قیل وقال بیسود ہی اور اگر غبطہ بھی مذموم ہی تو پھر یہ اعتراض مشترک الورود ہی اکابر سنیہ بھی جواز غبطہ پر قائل بلکہ بصراحت غبطہ حضرات انبیا وشہدا کی قائل ہین جامع صغیر سیوطی مین فقرہ ویغبطہم الانبیاء والشہداء جسکی شرح کوکب منیر مین منقولاً از نہایہ ابن اثیر الغبطۃ حسد خاص کی گئی ہی دیکھنا چاہیی اور جو جواب اسکا پیش خود سوچی وہی ہماری طرف سی بھی سمجھ لینا چاہیی اور غبطہ کیسا حضرات اہلسنت نی تو حسد حقیقی بمعنی خواستن زوال نعمت حضرات انبیا کی واسطی باقبح وجوہ ثابت کیا ہی چنانچہ … در اصول مین ایک نقل عجیب حسد موسوی قابل دید بلکہ نادیدہ وناشنیدہ ہی کہ حضرت موسی نی ہزار انبیا پر جنکو خداوند عالم نی خاص اونکی اعانت اور خلق کی ہدایت کیواسطی بھیجا تھا حسد کیا اور رجوع خلائق اونکی طرف سے حضرت موسی کو شاق گذرا تب نی چاہا کہ یہ فضیلت اونسی زائل اور وہ ہدایت خلق سی معطل ہو جائین پس بخواہش موسوی … سبکی سب ایک ہی شب مین مر گئی اور ناکردہ گناہ دنیا سی گذر گئی علی ہذا حسد حضرت داود پیغمبر او… پر … بحوالہ بیت عیبت زن اوریا بھی اسی کتاب مین موجود ہی اب اہل ادب منصوب الغضب سے پوچھنا چاہیی کہ یہ حسد مذموم مردود جو حضرت موسیٰ و حضرت داودؑ سی بزعم اہلسنت واقع ہوا اور اون کے باعث کی امت پر زوال آنا اور بیا غریب کی جورو کا چھین جانا در کنار ہزار جانین مفت گئین لائق تشنیع مذموم ہی یا محمود یعنی بطرز حضرت آدمؑ بلکہ یہان تو حضرت موسی کی حسد مذموم مین خدا بھی قبیح مین بھی شرکت پائے جاتی ہی کہ اونسی حضرت موسی بھی اس حسد بیجا کا انتقام نہ لیا بلکہ اولٹے انہین بیچارے بی گناہون کو ہلاک کیا نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الفاسدۃ اور لطف تو یہ ہی کہ خود حضرت ابو البشر کی نسبت حسد مذموم کی صراحت کتب اہلسنت مین موجود ہی چنانچہ علامہ زمخشری ربیع الابرار مین ناقل ہی کہ جب خالق عالم نی حضرت آدم پیدا کیا تو اونکی طینت کو اخباث ثلاثہ یعنی حرص اور طمع اور حسد سی خمیر کیا باہنی خداوند تعالی جیسے یاران انبیا کا منہ کالا کری جنہون نی حضرت ابو البشر کو اجزای ثلاثہ خبیثہ سی ایک معجون مثلث بنایا کچھ حضرت کے عصمت اور نبوت کا بھی خیال نہ آیا پس ہر گاہ حسد مذموم باضافہ حرص وطمع حسب اعتقاد اہلسنت خمیر طینت آدم ٹھہرا تو پھر حضرت آدم حسد کرنی مین مجبور اور شیعون پر طعن وتشنیع نسبت حسد مذکور بجناب فرزند بمراحل دور ہے سبحان اللہ یہ وحید حسد ہی کو چھپکتا ہی ذرا اپنی اکابر کی افادات کو تو دیکھی کہ وہ نیا راگ سناتی ہین یعنی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت آدم سے موحد کو معاذ اللہ مشرک بتلاتے ہیں لواقح الانوار شعرانی میں تحت کریمہ قال یا ادم هل
ادلک علی شجرة الخلد وملک لا یبلی ابو العباس سے ایک روایت طویلہ منقول ہے جسکے بعض فقرات
بیسروپا شاہد دعوی یہ ہیں فقال یا آدم طلبت الخلود من الشجرة لا منّی والخلود بیدی وملکی فاشرکت
بی یعنی اے آدم تونے خلود شجرہ سے چاہا مجھسے نچاہا حالانکہ خلود میری قبضہ قدرت اور ملک میں ہے پس تونے
میرے ساتھہ شریک گردانا الہی پناہ بخدا حرص اور طمع اور حسد اور شرک شعار کفار لیام ہے نہ طریقہ حضرت آدم
علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام اور شیطان تو اس فرقہ کا پیشوا کیا بلکہ خدا ہے پھر اوس سے استعاذہ کب روا ہے
اسی لواقح میں آیا ہے کہ ابو محمد خضرمی عمدہ اکابر اہلسنت نے سر منبر تابعین حاضرین سے خطاب کرکے لا اله لکم
الا ابلیس علیہ السلام فرمایا ہے لا حول ولا قوة شیطان کو خدا بنانا نصاریٰ کا کام ہے ع نصیب بغرض رسانم
ناصب زشت را بد انجام ست بنیاد اعتقادت ہے وہ فصاحت اسمیں کہ جو لا جواب ہے لاریب یہ
کتاب خدا کی کتاب ہے قولہ آپ کے مجتہد تو اس قرآن موجود کو محرف بتاتے ہیں باین عبارت کہ چون نظم
قرآنی نظم عثمانی ست شیعیان احتجاج بآن نشاید کذا فی بارقہ ضیغمیہ پس اے شیعو اگر یہ کتاب قرآن ربانی ہے
تو بارقہ کو آگ میں پھینکو اور جو صحیفہ عثمانی ہے تو مفتی صاحب کی دانائی دیکھو ع عجب این فرقہ بی نام و ننگ ست
بیکدیگر چہ بیباکانہ جنگ ست اقول بیان وحید ہی کی علما بیان کرتے ہیں کہ بجز قرآن جمع کردہ حضرت امیر
اور کسی قرآن کی ترتیب مطابق تنزیل کی نہ تھی ابن سیرین کا قول ہے کہ حضرت نے جو قرآن جمع کیا تھا اوسمیں علم
اور نفع جلیل اور ترتیب اوسکی موافق تنزیل تھی اسیطرح عبد الحق دہلوی نے رجال مشکوة میں اور عبد الشکور سالمی
نے تمہید میں ذکر کیا ہے پس بموجب روایات اہلسنت یہ نظم و ترتیب جو مصاحف مروجہ میں ہے لاریب یہ نظم و
ترتیب عثمانی ٹھہری جسمین حضرت عثمان نے سور و آیات مکیہ کو مدنیہ سے اور بالعکس بلکہ اس تداخل کی ساتھہ کہ سورہ
مکیہ میں بعض آیات مدنیہ اور سورۂ مدنیہ میں بعض آیات مکیہ ملا کر خلط ملط اور اولٹ پلٹ کر دیا ہیں باوجود اس
[illegible] پھیر کی اگر اہلسنت عدم اعطاء فدک یا حرمت متعہ میں بعض آیات کی مکیہ ہونے سے شیعوں پر احتجاج کریں تو
[illegible] عثمانی ہی کب [illegible] اسیکو حضرت مجتہد نے بارقہ میں ارشاد فرمایا کہ چون نظم قرآنی نظم عثمانی ست
شیعیان احتجاج بآن نشاید مگر [illegible] کہ یہ عبارت سہل ہی معترض کی سمجھہ میں نہ آئی یا جان بوجھہ کر محرف بتایا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنائی کی تہمت لگائی شاید اس اتہام بے سود سے یہ مقصود ہے کہ کچھ اور زیادہ تفضیح اور تحریفات اکابر اہلسنت کی
تصریح ہو شیار بگوش ہوش سنے کہ کابلی نے صواقع میں اور صاحب تحفہ کے پدر بزرگوار ولی اللہ نے ازالہ میں آیہ
کریمہ والّذین ھم لفروجہم حافظون کو فقرہ والحافظون لفروجہم سے بدل دیا اور خود حضرت شاہ صاحب
نے جو تحفہ سرقہ میں جابجا شیعوں پر تحریف کی تہمت لگائی ہیں اور اونکی یہ قید خاص بنظر مزید عقیدت و خصائص
ظاہر او نہیں کا منہ چڑاتی ہیں اپنی ید حقیقی و مجازی دونوں پر حاشیہ کیا چنانچہ اپنی کید عمد دوم میں بجائے ولا
علی المریض کے لیس علی المریض حرج اور عقیدہ اول میں آیہ سیقولون من بعدنا کو ویقولون من بعدنا
بنایا اور پورا فقرہ مشتمل بر تکبہ بخسر من اپنی طرف سے جایا ماشاء اللہ اسی حافظہ کی بہروسے پر یہ تحریفات
شاہ صاحب کو حفظ قرآن پر فخر و مباہات ہے پس اے سنیو اگر کتاب قرآن ربانی ہے تو صواقع اور ازالہ اور تحفہ
کو آگ میں پھینکو اور جو صحیفہ عثمانی ہے تو اوسکی حفظ پر تفاخر نہ کریں میں شاہ عبد العزیز صاحب کی دانائی دیکھو
عزیز من جواب ہست این نہ جنگ ست کلوخ انداز را پاداش سنگ ست بنیاد اعتقاد سے مشہور ہے حدیث بسے
خم غدیر کی ظاہر خلافت اوس سے ہے حضرت امیر کی قولہ حزن المومنین میں بروایت کلینی و ابن بابویہ و شیخ طوسے
و شیخ مفید باسانید معتبرہ امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہم السلام سے یوں آیا ہے کہ جناب
نبوت مآب نے شدۂ مرض میں حضرت عباس اور حضرت امیر کو طلب فرما کر بمواجہہ سب مہاجرو انصار حضرت عباس
سے یوں ارشاد فرمایا کہ بعد میرے خلافت میری تم قبول کرو حضرت عباس نے فرمایا کہ اس بار خلافت کی قابل حضرت امیر
ہیں مجکو لیاقت اس عہدہ کی نہیں تھی جبکہ جناب امیر مجمع عام میں بروز غدیر خلیفہ بلافصل ہو چکے تھے تو بابت حضرت
عباس کے بعد دو اڑھائی ماہ یہ ارشاد کیا اور حضرت عباس کو جناب امیر کی لیاقت جتانے کی کیا ضرورت کیوں نہ کہا
کہ آپ تو علی کو غدیر میں خلیفہ کر چکے اب یہ حکم میری نسبت کیسا اور کسیلئے ان بیت میں سے ہے اب نہ کہو لا اقول حدیث
غدیر نص خلافت حضرت امیر اسقدر متواتر اور مشہور ہے کہ اہلسنت کو بھی بجز تسلیم و اقرار ہرگز مجال انکار نہیں قطع نظر
دیگر روایات معتبرۂ اہلسنت مودۃ القربیٰ میں خود خلیفہ ثانی سے منقول ہے قال نصب رسول اللہ صلعم علیا فقال
من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ الخ خلاصہ اس روایت طولانی کا حضرت ثانی کی زبانی یہ ہے کہ جب حضرت پیغمبر
نے خم غدیر میں حضرت امیر کو خلیفہ مقرر کیا اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا تو ایکجوان خوبرو پاکیزہ بونے جو اوس وقت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

میری پہلو مین تہا مجہسی کہا کہ یہ عجب عقدہ پیغمبر نے باندہا ہی کہ سوای منافق کی اور کوئی اسکو نہ کہولیگا
پس ای عمر تو پہنچا اسکی کہولنی سی پہنچ حضرت پیغمبر سی یہ ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ وہ بنی آدم سی نہ تہا بلکہ
حضرت جبرئیل تہی کہ دربارہ حفظ خلافت مرتضوی تمہیں تاکید اور تہدید کر گئی انتہی جب کہ جناب امیر مجمع عام روز
غدیر حسب ارشاد سید کونین بموجب شہادت ثانی شیخین خلیفہ بلافصل ہو چکی تہی تو انکار وحید و دیگر صنادید
اوس سی نہایت عجیب بلکہ صراحتہ حضرت ثانی کی تکذیب ہی ہان یہ عذر البتہ ہو سکتا ہی کہ خلیفہ صاحب کے
قول کو نمانو اونکا کہنا خلاف جانو سہلی کہ بانی مبانی اخذ خلافت حضرت ثانی ہی ہوی جبرئیل سی فرشتہ مقرب
جلیل کی تاکید و تہدید کا بہی کچہہ خیال نہ کیا عقدہ لبتہ حضرت پیغمبر کو کہول ہی دیا پہر اگر تم یہ کار سوای خلیفہ
اور خلیفہ سازی روز سقیفہ فضول سمجہتی ہو تو اونکو چہوڑ کر راہ راست پر آو خلافت بلافصل مرتضوی کی معتقد
ہو جاو اور حدیث کلینی بہت طویل ہی چند فقرات صدر حدیث ذکر کئی جاتی ہین جو وحید کی خیانت و تبدیل مبنی
پر اول مین ہی قال لما حضرت رسول اللہ الوفاۃ دعی العباس بن عبد المطلب و امیر المومنین
فقال للعباس یا عم محمد تاخذ تراث محمد و تقضی دینہ و تنجز عداته فرد علیه یعنی جب حضرت کی
وفات قریب ہوی پس حضرت عباس اور حضرت علی کو بولایا اور حضرت عباس سی فرمایا کہ ای چچا تم میراث میری
لوگی اور دین میرا ادا اور وعدہ میرا وفا کرو گی حضرت عباس نے قبول نہ کیا پہر بعد تکرار سوال و جواب حضرت
ایہہ جناب سی ارشاد ہوا کہ یا علی یا اخا محمد اتنجز عداة محمد و تقضی دینه و تقبض تراثه فقال نعم
بابی انت و امی ذاک علی ولی فنظرت الیه حتی نزع خاتمه من اصبعه فقال تختم بهذا فی حیوتی
قال فنظرت الی الخاتم حین وضعته فی اصبعی فتمنیت من جمیع ما ترک الخاتم انتهی یعنی ای علی ای
برادر محمد آیا تو وفا کریگا وعدی محمد کی اور ادا کریگا دین اونکا اور قبضہ کریگا تو میراث محمد پر حضرت امیر نے عرض کیا
ہان فدا ہون باپ اور مان میری یہ سب امور واجب ہین مجہہ پر اور میری ذمہ ہی یہ کام پایہ ترکہ فرمانی ہین کہ میں نے
دیکہا ہی کہ حضرت نے انگشتری اپنی انگشت مبارک سی نکالی اور فرمایا مجہسی پہن لی اسکو میری زندگی ہی مین یعنی
اور آرزو کی ہمنی جملہ ترکہ سی اوسی انگوٹہی کی انتہی بقدر الحاجة الغرض تمامی روایت مین اول سی آخر
تکمہ پر تہ یہ تراث کہین ضمنا ہی اسکا ذکر اور اشارہ نہین ہی کہ ای عم بعد میری خلافت میری تم قبول کرو اس خائن نے براہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

براہ تلبیس کس بیحیائی سے تبدیل و خیانت کا نقشہ جمایا خلافت اپنی طرف سے ٹہرائی میراث کو صاف اوڑا دیا اسپر طرہ یہ ہے کہ حزن المومنین کا حوالہ دیا حالانکہ بفرض اعتبار حزن المومنین اوسکے مصنف نے اس مقام پر شعر نظم کیا ہے اور میراث کو بصراحت کہدیا ہے سنیے قبوال ارث من کن ابی عمو وازغم ابریان عمو باید براد زادہ را ازغم وہم گیرد اب اہل انصاف غور کریں کہ حضرات اہلسنت کا نقل روایات شیعہ میں خلفاً عن سلف یہی حال ہے جو روایت کہ مذہب اہلسنت کو باطل اور صدیق اہلسنت کو دعوی عدم ارث حضرت پیغمبر میں حلیہ صداقت سے معرا اور عاطل کر رہی ہے اوسی روایت صحیحہ سے آنحضرت پر اتہام اور شیعوں پر الزام ہو رہا ہے پہر کیف جب اصل روایت میں خیانت ثابت ہو گئی تو اب جو کچھہ اس خیانت پر اونہوں نے متفرع کیا وہ سب مصداق کالائی بد برش خاود اور متاع کاسد بلکہ بنا ہے فاسد علی الفاسد ہے اہلسنت کی نسبت البتہ یہ اعتراضات و احتمالات نہایت چسپت اور درست ہیں اسلیے کہ حضرت پیغمبر نے قریب وفات باتفاق فریقین انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی فرماکر تمسک اور اطاعت اہل بیت کا مانند تمسک و اطاعت قرآن مجید حکم دیا اور پہر اوسکو جملہ فان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی اور لا تقدموہما فتہلکوا سے موکد کیا پہر اس حدیث متفق علیہ کے مقابلہ میں اہلسنت نے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم کی حدیث بنائی پہر اسپر بہی قناعت نکی بلکہ خاص شیخین کی فضیلت جتانے کو اقتدوا بالذین بعدی ابی بکر و عمر کی حضرت پیغمبر پر تہمت لگائی اب وحید خود غور کریں کہ اگر علاوہ حدیث تمسک جو عند الفریقین مسلم و متواتر ہے یہ دونوں گڑہی حدیثیں بہی صحیح ہیں تو معاذ اللہ آنحضرت کی اس اختلاف بیانی پر صحابہ نے کیوں نہ کہا کہ آپ تو اہلبیت کو مثل قرآن مقتدای زمان کرچکے اب یہ حکم ہماری نسبت کیسا اور پہر حکم عام بایہم اقتدیتم اہتدیتم کے بعد تخصیص شیخین کی کیوں کی گئی اور کسینے اہلبیت میں سے بہی لب نہ کہولا اور زیادہ تر حیرت یہ ہے کہ شیخین میں سے ایک نے بہی نہ بولا کہ یا حضرت ان اقوال ثلاثہ مختلفہ میں سے ہم کس قول کو مانیں آیا اہلبیت سے تمسک کریں اور اونکی اطاعت کو فرض اور اونپر اور ونکی تقدم کو ممتنع سمجہیں یا عموماً صحابہ کی اقتدا یا خصوصاً اپنے ہی مقتدای کل ہونے کو مسلم جانیں سبحان اللہ اہلسنت کر جیاے ہیمبر پر یہ کیسا افترا ہے قولہ اور خود جناب امیر علیہ السلام نے کتاب نہج البلاغہ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں واللہ ما کانت لی فی الخلافۃ رغبۃ ولا فی الولایۃ اربۃ ولکنکم دعوتمونی الیہا وحملتمونی علیہا اور پہر بعد شہادت خلیفہ ثالث ایسا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ارشاد ہی کہ مجکو امیر نکرو بلکہ وزیر کرو تہی یہ روایات قابل غور ہین کہ خود مجتہدان امامیہ خلافت بلافصل باطل
ٹہراتی ہین و نیز جناب امیر سے اپنی خلافت کو اجماعی فرماتی ہین اور کہین خلافت کی عہدہ سے بری الذمہ ہوی جاتی
ہین اور یہ مولف ہر بار اعتقاد بظاہر اونکی دوست کہلا کر وہی دہوبیون کا راگ گا رہی ہین ناحق سوتی بجاتی
رہی ہین جناب امیر نی گرہ دل کہول دی انکی پول دی منکر قول امام کا کافر ہیم مادا ہی شیطان اوسکا پیشوا ہے
کسی را کہ شیطان بود پیشوا کجا باز گردد براہ خدا **اقول** کتاب نہج البلاغہ اسوقت موجود نہین اور دیانت
و امانت وحید خائن اور اوسکی اسلاف کی نقل روایات شیعہ مین جیسی کچھ ہی وہ ماسبق سی بخوبی ظاہر ہی یا ہمہ
اسفار معتمدہ قوم مین مسرود ہی کہ جب حضرت امیر نی بعد اخذ خلافت اوسکا مطالبہ فرمایا تو ایک نی اوسے خسیس نے
آپ کو خلافت پر حریص بتایا بعد اسکی جب عہد خلافت ظاہری مین باوجود اظہار کراہت طلحہ و زبیر نی آپ سی دوبارہ
قبول خلافت از حد مبالغہ و اصرار کیا اور بعد قبول کئی نہین دونو نی بیعت کی پہر غلیان مادہ بغاوت سی حضرت کا
ساتہ چہوڑ دیا تب آپ نی اتماما للحجہ ناکثین بیعت خصوصا طلحہ و زبیر سی فرمایا کہ مجکو کچہ خلافت و ریاست کی رغبت
نہ تہی فقط بنظر احقاق حق مین طالب تہا پہر تم خود میری خلافت پر آمادہ ہوی اور بمبالغہ و اصرار سب کی پہلی بیعت کے
اور اب تمہین بغاوت کرتی ہو اس سی صاف ظاہر ہی کہ جناب امیر خلافت بطمع حکومت نچاہتی تہی بلکہ اپنا حق اور غیر کو
غیر مستحق جانکر مطالبہ فرماتی تہی چنانچہ حدیث مناشدہ مرویہ فریقین سی ظاہر ہی و بہمین وجہ جب بعد قتل خلیفہ ثالث
حق اپنی مرکز پر قرار پایا تو بموجب روایت روضۃ الاحباب آپ نی اپنی خطبہ مین الحمد للہ علی احسانہ لقد رجع
الحق الی مکانہ فرمایا اب زیادہ تصریح کی حاجت نہین یہ خطبہ ہی شاہد ہی کہ ضرور آپ نی بعد شہادت عثمان
فرمایا ہوگا کہ مجکو امیر نکرو بلکہ وزیر کرو اور اگر بالفرض فرمایا بہی ہو تو کیا مثل ارشاد خلیفہ اول لست بخیر منکم و بخیرکم
علی فیکم کی ہضم نفس یا امتحان رجحان قلوب مردم پر ہی محمول نہین ہو سکتا بہر کیف ہمتو حضرت امیر کی ہر قول
و فعل کو بموجب حدیث علی مع الحق والحق مع علی حق اور صدق جانتی ہین پس دعوی خلافت اور مطالبہ اوسکا
بدلیل و حجت جیسا کہ کتب کلامیہ فریقین مین بشرح و بسط مرقوم اور کچہ تفصیل اوسکی کتاب **تثبیت الخصام**
مولف اقل الانام کی جلد دوم سی معلوم ہو سکتی ہی حق اور صحیح تہا اور اظہار کراہت بہی بمصلحت الزام ناکثین بیعت
و علی ہذا استدلال آپ کا صحت خلافت پر بحجت اجماع جو دلیل مسلمہ و مقبول مخالفین خصوصا اہل شام تہی بنابر خست

Presented by: Rana Jabir Abbas

ودرست تہا اپنی دعوی کو مسلمات خصم سی ثابت کرنا مین مناظرہ ہی اور انکار اوسکا یا اوس استدلال کو مسلّم
کی نزدیک مسلم سمجہنا محض مکابرہ ہی العیاذ باللہ کہ حضرت امیر خلافت اجماعی کو حق جانتی ہون البتہ چونکہ اہل شام
ایسی خلافت کو حق جانتی تہی لہذا حضرت نی اونہین کی اعتقاد فاسد کی مطابق اون پر حجت تمام کی کہ میری خلافت بہی
ہبی اجماع ہوا اور خلافت اجماعی تمہاری زعم ناقص مین حق ہی پس میری خلافت حقہ اور اطاعت مطلقہ سی منہ
نہ موڑو معاویہ باغی کا ساتہہ چہوڑو مگر وحید نی اب حضرت امیر عرب کی الزام دینی کو بمقتضای الغریق
یتشبث بکل حشیش ہر جگہ سوار پکڑ رکہا ہی اور عقل کی تباہی سی کیا کیا اس قول واہی پر اکڑتا ہی کہ کہین جناب امیر
اپنی خلافت کو اجماعی فرماتی ہین اور کہین خلافت کی عہدہ سی بری الذمہ ہوی جاتی ہین یہ نہین جانتا کہ حضرت امام
نی یہ امور محض بغرض تبکیت والزام بغاۃ لیام فرمائی تا اتفاق حق مین کوئی حجت باقی نرہی ورنہ درحقیقت وہ اپنی تئین
خدا و رسول کیطرف سی خلیفہ و امام جانتی تہی پنچایتی خلافت کو کب صحیح مانتی تہی اور دہوبیون کا راگ اگر اہلسنت خصوصا
وحید گائی اور سوپ بجائی تو بجا ہی کہ اونکی بعض اکابر جبکار دہوبی کی متبنّی بلکہ خدمتگار رہی مگر وحید تو فقط مطلقا
عزیز دہلوی کی تہمت مین یہ راگ کہیلنا جانتا ہی قاضی ابو یوسف کی حالات و مقالات کو جو امام اعظم کی صاحب تہی
ہنوز پہچانتا ہی اب بغور اونکا حال سنی اور دہوبی کی پاٹی پر اپنا سر دہنی صاحب معرکشکن نی ایک روایت عجیب
محمد بن جریر طبری سی لکہی ہی جسکا خلاصہ بقدر ضرورت یہ ہی کہ قاضی موصوف نی کہا کہ جب میری باپ مجہی بچہ چہوڑ کر مر گئی
تو میری ماں نی مجکو ایک دہوبی کی سپرد کیا کہ مین اوسکی خدمت کرتا اور اپنا پیٹ بہرتا تہا اور بخوف شوق تحصیل علم مرحوم
پاکر حلقہ درس امام اعظم مین جا بیٹہتا تہا مگر حضرت والدہ فورا میرا ہاتہ پکڑ کی اوٹہا لیجاتی تہین اور اوسی دہوبی کی سپرد
کراتی تہین اونہی اب جہانتک ہو سکی دہو بہو بکا راگ گائی اور اسی روایت اور قاضی جی کی طرفہ حکایت پر گیت
گائی اور سوپ بجائی کہ قاضی سا دہوبی کا بالکا نہ سر کا نہ تال کا تمہارا نائک ہی اب خدا جانی یہ خود دہوبی ہی
یا حالک ہی جو کچہہ ہو مگر اسپر یہ مثل بہت ٹہیک آئی کہ جو جسکا کہائیگا اوسی کا گائیگا پہر حضرت مغنی پر زبان درازی
نہ کری اپنی قاضی ہی کی دہو بہو بکا راگ گانی اور سوپ بجانی پر راضی رہی ورنہ منکر معراج کی حکایت سی زیادہ
شکایت کی نوبت آئیگی جسکو دہوبی نی بہر آکیا اونکی قلعی کہولی جائیگی اور چونکہ اس ذلت کی علت ایسیا ہی چہپی ہی
نہ چہپیگی نہ ادہر کی رہوگی نہ ادہر کی ہی حیرت کروگی دانت سی انگلی کوکاٹ کی گہر کی رہوگی پہر نہ بجا نم نہ گہاٹ کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آخر تمتی گروہ شکل کہلوائی انکی تجوائی منکر معراج کافر جہنم ماوا ہی اور شیطان تو وحید اور ہم مشرب وحید کا پیشوا
کیسا بلکہ خدا ہی چنانچہ قبل اسکی بیان ہو چکا ہی اب شعر مذکور کا لطف پائیگا اور اپنی ہی پر یہی شعر پڑھکر بچتا ئیگا ع
کسی اکہ شیطان بود پیشوا کجا باز گردد براہ خدا بشیاد اعتقاد سے تنہا لڑتی ہین آپ ہمیشہ نیزار سیہی
فالحمد کہ ہی دین نبی ذوالفقار سی **قولہ** جناب سیدہ نسبت بجناب امیر خائف و پردہ نشین و فرار جیسا کہ حق لیقین مین
ہی ارشاد فرمائین اور تمام جہین کی آثار بتائین اور آپکو نیزار سی لڑائی مین جہوٹہی جلکی بچاتی ہین سیج فرمائے
کہ منکر قول جناب سیدہ کا کافر ہی یا اگر جو صحیح ہو دہی اپنی کو سمجہوا **اقول** یہ سوء ظن مصداق ان بعض الظن
اثم مین ہی الکلام اور معرکۃ الآرا مین مسرود اور اجوبہ شافیہ ہکی نشید اور معرکہ شکن وغیرہ مین دندان شکن موجود ہین مگر
اس شائن لی اعتراض مذکور تو بدون حوالہ کتب مذکورہ ذکر کیا اجوبہ شافیۃ الملحد کو چہوڑ دیا اگر مرد میدان تہا تو اون
جوابات کا رد اور اپنی گیروالونکی مدد کرتا خیر اب اسکا جواب لو ہمین کتابونمین دیکہ لی ہم اس قابل کی تطویل لاطائل
بر کہان تک گذری ہوئی باتونکا اعادہ اور اقوال مردودہ کی ردکا پہر ارادہ کرین **ہان** خاص ماراجواب بنا بر تفنن
طبع اولی الالباب یہ ہی کہ جناب عائشہ نسبت بحضرت عثمان کما فی نہایۃ ابن اثیر اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا ارشاد
فرمائین حضرت خلیفہ اول کی بیعت کو خود بانی بیعت فلتہ ٹہرائین اور اسکی شر سی مسلمانون کو بچائین اور وقت فرار
ابی محل وصعود جبل بکر گود کرلی ہوئی فوائیت ۱ اتو دکانتی الا یہ کا دم بہرلی ہوئی راہ لین اپنی تینین نبر کو ہی کی
تشبیہ دین اور وحید غیر سدید ان تینون کو خلیفہ بناتا ہی جہوٹہی جلکی غلط بہو ٹا پرانہ ربانہ بجاتا ہی سچ کہی یہ
تشبیہ نعثل اور نبر کو ہی کی خائف اور پردہ نشین کی تشبیہ سی گرم تر اور منکر اسکا منکر قول حضرت عائشہ و حضرت عمر
اور کافر بلکہ اکفر کا ہمرتبہ وہمسر اور منکر قول جناب سیدہ قضیہ فدک مین کون تہا کچہ اسکی ہی خبر ہی یا نہین اگر بیخبری ہی
تو تو خیر ورنہ حال غیری جب باخبر ہو کر جب نرہی تو اختیار ہی جو چاہی اپنی کو اور اون دو لفظونمین سی جو چاہی اپنی خلیفہ
کو ہی سے سمجہہ کر بات کرتی ہین سخندان وہ اوندہی منہ ہین گرتی جو ہین نادان **قولہ** ہان یہ بیعت مطابق عقیدہ
اہلسنت کی صحیح ہی اونکی نزدیک حضرت امیر کرار تہی نہ معاذ اللہ خائف و فرار شیخین کی دوست وفادار تہی نہ
تقیہ ناحق اونکی سزاوار **اقول** اگر یہ بیعت مطابق عقیدہ اہلسنت ہوتی تو امام اہلسنت فخر الدین رازی اقرار بیعت
حضرت امیر پر کیون مورد الزام ٹہرائی اور شیعہ بنائی جاتی لسان المیزان عسقلانی کی یہ بات بتائی تامل غور ہی قال

فائدہ [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال واستدعى ابن الطباخ ان الفخر كان شيعيًا يقدم محبة اهل البيت كمحبة الشيعة حتى قال في بعض
تصانيفه وكان علي شجاعًا بخلاف غيره انتهى یعنی ابن طباخ رکابی مذہب مدعی ہی کہ فخر رازی شیعہ تہا
اور اہل بیت کی محبت مثل شیعہ مقدم جانتا تہا تا اینکہ اپنی بعض تصانیف مین کہا ہی کہ حضرت مرتضی علی شجاع اور
بہادر تہی بخلاف اونکی غیر کی انتہی اللہ اکبر فخر الدین سا متعصب جسکی اوصاف جمیلہ اور محامد بایہ صاحب
منتہی الکلام سی سنا چاہی جب اوسکی زبان پر قادر توانا نی محض اپنی قدرت کاملہ سی البیا کلمۂ حق کہ جس سی سیاست
وہلو سلی شجاعت مصنوعی یاروں کی نیست و نابود ہوگئی جاری کیا سنیوں کو کچہہ بن نہ آئی مجبور اسکی کہ ایسی بڑی
متعصب پر تشیع کی تہمت لگائی کیا خوب جو محبت اہل بیت اور ان حضرات کی اعلم و افضل ہونیکا اعتقاد کرتی ہین
شیعوں پر تعجب اور نہایۃ العقول مین یہ عبارت نامعقول والعجب انہم یزعمون ان التقي والنقي و
الحسن العسكري كانوا عالمين بجميع مسائل الاصولية والفرعية جملها وتفاصيلها الخ ان بزرگوار و
اہانت و منقصت یا بی ادبی و تعصب کری باایمہ وہ محب اہل بیت اور شیعہ کہلائی اور کہنی والی کو کچہہ شرم نہ آئی
اور اسکی بعد کی فقرہ کا جواب یہ ہی کہ اگر سنیونکی نزدیک حضرت امیر کرار تہی نہ معاذ اللہ خائف و فرار تو کرار کو جانے
کہ فرار سی ننگ و عار ہو نہ اونکا دوست وفادار والعاقل تکفیہ الاشارہ اور حسب افادۂ وحید تقیہ کی
یہ دو قسمین جدید معقول و نامعقول کی معلوم ہوئین لیکن بنظر انصاف یہ تفرقہ بین القسمین بہت واضح اور صاف
ہی پس تقیہ حضرت امیر مثل تقیہ حضرت موسی مصرحہ قاضی بیضاوی قسم اول مین داخل اور تقیہ عبد اللہ بن عمر بیعت
یزید پلید مین جیسا کہ رشید الفضلا کہکر بغرض رفع عار و ندامت و دفع ملامت خلیفہ زادہ زادہ اللہ بیعۃ السعادۃ
یہ تاویل علیل کرتی ہین قسم ثانی مین شامل ہی سہ بات کرنی مین جو یون گہبرا گیا ہمکو کیا وہ آپ منہ کی کہا گیا
بنیاد عقاد سہ عثمان سی ہمیشہ تہی نالان عائشہ دیتی تہی اوسکی قتل کا فرمان عائشہ جب قتیل وہ ہوا
تو طرفدار ہوگئی لڑنی علی سی چہوڑکی اپنا وطن گئی قولہ عائشہ امیر المومنین سی لڑین جو امام سی لڑی وہ مسلمان نہین
اقول بیان وحید صنید کی اشعار کو چہوڑکر فقط خلاصہ مختصرہ پر اکتفا کیا اور عذر ترک نظم پر ایک حاشیہ میں لکہدیا
جو بالکل مہمل اور اوسکی بیدینی پر دال بلکہ اول ہی اسلئی کہ مستحق لعن پر لعن و طعن اگر بیدینی ہی تو کتب اہلسنت مین جو
حضرت پیغمبر کی لعنت متخلفین جیش اسامہ پر اور بی بی عائشہ کی بدزبانی حضرت عثمان پر اور حضرت امیر کی لعن اہل شام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور طلحہ و زبیر نے عوام پر جا بجا ندکو بھی جب ان حضرات خصوصًا سیدہ کائنات نے اہلسنت کی بڑی بڑوں کو زیر بار کر دیا کیا
جناب وحید بیدین خیال کریں کہ یہ بدزبانی اونکی کہاں تک جاتی ہے اور اونکے سر پر کیا آفت لاتی ہے والتدیہ بیدی سے
قوم الیسی ہے مقامات میں کالشمس فی رابعۃ النہار ظاہر و آشکار ہوتی ہے کہ یہ حضرات محبت اعادی رسول وآل رسول میں
الیسی منہمک ہیں کہ اونکی معائب کی اصلاح میں ہرگز حفظ مراتب جناب پیغمبر اکرم کو نہیں ہے اہل انصاف غور کریں کہ پہلی تو اس
باحیا فرقہ نے آبا و کرام حضرت بشیر و نذیر کی بیدینی و تکفیر میں اسقدر مبالغہ کیا کہ اپنی کتب معتبرہ کو اس مطلب واہی سے بھرا
ضلالت و گمراہی سے بھر دیا پھر جب سمجھے کہ رفع عار صنم پرستی امرای نامدار کیواسطے اثبات کفر آباء رسول مجید حیدان قدم
و مفید نہیں تو اسپر بھی ترقی فرمائی کمال بے ادبی اور بیحیائی کی نوبت آئی جو قابل بیان نہیں مگر بضرورت لکھنا پڑا کہ
البتہ اقضی الحسنین اور کہیں کہ یہ ہمارے شان نہیں واقدی اپنی طبقات میں سفیان ثوری سے ناقل ہے قال سمعت السدی
یقول فی قولہ تع و وجدک ضالاً فہدی قال کان رای النبی صلعم علی دین قومہ اربعین عاماً انتہی اس عبارت
منحوسہ کا ترجمہ میری جرأت سے باہر اور مطلب ارباب نفاق اس سے جو کچھ ہے وہ ظاہر و باہر ہے حیرت ہے کہ ایسی کلمات
قبیحہ کی کہنے والوں پر صاعقہ کیوں نگرا اور وہ دریدہ دہن و شریر بصورۃ قردہ و خنازیر مسخ کیوں نہوگئی جب جناب
متبع دین حنیف کی نسبت بیدینی کا اثبات ہے تو زبدہ نسل پیغمبر کو بیدین کہدینا کتنی بات ہے اور یہ کیا ہے اسنے تو اگلی جل کر
کلمہ فحش بھی کہدیا الحمد للہ کہ خدای دانا نے اوسکا انتقام بخوبی لے لیا کما سیاتی فانتظر قولہ صاحب کامل بہائی خروج
عائشہ میں لکھتا ہے کہ عمار یاسر نے جناب امیر سے کہا کہ یا علی یہ لوگ اہل قبلہ ہیں قتل انکا روا نہیں امیر المومنین نے بھی اونکی
تکفیر کا حکم نہیں دیا بلکہ اپنی محارب کو کتاب نہج البلاغہ میں بھائی اور صاحب اسلام ارشاد فرمایا ہے اقول کامل بہائی
اسوقت موجود نہیں مگر بظاہر اسمیں بھی خیانت اس خائن کی ثابت ہوتی ہے اسلئے کہ باب مدینہ علم ہرگز محتاج تذکیر عمار نہ
و تھیلی ممدوح افضلکم علی کو قاتل قول کل اناس افقہ پر قیاس کیا کچھ لولا علی لہلک عمر کا بھی خیال نہ آیا کہ الیسی
شخص کو جسکی محتاج حضرت عمر تھی تذکیر حضرت عمار کا محتاج بنایا ہاں اگر حضرت عمار نے اس غرض سے کہا ہو تو تعجب نہیں
کہ عوام کی دلونمیں یہ شبہہ جا رہی ہے کہ اہل قبلہ کا قتل جائز نہیں ہے پر اس سے وحید کا مطلب حاصل نہوگا اور بہائی فرشی
کا جواب اگے آتا ہے کیوں گھبراتا ہے قولہ اور مجالس المومنین میں ہے کہ حضرت عائشہ نے بحضور جناب امیر حرب کی
کی اس سبب سے لعن اپنے بچا ہے اقول مجالس میں تو یہی ذکر توبہ حضرت عائشہ بہت ڈھونڈا مگر کہیں نہ پایا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شان ذکر عدم توبہ و لعن محاربین حضرت امیر جا بجا بعنوان مختلف نظر آیا از انجملہ عذر بارد توبہ اصحاب جمل و
صفین ہے جواب جناب شیخ قزوینی مذکور ہے و مشہور ہست کہ ہنوز غبار معرکہ جمل نانشستہ بود کہ طلحہ و زبیر را کشتہ
باشند پس ہرگاہ مجرد تجویز روا دارند کہ طلحہ و زبیر در حالت نزع از عداوت و خصومت علی مرتضی توبہ کردہ و نجات
یافتہ باشند باید کہ بنا برایں اصل کرم و تفضل نمودہ تجویز نمایند کہ ہشام بن الحکم و مومن الطاق و غیرہما در حال نزع از عداوت
ابوبکر و عمر توبہ کردہ باشند و نجات یافتہ و الا چون این جماعہ اکابر شیعہ را کہ دشمن ابوبکر و عمر میدانند دشنام و لعن میکنند
باید کہ طلحہ و زبیر و امثال ایشان را نیز کہ دشمنان علی بودند و بہ تیغ او کشتہ شدند حمایت نکنند کہ جواب یک تمیہ ساخت
و یک تمیمہ و غیرہ نباشد انتہی و از انجملہ بجواب صاحب فضائح جسنی کہ اہل جمل و صفین کو تعبیر بہ افاضل ناس کہا تہا شیخ
ممدوح نے فرمایا ہے و نمیدانم کہ آن افاضل ناس چگونہ باشند جماعتی کہ تیغ بر روی امام کشند و او را دشنام دہند کہ زنگ
بہ نیزہ زنند و ہی یعتقد الا انی ابا الحسن قد اشرک علی شرک شد با اینہمہ مسلمان و بہشتی و از افاضل ناس باشند اما آنہا کہ
گویند کہ امام بنص باید و بدون اختیار نیقدر کافر و ملحد و رافضی باشند ای مسلمانان اگر منکران امامت ابی بکر و عمر رافضی
باشند منکران امامت علی چرا سنی و بہشتی باشند نہ برود بر یک حدیث است کہ آنچہ رافضیان را لازم است در انکار امامت ابوبکر و عمر
طلحہ و زبیر و عائشہ را ہم چند آن لازم است در انکار امامۃ علی انتہی بلفظہ و جناب قاضی اسی کتاب میں فرماتے ہیں کہ اگر معاویہ و
خلفاء ثلاثہ بنا بر عدم احتیاج ایشان در تغلب خود باستعمال تیر و شمشیر ظاہر نبود مخالفت و محاربہ عائشہ و طلحہ و زبیر و معاویہ
و صحابہ کہ با ایشان بودند مخفی نیست انتہی الغرض ان افادات سے صاف ظاہر ہے کہ جناب قاضی کی نزدیک محاربہ
امیر کی فاسق اور ملعون ہوتے ہیں بلکہ انکی کفر و نفاق میں کچھ شبہہ نہیں پس کیونکر توبہ عائشہ کی قائل اور منع لعن کی
مائل ہوتے اور بفرض تسلیم توبہ جبتک حضرت امیر کا عفو فرمانا حضرت عائشہ کا آپ کی خلافت کا معتقد ہونا اور انکا تابع ہو جانا
ثابت نہ کرینگے توبہ زبانی سے حصول برات ایمانی اور براءت نیرانی دشوار ہے پھر ذکر توبہ بیکار ہے توجہ صاحب
اگر توبہ کیجاتی تو پھر حضرت عائشہ کی زبان سے زبان پر مرتے وقت اپنی محدثات پر کہ وہی خروج اور بغاوت ہے کیوں حسرت
و ندامت کی تقریر آتی دیکھو کتاب الاعلام میں یہ کلام انہا لما احضرت (ای عائشہ ۱۲) قیل لہا ندفنک مع رسول اللہ صلعم
فقالت ادفنونی مع اخوانی بالبقیع فانی قد احدثت امورا بعدہ انتہی و نیز جب حضرت پیغمبر نے بنص حرز
مرتضوی میں خاص حضرت عائشہ سے خطاب ایاک ان تکونی کیا ہو اور با اینہمہ حضرت راکبۃ الجمل بلا عمل مال دیا ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو کیونکر مجاورت آنحضرت سے نہ شرمائین اور بقیع مین دفن کرنیکا حکم نہ دیجائین مگر تعجب ہی کہ دفن بقیع مین جوان
حضرت عثمان کا حجاب نہ آیا جنکی حق مین کہا اقتلوا نعثلا فرمایا اسی سے معلوم ہوگیا کہ میان عثمان خاص بقیع مین
دفن نہین ہوئے جیسا کہ وحید نے آگی چل کر غل مچایا اور جواب پایا ہی قولہ ای شیعو سنی ہوجانی کا مقام ہی کہ ان مجتہدین
سابق و جناب اور مقبول حق کی کلام سے محارب آپ کی مسلمان قرار پائی اور تمہارا مفتی اپنی کتاب [illegible]
مین کچھ اور ہی گال بجا رہا ہی راگ ملحدانہ گا رہا ہی لیکن کیا ہوتا ہی مفت ایمان کہوتا ہی اقول شیعہ تو سے
کیا ہونگی مگر اہلسنت اگر ضد سے نکرین اور انصاف پر آوین تو بیشک شیعہ ہوجائین کہ حضرت رسول اور توضیح قول
کی ارشاد سے محارب حضرت امیر مثل محارب حضرت بشیر و نذیر مسلمان برای نام مسلوب الایمان بد انجام قرار پائے اور
حضرت عائشہ کو اپنی معاودت پر حسرت و ندامت کا اظہار البتہ کو اونکی توبہ ثابت کرنمین اصرار ہی کہ جنگ جمل کا
اونٹ اس کل بیٹھتا ہی نہین آمین وحید کا نشہ غم و بیکار ہی بہ ناحق کچھ اور ہی گال بجا رہا ہی راگ ملحدانہ
مانند مخنث و زنانہ بی تال و سُر گا گا رہا ہی محارب ماسبق کی قول سے وہ مسلمان قرار پائی اونکی کلام کو مستند مت
لائی اور حضرت امیر کی مسلمان فرمانی کی وجہ اگی لیئے شارح نہج البلاغہ کی تقریر دلپذیر سے ایسی اسلام برای نام
بکو علمی کہلی جاتی ہی بس ہماری حضرت مفتی پر ناحق اعتراض اور ابن قاضی کی جال و مقال سے کیون اغماض
ہی جو صحبت امام اعظم سے راضی ہوکر وجوبی کی بالکی ہونی پر مفتی بن راضی ہوگئی بنیاد اعتقاد سے
طلحہ و زبیر دونو بڑی نابکار ہی دشمن علی کی عائشہ کی دوستدار تھی پہلی تو انہی دونونی بیعت علی سے کی پھر
عائشہ سے مل گئی عداوت علی سے کی قولہ کتاب نہج البلاغہ مین جناب امیر طلحہ و زبیر کو مسلمان فرما چکی اور اونکی
اجماع پر بعد خلیفہ ثالث اپنی خلافت جتا چکی اقول حجت اجماعی کی وجہ تو قبل اسکی ہم بتا چکی لیکن باغیون کے
اسلام پر یہ بحث بغلین بجاتا ہی بار بار غل مچاتا ہی ہر چند اسکا پورا جواب تو ذکر حاکم شام اور استدلال بکلام معجز نظام
اخواننا فی الاسلام مین حسب وعدہ آئی گا لیکن چونکہ مثل دیگر حیلہ سازان وحید اپسرت مغرور و نازان ہی لہذا
کچھ بیان سے اسکا سر در و غرور بزور قلم مبدل برنج و الم کردینا ضرور ہی پس آگاہ ہو کہ بغاۃ طغاۃ لاخیر خصوصاً
طلحہ و زبیر ایسی مسلمان تہی جنکو حضرت امیر کی بموجب روایت ریاض النضرۃ و مطالب السئول ظالم ارشاد کیا
مصداق لعنۃ اللہ علی الظالمین قرار دیا اور حضرت عمر نے تو وہ کلمہ سخت سنایا کہ دونو کو چھٹی کا دودھ یاد آیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آیا اور اوسکی شرح عنقریب آیگی حقیقت حال اخوت کذائی و اسلام ربانی معلوم ہوجاویگے
قولہ خصوصاً حضرت زبیر برادر پھوپھی زاد حضرت امیر جنکی شان مین صاحب کشف الغمہ یون شہادت
دیتا ہی کہ جب جنگ جمل مین ابن جرموز لعین نے حضرت زبیر کی شہادت کا مژدہ جناب امیر تک پہونچایا کہ
تیری بدخواہ کو شربت شہادت پلایا آپ نے فرمایا کہ مجکو خیر العباد سے یاد ہی کہ زبیر کا قاتل جہنمی ہی وہ یہ سنکر
غصہ مین آیا اور اپنی کو جہنم مین پہنچایا حضرت امیر نے فرمایا لقد صدق رسول اللہ صلعم بشر قاتل ابن صفیہ
بالنار اقول ظاہر ہی کہ کوئی قرابت دنیا مین مان باپ کی خصوصیت اور قرابت سے بڑھکر نہین ہی پس جب
جناب امیر کہ حضرت پیغمبر کی والدین ماجدین حسب اعتقاد سراسر فساد اہلسنت معاذ اللہ کافر اور جہنمی ہوے
اور منزلت ابوت پیغمبر اوناہم کسیواسطی کی کام نہ آئی تو زبیر کو برادر پھوپھی زاد ہونا حضرت امیر کا کیا کام آئیگا اور
کیا بہرہ روز جزا اور جزا دے سزا اسی بچائیگا اور قاتل زبیر بسبب خودکشی مستحق جہنم ہوا نہ بسبب قتل زبیر اسلئے
کہ قتل زبیر تو ثمرہ دعای بد حضرت امیر تہا جیسا کہ کشف الغمہ میں منقول ہی کہ جب زبیر نے بغاوت کی راہ لی
تو حضرت امیر نے ہاتھ اوٹہا کر یہ دعا کی تہی کہ اللہم ان الزبیر بن العوام قطع قرابتی و نکث عہدی و ظاہر
عدوی و نصب الحرب لی و ھو یعلم انہ ظالم اللہم فاکفنیہ کیف شئت و انی شئت جب یہ دعای معصوم
موجب ہلاک مقتول معلوم ہوئی تو قاتل اوسکی قتل کی سبب کہ مستحق نار ہوسکتا ہی بلکہ وہ اپنی خونمین خود گرفتار اور خودکشی کی وجہ سے
آگی مشیر بالنار ہوا آپ اس کلام معجز نظام کی فقرات طیبات کی کچھ رموز و کنایات بیان کیجاتی ہین جو بعید کیوالکہ
اوسکی بیرکی بھی ہوش اوڑاتی ہین پس آگاہ ہو کہ قول حضرت امیر قطع قرابتی سے واضح ہوگیا کہ برادر پھوپھی زاد ہونا زبیر کا
اوسی کبطرفسے بسبب انحراف و بغاوت مقطوع و مردود ہوگیا اور وحید عنید کا فخر و ناز اس کلمہ باعجاز سے بالکل بیسود ہوگیا
اور نکث عہدی سے معلوم ہوا کہ زبیر مورد آیہ انما ینکث علی نفسہ تہا اور ظاہر عدوی سے ظاہر ہوا کہ بغاۃ
جنگ جمل وغیرہ عدوی امیر المومنین اور زبیر حضرت کا حریف اور اونکا ردیف اور جملہ لشکر کا معاون و مددگار تہا اور
نتیجہ عداوت منشا بغاوت کتاب مفتاح النجا مین حضرت ام سلمہ رضی سے یون مذکور ہی قال رسول اللہ صلعم لا یحب علیا
الا مومن و لا یبغضہ الا منافق اور سیے بڑھکر یہ روایت ہی اخرج الدیلمی عن ابن عمر عن النبی صلعم علی
بن ابی طالب باب حطۃ فمن دخل فیہ کان مومنا و من خرج منہ کان کافرا یعنی دیلمی نے ابن عمر سے اور اونسے حضرت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے روایت کی ہے کہ علی در دوازہ حطہ ہیں جو اس در میں در آیا وہ مومن ہے اور جو اس سے نکل گیا وہ کافر ہے
چونکہ محاربین جمل و صفین باب حطہ سے خارج حیطۂ بغاوت میں داخل ہوئے پس بالضرور حسب وعید من خرج
زمرۂ خوارج میں شامل ہوئے **قولہ** جسکو جناب امیر مسلمان نہ بتائیں اور اوسکے قاتل کو جہنمی نہ بتائیں اوسکو
نابکار کہنا نطفہ حراموں کا کام ہے **اقول** کچھہ اس پہ تگی بیڈول کو حضرت عمر کے قول کی بھی خبر ہے جنہوں
نے بموجب روایت کتاب الامامۃ والسیاسۃ عبد الرحمن بن عوف کو فرعون امت اور طلحہ کو متکبر زن مرید اور زبیر
کو کافر الغضب اور بقول شارح نہج البلاغۃ یوماً انسان و یوماً شیطان فرمایا کچھہ اِنَّ متقولین قوم کالحافظۃ آیا
اب وحید صفید ذرا غور کرے اور بتائے کہ بموجب اوسکے قول کالبول کے کون نطفہ حرام ہے اور طلحہ و زبیر
اور ابن عوف ثالث بالخیر کی نسبت ایسے الفاظ قبیحہ ایک نہ دو بلکہ زیادہ جو لفظ نابکار کے نگر دادا ہیں کہنا
کسکا کام ہے اس سے بڑہ کر مناسب مقام نطفہ حراموں کے کام پر ایک معجزہ قرآنی اور کرامات سید سادات حضرت
مفتی عمرانی کا بیان اور قدرت یزدانی کا اعلان ہے وحید بے ادب مستحق وعید رب غریق سیلاب غضب
حریق نار ذات لہب گوش دل سے سنے کہ نطفہ حرام کا پردہ فاش کیا جاتا ہے خداوند علام خود قرآن مجید میں فرماتا ہے
ذرنی ومن خلقت وحیدا یہ آیت ولید پلید کی شان میں نازل ہوئی مگر یہاں تو وحید پر بھی لگا و صادق آئی
جیسے وحید کی اوسکے پیر کبیر کی زبانی بڑی تفضیح اور معنی وحید کی تفسیر کبیر میں تحت آیہ کریمہ یوں تصریح ہوئے
قال ابو سعید الضریر الوحید الذی لا اب لہ وھو اشارۃ الی الطعن فی نسبہ کما قال ولم یذکر عتل بعد
ذلک زنیم یعنی ابو سعید ضریر نے کہا کہ وحید وہ شخص ہے جسکا باپ نہو اور یہ اشارہ ہے طرف طعن کی اوسکے
نسب میں جیسے کہ قول خدا تعالی عتل الخ میں تصریح ہے کہ وہ تندخو اور زنا زادہ ہے انتہی اب وحید اور ولید میں
نقطہ کا کچھہ فرق نہ رہا اور جس کلمہ فحش سے اوسنے حضرت مفتی کا قصد کیا تھا خدا نے نام لیکر صاف کہا سو بڑا لقمہ
زبان پر ڈالے پایا ہگا بانی کا تیری منہ پہ آیا یہ ہے مفتی عالم کی کرامات کہ اتہ تہ نی کسی اور کسے چہایا **قولہ** او
منکر قول امام جہنم مقام ہے **اقول** بیشک ہمارے امام کے قول کی یہی شان ہے لیکن جب اہل جمل و صفین یا منکر
تو اوسکا کیا علاج مگر آپ نے کلمہ حق کہا یہ آپ کا احسان ہے اب اپنے امام کے قول کے منکر کا تو حال کہئے کہ اوسکا کیا انجام
اور کونسا مقام دیا **قولہ** باقی دوستی و عداوت کی کیفیت کتاب فضیحۃ الشیاطین سے عیاں ہے منظور جیسا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اصل حال آشکار ہی گر فہم درکار ہی **اقول** محبت اور عداوت ایسی چیز نہیں جو چھپانی سی چھپ سکی ہمصاحب
فضیحت مصداق خود فضیحت بدیگران نصیحت اپنا عیب اوروں پر لگاتا ہی باتیں بناتا ہی وجہ اوسکی و ممدوح
نہ آپی تنبکیت الخصام مولفہ اہل الاسلام کو دیکھیں تو حال کھل جاتی تھی تاکہ صاحب حال بکمال مذہبوں کی محبت و عداوت کا فقط
ابن طباخ کی اسی ایک فقرہ یعنی ان الفخر کان شیعیًا یقدم محبۃ اہل البیت لمحبۃ الشیخین سے ہی آشکار
گر فہم صحیح درکار ہی بشنیاد اعتقاد ؏ جب مبتلا ہوئی مرض الموت میں نبی ایک فوج جنگ روم
کی جانب روانہ کی سرداری کا اسامہ کو نام دلشان دیا بوبکر اور عمر کو بھی سپاہی ... [illegible]
پاک رہی بغض و کینہ سی ... [illegible] مدینہ سی تا بعد انتقال رسالت آب ... [illegible]
میں بوتراب کی کہتی رہی رسول خدا جلد ... [illegible] اور جو تخلف کی لعن خدا او ... [illegible] **قولہ** ابوبکر نے
لشکر اسامہ سی تخلف کیا حالانکہ پیغمبر نے اوس لشکر کو خود رخصت فرمایا تہا اور بہت تاکید کی تہی کہ جہزوا
جیش اسامہ لعن اللہ من تخلف عنہ **اقول** فریقین نے تو حضرات شیخین کو متخلفین جیش اسامہ میں شمار
کیا ہی اور اشعار میں بہی اسکا اشعار کر دیا ہی پہر معلوم نہیں کہ وحید نے تنہا حضرت ابوبکر کو کیوں لیا اور حضرت
عمر کو کیوں چہوڑ دیا **قولہ** جملہ لعن اللہ من تخلف عنہ کتب اہلسنت میں کہاں ہی جو محتاج جواب ہو **اقول**
علامہ شہرستانی کتاب ملل و نحل میں بندای بلند پکار رہا ہی کہ حضرت پیغمبر نے یہ جملہ فرمایا اسیطرح شارح مواقف
ابوبکر جوہری ملا یعقوب لاہوری شارح بخاری نے اس جملہ کی تصریح کی ہی اب یا تو ان اشخاص کو زمرہ اہلسنت
اور کتب مذکورہ کو کتب اہلسنت سی بدلیل خارج کریں یا ہم جو حضرت کی اس جملہ فرمانی پیش یاد کہیں تو گرنہ مرے
قولہ جسکو آنحضرت صلعم نے عین وقت وفات کی واسطی نظام دین کی امامت کی لئی اہل اسلام پر نائب اپنا مقرر
فرمایا ہو اوسکو منافقین میں شمار کرنا ملعون بیدینوں کا کام ہی **اقول** یہ امامت حسب تصریح اکابر اہلسنت آنحضرت
کی بیہوشی اور غفلت میں فقط باجازت حضرت عائشہ ہوئی وعید خدا سی ڈری حضرت پیغمبر پر افترا نہ کری
اگر بارشاد آنحضرت ہوتی تو کیوں ہوش میں آکر حضرت عائشہ اس کارسازی پر انکو صواحبات یوسف
فرماتی اور حضرت ابوبکر کی جنبش نمازی پر یسقدر آزردہ ہوتی کہ باوصف قوت ضعف جو ضعف قوت فضل بن عباس
اور حضرت امیر پر تکیہ کرکی مسجد میں تشریف لاتی اور حضرت ابوبکر کو بھی ہٹا کر خود بنفس نفیس امامت فرمائی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور کتب اہلسنت مین مذکور ہی کہ فقط حضرت عائشہ نی یہ کارگزاری نہین کی بلکہ بی بی حفصہ نی بہی اپنی پدر
بزرگوار کی بارہ مین یہ اہتمام فرمایا تہا چنانچہ صاحب مدارج النبوۃ لکہتی ہین فرمود پیغمبر خدا شما ای زنان
صواحب یوسف اید در دل چیزی میدارید وظاہر چیزی دیگر میکنید انتہی اب ایسی پیشنمازی کب لایق ائتمام
اور بمقابل شیعہ کیونکر قابل احتجاج واستناد ہی حضرات اہلسنت آپ ہی حضرت خلیفہ کو عہدۂ امامت سے
سرفراز فرماتی ہین پہر آپ ہی جیش اسامہ سی اونکو متخلف ٹہراتی ہین چنانچہ تفصیل اسکی عنقریب آتی ہی سارے
قلعی کہلی جاتی ہی پس اگر وحید کی نزدیک اونکو متخلفین مین شمار کرنا ملعون بدین کا کام ہی تو اسکی آگا
پر یہ قصہ تمام ہی اور وحید کا کیا ذکر ہی تو سنی سی آپ جادہ پر سالک ہی اور اسی وادی مین ہالک
والحمد لله علی ذلک **قولہ** اور جو من تخلف بالفرض حضرت نی فرمایا ہی ہو تو یہ تو بتلاو کہ لفظ من کیسے
عام ہی یا خاص اگر عام ہی تو حضرت حیدر کرار و دیگر اہل بیت اطہار اس وعید مین شریک ہین اور جو خاص ہی
ساتہ متعینات اسامہ کی تو جہزوا جیش اسامہ خطاب طرف متعینات کی نہین ہو سکتا **اقول** یہی صاحب تحفہ
کی سخن سازی اور وحید کی زبان درازی ہی ایک تشئید المطاعن وغیرہ مین جو خدمت گزاری شایستہ صاحب
کی گئی ہی وہی اونکی چپلی کہلی کہولی ہی کافی ہی بیان اسقدر سمجہہ لی کہ اگر لفظ من عام ہی تو تب بہی
پناہ بخدا حضرت حیدر کرار و اہل بیت اطہار اس وعید مین بنا بر ظن بد وحید شریک نہوتی اسلئے کہ یہ حضرات
باتفاق فریقین ابتداہی سی شامل جیش اور داخل تعیت اسامہ نہ تہی چنانچہ مدارج النبوۃ مین مذکور ہی حکم
عالی چنان صادر شد کہ اعیان مہاجر وانصار مثل ابوبکر صدیق و عمر فاروق وعثمان ذوالنورین وسعد بن
ابی وقاص و ابو عبیدہ بن الجراح وغیرہم الا علی مرتضی کہ ہمراہ نگردد دران لشکر ہمراہ اسامہ باشند انتہی اب جیسے
حضرت مرتضی اور اہل بیت بشہادۃ دوسری شاہ دہلوی کی اس عموم سی خارج ہین ویسی حضرات ثلاثہ
اس وعید مین داخل ہین کیا خدا کی قدرت ہی کہ ہر چند صاحب تحفہ اور وحید مین گاڑہی چہنی لیکن کچہہ بہی بنائے
نہ بنی جنکو چاہتی تہی الزام تخلف سی بچائین صاحب مدارج کی صاف گوئی سی بچا نہ سکی اور کوئی وسیلہ
لنگڑی لولی بہی مثل فضل فضولی لا نہ سکی چنانچہ اوسنی ابطال الباطل مین پہلی تخلف کا ثبوت دیا پہر یہ عذر بدتر
از گناہ پیش کیا ہی ومع ذلک استاذن عن اسامہ وہو الامیر فی التخلف فاذن لہ یعنی حضرت ابوبکر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

نے اپنے سردار اسامہ سے اذن تخلف طلب کیا اور اسامہ نے اونکو اذن تخلف کا دیا انتہی غنیمت ہے کہ
یہ بات تو نہیں چہپائی گو اوسکی عذر مین ایک مہمل بات بنائی بہلا بیچارہ اسامہ کو یہ جرأت کہان تہی
کہ باوجود حکم قطعی حضرت پیغمبر وہ حضرت ابوبکر کو اجازت تخلف کی دیتی اور باوصف امارت بلای لعنت متخلف
پیغمبر اپنے سر لیتے اور اگر بفرض محال اذنِ اسامہ تسلیم ہی کیا جاے تو خلیفہ صاحب کی کیا مُنہ تہا جو حملہ
معلومہ کی فرمانی کی وقت حضرت پیغمبر سے یہ عذر کرتے کہ آپ غیظ وغضب مین نہ آئین متخلفین کو لعنت
ملامت نفرمائین بندۂ درگاہ اور خیرخواہ بلا اشتباہ نے بموجب اذن اپنے امیر کی تخلف کیا ہے **قولہ** باقی
جواب اسکا کتاب ذوالفقار علی بر اعدای اصحاب نبی کی صفحہ ۶ مین موجود ہے جسکو ضرورت ہو دیکہ لے یا تحفہ
کی سیر کرے **اقول** کتاب کا نام تو اتنا لمبا چوڑا لیا کہ سنتے والا گہبرا جاے لیکن جب اوسکی مزخرفات دیکہے
تو بے اختیار ہنسی آجاے بس اس تیغ کی کو جسنے تحفہ وغیرہ پر اپنا قبضہ کیا تبرکا نیام اہل خلاف غلاف مین رکہے
اور بجاے شمشیر تنبیہ اور نشتر وغیرہا کی سیر کرے **قولہ** مگر صلح حدیبیہ مین جو حکم آنحضرت خاص جناب امیر کو
ہوا تہا کہ لفظ رسول کی محو کردو آپ نے فرمایا کہ یہ نہ ہوگا آیا یہ تخلف جناب امیر سے ہوا یا نہین اسکا کیا جواب
ہے ع مزن بے تامل بگفتار دم ۔ نکوگوی گر دیر گوئی چہ غم **اقول** ایسے لچر بات وہی گا دے کہے گا
جسکو ایسے سامری امت نے بہکایا اور یادگار عجل جسدًا لہٗ خوار بنایا ہو یہ صاحب تحفہ کا دبیل کیون
جو ڈالے دیتا ہے دوسری دلوی کی لیک پر کیون نہین چلتا اور اس سخن نا صواب کا جواب پوچہہ لینا تہا
جو مدارج النبوۃ مین پکارے کہہ رہے ہین کہ **این امتناع علی** از محو لفظ رسول اللہ نہ از باب ترک
امتثال است کہ مستلزم ترک ادب است بلکہ عین امتثال وادب و ناشی از غایت عشق و محبت است انتہی اور اگر
اسپر بہی نشاخ نکالے تو اور وستی پوچہی کہ وہ کبہی استی کاندہانہ ملائین کی بلکہ اگر منصف ہین تو صاحب مدارج
ہی کی اداہ پر جائینگے آپ میان وحید بتائین کہ صلح حدیبیہ مین جو اعتراض حضرت خلیفہ ثانی نے حضرت
پیغمبر پر کیا اور اسقدر غیظ وغضب مین آئے کہ آپ کی نبوت ہی مین شک لاے چنانچہ ابن قیم نے کتاب زاد المعاد
مین لکہا ہے قال عمر بن الخطاب واللہ ما شککتُ منذ اسلمتُ الا یومئذٍ فاتیتُ النبیَّ صلعم فقلتُ
یا رسولَ اللہِ الستَ نبیَّ اللہِ حقًّا قال بلی الخ اسکا کیا جواب ہے ع ہر کہ بیہودہ گردن افرازد ۔ خویشتن را

بگردن اندازد بیت یاد اعتقاد سے توڑا در مدینہ علم نبی کا در سرگرم اسیہ تہا کہ جلا دی علی کا گہر

قولہ ملا باقر مجلسی نے حیات القلوب میں لکہا ہی کہ علی بن ابراہیم نے ابوذر سی روایت کی ہی کہ ایکروز میں ہمراہ عمر بن خطاب کی ایک راہ پر جاتا تہا عمر کو مضطرب پایا اوسکی سینہ میں ایسی آواز سنی گئی کہ جیسا کوئی خوف سی مدہوش ہوتا ہی پوچہا کہ ای عمر تجکو یہ کیا ہو رہا ہی کہا نہیں دیکہتا شیر بیشہ شجاعت کو مینی جو نظر گئی تو جناب امیر نظر آتی پہر کہا کہ جب میں علی کو دیکہتا ہوں اسطرح ہراسان ہوتا ہوں اور دوسری روایت یون ہی کہ خلیفہ دوم نے ایکمرتبہ شیعونکو بدی سی یاد کیا تہا اوسپر جناب امیر نے ناخوش ہوکر خلیفہ دوم سی مخاصمت کی اور ایک کمان ہاتہ میں تہی اوسکو زمین پر مارا وہ ازدہا ہوگئی خلیفہ کو اوس سی ایسا خوف پیدا ہوا کہ بیخود ہو گیا تب آپ نے ازدہی کو اوٹہا لیا وہ پہر کمان ہوگیا مگر تادم مرگ وہ خوف خلیفہ کی دل سی نہیں گیا نہی تعجب ہی کہ تنہا ایک کمزور آدمی کہ جسکو علی کی صورت دیکہتی سی ہراس و خوف پیدا ہو اور کمان کی خوف سی بیخود ہو اور تادم مرگ وہ خوف اوسکی دل سی نجائی تو ایسا شخص خائف تنہا مدینۃ العلم شیر بیشہ شجاعت کا دروازہ کیونکر توڑ سکتا اور گہر جلا سکتا ہی اوسوقت جلال ہاشمی کہان گیا تہا کہ خلیفہ کو ہراس ہوا اور وہ کمان ایران میں تہی یا قم اور کاشان میں یا قبضہ تو ماتہا یا گوشی سی اوتری تہی شیعون کی بدی سننی میں تاب آسکے اور گہر جلنی اور رسن گلو ہونی میں کہان بیچ ہو گئی العظمۃ للہ کتنا جہوٹ کا زور ہی ایک روایت شیر بیشہ شجاعت کو جیسا بتاتی ہی اور ایک پہلوان سے مزن دم بجز راستی زینہار کہ کاذب بود خوار و بی اعتبار

اقول ہم مکرر کہہ چکی کہ یہ مثنوی بطور علم کلام نہیں ہی خاص عقائد شیعہ میں نظم کی گئی ہی پس اگر غیر شیعہ کے نزدیک وہ عقائد مسلم نہیں تو اسمین کچہ شیعون کا ضرر نہیں اور اخبار اہلبیت میں قصد احراق بیت منقول ہی اور بمفاد اہل البیت ادری بما فی البیت وہ نہایت مستند اور طہارت کی بحث اسمین فضول ہی یا ہنہمہ خدا کی قدرت سی اکابر اہلسنت نے بہی اسکا اعتراف کیا ہی کہ حضرت عمر نے تہدید احراق بیت مع اہل بیت بیعت نشدو سی کی چنانچہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ میں ہی فدعا عمر بالحطب فقال والذی نفس عمر بیدہ لتخرجن اولاحرقنہا علیکم علی ما فیہا فقیل لہ یا ابا حفص ان فیہا فاطمہ فقال وان کانت انتہی یعنی حضرت عمر نے لکڑیاں منگوائیں اور قسم کہا ہی کہ یا تو تم لوگ باہر نکلو یا میں اس گہر کو معہ تم سبکی جلا دونگا کہا گیا کہ اس گہر میں فاطمہ

جواب اولو الالباب بیت ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں فرمایا اگرچہ فاطمہ ہوں (یعنی معاذ اللہ اونکو بہی جلا دونگا) بلکہ خلیفہ صاحب بتقاضای حرارت جلانے
پر تو اسقدر آمادہ و سرگرم تہی کہ تہوڑی آگ بہی ساتہہ لائی تہی جیسا کہ ابن عبد ربہ نے کتاب العقد میں ذکر کیا ہے
فاقبل ابی عمر بقبس من نار علی ان یضرم علیہم الدار انتہی فاعتبروا یا اولی الابصار باقی تصبر
نسبت بجلال حضرت امیر وہی شبہہ دیرینہ اور تقویم پارینہ ہی جو جوابات تحفہ وغیرہ میں بتواتر مقطوع اور
مدفوع ہوچکا ہی مگر چونکہ فہم کلام اساتذہ کرام جبابذہ عظام جاہلونکا کام نہین لہذا چند اشعار نظم بانظام موتلف
بنیاد اعتقاد حضرت مفتی علام جو زبان فارسی میں نہایت سلیس اور نفیس ہیں لکہی جاتی ہیں پہر اس نظم فارسی
کی بعد کچھہ ہندی کی چندی بہی کہوائی کی عبارت آرایی وحید کی داد و بیجایی کی لنظم معجز نظام ؎

ازچنین صبر باید آگہی توچہ آگاہی وچہ میخواہی این نہ مقدور ہر ولی باشد خاصہ مرتضی علی باشد
صبر بر ہر بلیہ از بشر شاق ست بر شجاعان زیادہ تر شاق ست ہر قدر کار سخت تر باشد مدح واجرش ہم آنقدر باشد
نکتہ دیگری درینجا ہست دانش ہر کہ از حق آگاہ ست کہ بود خشم از برای خدا موجب رحمت و رضای خدا
ور غضب انہ برای خود باشد نیست ممدوح بلکہ بد باشد پس بود نقل آن شقی رہبند کہ نفور بر رخ علی افگند
مرتضی باوجود کینہ او شدہ آمدم جدا ز سینہ او مولوی مدنظرافت حیدر زدہ این رقم بر دو پیکر
نیست سن ہر کہ در گلو انداخت مثل او بود کاو تفو انداخت انتہی ما افاد ولقد احسن واجاد علاوہ برین

بزعم اہلسنت حضرت خلیفہ اول تو جناب امیر سی بہی اشجع ہیں جیسا کہ صاحب صواعق وغیرہ نے لکہا ہی پس تعجب
ہی کہ جو ایسا بہادر ہو وہ ایک فاسق کافر کی مار کہای ناک اور منہہ سوجای ہاتہہ پاؤں کہیں کہاں تک ہلائے
اور مار بہی کس چیز کی جو اونکی شان اور ہماری بیان بلکہ وہم وگمان سی خارج اور تصریح اوسکی اسطرح
داخل مدارج ہی کہ ہمدران آوان کہ حضور رضا ایمان آورد و پیش از ان بیکروز واقعہ دیگر بظہور پیوست
و آنچنان بود کہ چون صحابہ بسی وشش نفر رسیدند ابوبکر گفت یا رسول اللہ چرا اسلام پنہان داریم و آشکارا
نہ کنیم فرمود ہنوز قوت نداریم ابوبکر مبالغہ بسیار فرمود حضرت رسالت پناہ صلعم بیرون رفتند و در مسجد حرام نشستند
و ابوبکر بایستاد و خطبہ خواند مشرکان را بغایت ناخوش آمد بتغلظت تمام برخاستند و ابوبکر را درمیان گرفتند و
عتبہ بن ربیعہ نعلین برگرفت و چندان بر روی ابوبکر زد کہ بینی وی از رخسار ممتاز نمی گشت انتہی افسوس جب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسم نازنین کو حضرت ابوبکر کی نصرت حضرت پیغمبر میں ایسا بچایا کہ باوجود کثرت غزوات عہد سرور کائنات
کسی معرکہ میں پھانس تک نہ لگی کوئی اوچھا گھاؤ زخم نہ آیا اور یہی جسم مقدس اور بینی پاک کا عقبہ ناپاک نے یہ
حال بنایا کیا اب میاں یہی وحید عقبہ فاسق کا مرید یہی کہیگا کہ اوسوقت جلال تیمی کہاں گیا تھا کہ کافر سے
بغلظت پیش آئی اور عقبہ بیباک کی ناک منہ سوجانے پر نہ آیا اور وہ شجاعت جو بقول ابن حجر حضرت ابوبکر سے
ٹپکتی تھی خاک ہو کر جھڑ گئی تھی یا اوسپر اوس پڑ گئی تھی خیر یہ یار غار کا قصہ درکنار پہلا جناب رسول مختار کے
اشجع ناس ہونے پر تو کسی معتقد باسلام کو کلام نہیں کتاب مدارالکتیب میں مسطور ہی کہ شبی در مدینہ غوغا
شد و ترسی بدلہا راہ یافت آنحضرت پیش از ہمہ برخاستہ و شمشیری حمایل کرد و براسپ ابو طلحہ سوار شدہ بسمت آن
آواز برفت و دید کہ اثری نیست مراجعت فرمود مردم را دید کہ برآمدہ اند و میروند فرمود برگردید ہیچ
ترسی نیست انتہی پھر اس شجاعت پر کفار ذلیل کے ہاتھ سے کیا کیا اذیتیں پائیں صحیحین اوٹھا کر دیکھو کہ اون
ملاعنہ نے کیسی کیسی اذیتیں دیں شکنبہ شتر دوش مبارک پر رکھ دیا مگر آپ نے صبر ہی کیا اور یہ کیا ہی ... وقعہ الا
کو دیکھی کہ اوسمین لکھا ہی روزی کہ کفار یکبار بر سر آنحضرت ریختند و گفتند توئی کہ سخنان در حق خدایان ما گفتہ
فرمود آری منم کہ سخنان در حق انہا گفتم و میگویم مردی را دیدم کہ گوشہ ردای وی را گرفت و در گردن آنحضرت
کرد و پیچید چنانکہ راہ نفس بروی تنگ شد انتہی اسیطرح مدارالکتیب میں یہ روایت بھی نہایت درد ناک ادا کی
عجیب ہی کہ عقبہ بن ابی معیط روزی درحال سجدہ پا بر گردن مبارکش نہاد تا آنکہ قریب بود کہ چشمان مبارکش از
دیدہ برآید و روزی دیگر ہمین شقی چادر خود در گردن شریف پیچید و بشدت خفہ کرد انتہی کیون اے دشمن مرتضوی
العیاذ باللہ حضرت نبوی کی نسبت بھی تو یہی کہیگا کہ اوسوقت جلال ہاشمی کہاں گیا تھا کہ کفار نگونسار خصوصاً عقبہ
نا ہنجار کو ہراس نہوا اور وہ شمشیر غلاف میں تھی یا کوہ قاف میں یا قبضہ ٹوٹا تھا یا زنگ لگ گیا تھا یا جنگ جمل
کیوسطے حضرت ام المومنین کی سپرد کی گئی تھی مدینہ کی شور و غوغا سننے میں تاب نہ آئی فوراً زیب گلو فرمایا اور
گردن زدنی کی بی ادب پاؤں رکھنے اور چادر سے گلوی مبارک خفہ کرنے میں کہاں بھوا گئی العظمۃ للہ کتنا
جھوٹ کا زور ہی ایک روایت خاتم رسالت شیر بیشہ شجاعت کو جبان بتاتی ہی اور ایک پہلوان لیس الرجل وحید کا
عقیدہ ہی کہ یہ سب امور نباہ بخدا منافی شجاعت اشجع اولین و آخرین حضرت خاتم المرسلین نہیں تو اسلام ہی سے دست بردار ہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ہی اور اگر موافق عقیدۂ صحیحۂ شیعہ یہ کہیں کہ انبیا اور اوصیا کی حالات اور معاملات کو اور ونکی حالات و معاملات
پر قیاس نکرنا چاہئے حضرات ہر حال میں پابند مشیت الٰہی اور ہر امر میں مستحق اجر تعنا ہی ہیں چہ جاے اونکا محض طاعت اور
صبر انکا عین شجاعت ہی پہر حضرت امیر پر جو برا ہیں پر وہ حضرت بشیر و نذیر میں کیوں طعن و تشنیع لاعینی باین تیز زبانی سے
جاری ہی حالانکہ آنحضرت صلعم کا حضرت امیر کو مامور بصبر فرمانا اور یہیں وجہ تسلط خلفا پر آپ کا شجاعت نہ کرنا
یار لوگوں کو خوب معلوم ہوا چاہیے اون بی اندامیوں پر کہل کہلی اور حضرت کا خوف بالکل اونکی قلوب سے جاتا رہا چنانچہ
صاحب ریاض النظرۃ جو اکابر اہلسنت سے ہیں کتاب مذکور میں حضرت امیر سے ناقل ہیں یہ کلام ہی سنتی اور یاد رکھنے
کی قابل ہی قال قال رسول اللہ صلعم یا علی کیف انت اذا زهد الناس فی الآخرة و رغبوا فی الدنیا واکلوا
التراث اکلا لما واحبوا المال حبا جما واتخذوا دین اللہ دغلا ومال اللہ دولا فقلت اترکهم وما اختاروا
واختار اللہ و رسوله والدار الآخرة واصبر علی مصیبات الدنیا وبلواها حتی الحق بك انشاء اللہ تعالی
قال صلعم صدقت اللهم افعل ذلك به اخرجه الحافظ الثقفی فی الاربعین خلاصہ اسکا یہ ہی کہ حضرت رسول خدا
نی حضرت امیر سی فرمایا کہ یا علی کیا حال ہوگا تمہارا جب لوگ چھوڑ دینگے آخرت کو اور رغبت کرینگے دنیا کی اور کہا جاوینگے
کی میراث آل کو اور دوست رکھینگے مال کو اور دین خدا کو ضائع و برباد کرینگے اور مال خدا کو ہاتوں ہاتہ لیجاوینگے
حضرت امیر نی عرض کیا کہ میں اون لوگوں کو اور جو وہ اختیار کرینگے ترک کرونگا اور اختیار کرونگا خدا اور رسول اور دار آخرت
کو اور مصائب و آلام اور بلوای عالم دنیا اور اہل دنیا پر صبر کرونگا تا اینکہ ملحق ہوں آپ کی ساتہہ فرمایا سچ کہا تم نے یہ
دعا کی بار خدایا کر تو علی کی ساتہہ ایسا ہی حافظ ثقفی نی کتاب اربعین میں اسکا اخراج کیا ہی پس چونکہ اہل جمل و صفین
متروک نہیں ہوی بلکہ حضرت امیر نی بخوبی اونکی دار و گیر کی محاربات فرمائی اور جبابرۂ بنی امیہ حضرت امیر کے
شہادت کی بعد وجود میں آئی تو اب لا محالہ مصداق حدیث مزبور عبارت از عہد خلفاء ثلاثہ اور کوئی زمانہ نہیں ہو سکتا پس
حضرات کی تغلب اور تسلط پر حضرت امیر نی حسب اقرار خود و نیز بموجب دعای حضرت بشیر و نذیر صبر کیا اور یار لوگ خوب
جانتی تہی کہ عہد و پیمان مرتضوی میں خصوصا جب بضمیمہ دعای حضرت نبوی ہو کبہی تخلف نہوگا اور کیسی ہی سختیاں
ان پر کیجاینگی اذیتیں دیجاینگی کبہی زبان سی اف نکرینگی غیظ و غضب اور شجاعت ہاشمی کو کام نفرماینگے
بلکہ داد صبر دینگے اور دیگر حقوق تسلیم و رضا ہی بجا لاوینگے اسی بہروسی اور اطمینان پر یہ شدت طغیانی اور عدوان بار

اول وثانی کی نہین ورنہ ان بزرگوارونکی شجاعت تو طشت ازبام اور غزوات عہد نبوی مین مشہور خاص و عام ہی
وحید بے تلین عقل کی دشمن کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ وہ کہان نہ ایران مین تہی نہ قم اور کاشان مین نہ اوسکا قصبہ
تو ٹا تہا نہ گوشنی اوتری تہی بلکہ وہ رب اعلی اور صاحب قاب قوسین او ادنی کی حلقہ اطاعت مین تہی المولفہ
یہ وہ کہان نہین ہی جو کہنچ کر خطا کرے کہنچنی کا حکم ہی جو نہ پائی تو کیا کری بنیاد اعتقاد سے
لکہتی ہین سنیون کی محدث ٹہری ہی پیشاب کرتا تہا خلیفہ کہڑی کہڑی مانع اس امر کی ہوئی سردار آ[illegible] لیکن
اونکی قول پہ اوسنی عمل کیا نہی جاری اوس خلیفہ کی عادت اسطرح کہتا تہا ہی و تبرکی حفاظت اسطرح قولہ
جہوٹہی کو کیا کہیں اقول بیان تو اسکی لیاقت اور [illegible] فہمیت کی قلعی بالکل کہل گئی یہ اپنی مذہب کی کتب سی البساط لب
ہی اب اس جہالت کی کوئی حد ہی حضرت عمر کا کہڑی کہڑی پیشاب کرنا پہلی اپنی کتب فارسیہ ہی مین دیکہ لیا تہا
جب نہ تہا تب ہی شربت کا سا گہونٹ پیا ہوتا اور یہ کہا ہوتا کہ جہوٹہی کو کیا کہیں ہم کہتی ہین کہ وہ شوق سے
لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہی عجب نہ ہی کہ وہ بیکار نجاے کی ہر پہر کر اسی پر آئی گی اسلئی کہ روایت بول حضرت خلیفہ
بعض کتب فارسیہ اہلسنت مین جسکی تصریح آگی آتی ہی باین عبارت وارد ہی و بول کردن ایستادہ یا از بقایا
عادت جاہلیت بود یا بجہت عذر یکہ اورا عارض شدہ بود و در عذر وجہ دیگر نیز گفتہ اند کہ وی گفتہ کہ استادہ
بول کردن نگاہ دارندہ تر است دبر را [illegible] تر اندہ بود کہ در انوقت اورا علتی عارض بود کہ بدان ملاحظہ داشت کہ چیزی
از جانب دیگر بر آید باوجود آن نہی کرد از ان حضرت رسول عمر را چنانچہ در حدیث وارد شدہ یا عمر لا تبل قائما
اور شعار فصیحہ مین گویا خلاصہ اسی روایت صحیحہ کا ہی قولہ منی اون بڑی بڑی مجتہدون کا نام کبہون نہ سنا یا اجہو
یہ ہم کیا جانتی تہی کہ تم اپنی مشہور محدثون کو بہی نہین جانتی اور نہ اونکی تصانیف دیکہی نہ ایسی مشہور روایت سنی پائی ہین
جہالت مناظرہ پر آمادہ ہوگئی تہی شرم کی بات ہی نواب صاحب سی اون بڑی محدث کا نام جنسی ہمنی یہ روایت نقل کی
ہی شیخ عبد الحق ہی قولہ وہ کہان کی ہین اقول بے اختیار اسکی جہالت پر ہنسی آتی ہی اری بی خبر سے
دہلی جو ایک شہر ہی ویران ہوگیا وہ رہنی والی وہین کی ادمی اد جڑی دیار کی قولہ اور کس کتاب مین یہ روایت
لکہی گئی ہین اقول شرح مشکوۃ شریف مین [illegible] کنز العمال وغیرہ دیگر کتب معتبرہ اہلسنت مین بہی یہ روایت وارد
کا رکہنا اوسکا بیکار ہی فارسی ہی سمجہی تو تصنیف کی [illegible] عربی کا سمجہنا تو اسی بہت دشوار ہی قولہ یہ بہاری [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہی جو صحابہ رسول مقبول پر بے دلیل الزام ہی یہ کون سنتا ہی کہانی تیری ای یار غلط کیون لعل مین لبی ہیں
تو ہمار غلط **اقول** جب شرح مشکوۃ مین دیکھی کاتب آنکہین کہلین گی اور دیکھنی پر بہی اگر اسکی نزدیک صحابہ
رسول مقبول پر بے دلیل الزام ہی اور بناوٹ کا کام ہی تو یہ اسی کی مجتہدون کی بناوٹ اور ہیر پہیر اور زیادہ
شارح مشکوۃ کا اندہیر ہی اونہین سی اسکا انتقام لی بلا اپنی شور نذکور کو یون اولٹ دی یہ تو نی کس شخص
پہ کی بول کی یو ہمار غلط کون سنتا ہی کہانی تیری ای یار غلط بے بنیاد اعتقاد یہ کہ بہ رسیہ مین رفقہ خلیفہ
شر اکیا کتی نی ایک پاون ہی اوسکا جدا کیا **خلاصہ** وحید خلیفہ سوم تین روز تک بعد شہادت شر اکی
اور کتی نی ایک پاون ہی جدا کر دیا **قولہ** یہ جہوٹی ہی بر خدا کی مار پنجتن کی پہٹکار کتب اہلسنت سی بجز توقف دفن
اسکا ثبوت لاو ورنہ طوق لعنت اپنی گلی مین لٹکاو **اقول** یہ ہر جگہ اپنی جہالت سی منہ کی کہاتا ہی یہ باتین بنا
جاتا ہی خیر ہم بتائید الہی کتب اہلسنت ہی سی اسکا ثبوت لاتی ہین اور طوق لعنت جہوٹی کی گلی مین لٹکاتی ہین
حیوۃ الحیوان دمیری شافعی اور نہایہ ابن اثیر مین ہی کہ حضرت عثمان بعد واقعہ ناگزیر تین روز تک دفن نہین
ہوی اور نہ اون پر کسینی نماز پڑہی اور تاریخ الفی مین ہی کہ میت عثمان متعلم حش مین ڈال دی گئی اور اسی بیچ
رہی کہ کتون نی ایک پاون کہا لیا اور شرح نہج البلاغہ حدیدی مین ہی کہ جب دختر عثمان نی اپنی باپ کی لاش
پر نوحہ کیا تو طلحہ وغیرہ نی ڈہیلی ماری اور حضرت عثمان کو جو خطاب حضرت عائشہ نی دیا تہا وہ پکار کر اسی سی یاد کیا
دیگر اکابر اہلسنت مثل واقدی وغیرہ نی لکہا ہی کہ بعد واقعہ عثمان تین روز تک تمامی اہل مدینہ اور اکابر صحابہ
اونکی میت کو ایک مزبلہ پر پڑا رکہا کہ طعمہ کلاب شغال ہوی اور کسینی اہل اسلام مین سی اونکی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ
پر التفات نہ کیا بلکہ اگر خویشان عثمان سی کوئی ارادہ اسکا کرتا تہا تو وہ لوگ مانع ہوتی تہی تا اینکہ مروان نی تیسری روز
وہ میت مزبلہ سی اوٹہا کر مقابر یہود مین دفن کی انتہی محصل ما فی ہذہ الروایات اب مستعلم برحاشیہ وحید کا جواب
واضح ہو کہا کہ میت عثمان کا مقابر یہود مین دفن ہونا ہی تو اوسکی موجب ان علما ہی لکہہ گئی ہین بس یہ اعتراض جناب
مفتی صاحب پر نہ رہا بلکہ جو کچہ اوسنی کہا اپنی علما کی نسبت کہا چنانچہ نہایہ مین ہی کہ منجملہ اصحابی کا الیہ ستارہ معلوم
حش کوکب مین دفن ہوا بعد اسکی تحقیق لغت حش مین جو عبارت نہایہ مین لکہی ہی وہ اس معتبر قوم کی مین
دینی کو کافی ہی قال و فیہ ان ہذہ الحشوش محتضرۃ ای تحضرہا الجن والشیاطین یعنی الکنیف و ماعدا

حاشیہ وحید

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

قضاء الحاجۃ الواحد حش بالفتح اصلہ من حش البستان لانہم کانوا یتغوطون فی البساتین انتہی مختصراً اسکا
یہ ہی کہ حشوش مقامات حضور جن و شیاطین اور مواضع قضاء حاجت ہیں اب کہتے ہیں یہ عالی فہم قضاء حاجت سی حاجت
سودانی نہ سمجہی بلکہ پاخانہ پہرنا مراد ہی واحد اسکا حش ہی بالفتح اصل اسکی حش البستان ہی اسلئی کہ عرب اکثر باغوں میں قضاء
حاجت کیا کرتی تہی پس خلیفہ ثالث ایسی مقام میں دفن ہوئی نہ بقیع میں بلکہ کلام ابن ابی الحدید فدفن فی حائط ہناک
سی صاف ظاہر ہی کہ جنت البقیع اور اس گورستان میں ایک دیوار حد فاصل تہی کہ حضرت خلیفہ اوس مقبرہ کی دیوار کی [illegible]
میں دفن ہوئی اور اگر اس مطلب کی زیادہ توضیح اور تصریح منظور ہو توجیح الکرامۃ مولوی صدیق حسن قنوجی بہوپالی
کی صفحہ ۱۹۳ میں یہ عبارت دیکہی در شبانگاہ آنروز کہ او را قتل کردہ بودند جبیر بن مطعم و حکیم بن حزام و عبد اللہ
بن الزبیر و بعضی دیگر از اصحاب آمدند و او را یعنی میت عثمان را از انجا کہ افتادہ بود برگرفتہ ببقیع بردند و از دفن او
در آنجا نیز جماعۃ از لئیمان مانع آمدند تا در حش کوکب کہ بستانی بود در شرقی بقیع تعلق بابان بن عثمان داشت بردند و جبیر بن مطعم
با جماعۃ دیگر بر وی نماز گزاردند و در آنموضع قبری حفر کردند و او را در وی نہادند و دیواری را بر بالای آن افگندند تا دفن
او را بآن پوشیدہ دیگر گشتند و این حش کوکب موضعی بود خارج بقیع کہ مردم از دفن موتی در وی کراہت میداشتند
آوردہ اند کہ روزی عثمان رضی اللہ عنہ در آنجا استادہ بود و می گفت باشد کہ مردی صالح ہلاک گردد و در آنجا مدفون شود
بسا بجہت مانوس مردم شود و اول کسی کہ در آن زمین مدفون گشت عثمان بود رضی اللہ عنہ بعد از وی مروان در وقتیکہ از
جانب معاویہ عامل مدینہ شد آنموضع را داخل بقیع گردانید انتہی پس حمید کا خاندان ہیچ و لچر ہی محققین اہلسنت تو
پکار پکار کہتی ہیں کہ حضرت عثمان بقیع میں دفن نہونی پائی اور مجبوری اونکو تین روز کی بعد پوشیدہ حش کوکب میں جو
خارج از بقیع ایک مقام عرب کی پاخانہ پہرنیکا تہا دفن کیا اور اوسپر ایک دیوار گرا کر چہپا دیا بعد اسکی جو مروان نی عہد معاویہ
میں اسموضع ناپاک کو جنت البقیع میں داخل کر کی یہ گوہ کا ٹوکرا اپنی سر پر لیا اس سی دفن عثمان بقیع میں ہرگز نہ سمجہا
جائیگا اور نہ بقیع کہ جسمیں مزارات مقدسہ حضرات معصومین ہیں حش کوکب اور نہ حش کوکب کبہی بقیع کہلائیگا
علاوہ جس موضع میں کہ لوگ دفن موتی سی کراہت کرتی تہی اوسی کی نسبت حضرت عثمان نی خاص اپنی دفن کی پیشین گوئی
کی و حیذا فہم براہ نادانی یہ کرامات عثمانی کیوں مٹ رہا ہی اور جنۃ البقیع میں اونکی دفن ہونیکا جہوٹہا دعوے
کر کی مروان کی ٹوکری کا گوہ یہ کیوں سمیٹہ رہی ہی اب اس بالا خوانی لا یعنی کو بشرط حیا مولوی عثمانی جانی ہمارا کہنا مانی

قولہ اب ہماری سوال کا جواب دو کہ امام حسینؑ علیہ السلام کی نعش پر معرکہ کربلا میں کیا گزرا اور کتنی روز لاش مبارک
پڑی رہی اور کیا کیا ادبی مقتضیات اوسکی ساتھ کی اقول ابتدا کر قوم یزید نے بدعوی خون عثمان حضرت امام حسین
کو شہید کیا اور وحید مرید یزید نے اہانت نعش خلیفہ کا قصاص نعش حضرت امام علیہ السلام سے لیا اب اسکا جواب
سنیے کہ نعش پاک نور دیدہ صاحب لولاک معہ لاشہای دیگر شہدا علیہ وعلیہم آلاف التحیۃ والثنا زمین کربلا پر تین روز
اور بنا بر مشہور چالیس روز تک افتادہ رہی مگر یہ افتادگی بمصلحت اعلان رفعت شان حضرت امام زمان تھی چنانچہ
بموجب روایات مقاتل فریقین انواع کرامات و معجزات اور غرائب امور اوس نعش مقدس سے ظہور میں آئی ہر شب
دن کو طائران اولی اجنحہ اپنی پروں سے اوسپر سایہ کرتی تہی رات کو ستاری آسمان سے ٹوٹتی تہی ہوا فضا و حیوان جنگل کے
مرثیہ پڑہتی اور نوحہ و ماتم کرنیکی آوازیں آتی تہیں حضرت آدم و نوح و موسی و عیسی حضرت سید انبیا کی ساتھ تشریف لا
تہی اور بکمال درد و یاس جثہ بلا راس امام اشرف ناس کو اپنی اپنی سینوں سے لگاتی تہی اور نوحہ و زاری بجا لاتے او
اونکی قاتلون کی حق مین دعای بد فرماتی تہی و وحشی اوس جثہ مقدسہ کی حفاظت کرتی تہی جب ہوا چلتی تہی تو تمام
صحرای کربلا اور وادی نینوا رائحہ مسک و عنبر سے مملو و معطر اور تاریکی شب مین اوسکی نور خداداد سے روشن اور منور
ہو جاتا تہا اشقیا کی بی ادبی یعنی بعد شہادت گہوڑے دوڑانی وغیرہ جو بی سزای عبرت الناظرین دنیا مین علاوہ عذاب الیم
یوم الدین ہوئی اوسکو اور کتب درکنار اپنی پیر و مرشد کی سر الشہادتین ہی دیکہ لیں اور اگر عبارت عربی نہ سمجہی تو اوسکی
ترجمہ کو بغور دیکہی اور اپنی کج فہمی سی ایک کو دوسری پر قیاس نکریں ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک اب اگر کچہ بہی
حیا و حمیت ہو تو ہمیں بہی تمہاری سوال مہمل کا جواب دیا ہے تم ہماری سوال الاعل کا جواب دو کہ حضرت عثمان کی نعش
کیون تین روز تک مزبلہ پر پڑی رہی اور طعمہ کلاب و سگان کی بنی رہی اور اہل مدینہ نے کیون میت خلیفہ کی یہ بیحرمتی ہونے
دی اور اکابر صحابہ نے باوجود نص حرمۃ المسلم اعظم من حرمۃ الکعبہ باوصف کلہم عدول ہونے کی کیون اس حکم
سے عدول کیا اور خود متولی دفن و کفن ہونا کیا بلکہ خویشان عثمان کو بہی اوسکا گور و کفن کرنے نہ دیا اور سبب سرگرمی
یہ ہوا کہ حضرت امیر جبکہ تو بنا بر روایت ریاض النضرۃ واقعہ قتل عثمان سنکر نہایت غم و الم سے ایسی غضبناک ہوئی
کہ حضرت امام حسن کی رخسار نازک پر طمانچہ مارا اور حضرت امام حسین کی سینہ بی کینہ پر گھونسا لگایا اور الزام یہ فرمایا کہ تم دو
دروازہ پر موجود رہی اور لوگون نے امیر المومنین یعنی عثمان کو قتل کیا پہر بعد اس جوش و خروش کی ایسی ساکت اور خموش ہوئی

کہ تین روز تک خبر بھی نہ لی کہ امیر المؤمنین مقتول ہیں صحابہ عدول کی ثابت ہی کیا گذری اور اگر بفرض محال یہ کہے
کہ قتل عثمان کی خوفی خانہ گزین ہوئی تو یہ بھی نہ بنیگا اسلئے کہ یہ تو خود اوپر کہہ چکا ہی کہ حضرت امیر اہلسنت کی سر
گروہ ہی نہ معاذ اللہ خائف و فرار حضرات شیخین کی دوست وفادار تھی نہ تقیہ نامعقول کی سزاوار پہر اوسوقت جلال
ہاشمی کہاں گیا تھا کہ قتل عثمان کی خبر سنتی ہی تاب نہ آئی حسنین کو خلاف عادت بلا قصور مارا ابن طلحہ و ابن زبیر کو
لعن طعن کیا باہر نکلنا شور ہی پر ہی بن نکلی کیسی ہوئی کہ تین دن تک نہ سی خوف کی قدم گہر سی باہر نکالا تجہیز و
تکفین کیسی نماز جنازہ کیسی ایسا معنی بیعت خلیفہ کو تڑی کہنی سی جنیفہ بنایا شیر ڈالا پہر اس پر بھی صبر نہ آیا تا اینکہ ادنی
نسبت قتلہ اللہ فرمایا جاالتہ وہی علی ہیں جو ہمراہ جنازہ انکی پیرزن بنی مدینہ سی مدائن جا کر حضرت سلمان فارسی کے
تجہیز و تکفین کر آئی اور واقعہ عثمان میں تو اپنی شہر کا معاملہ تہا نہ جانا تہا نہ آنا تہا اور نہ طی منازل تہا جسمیں زحمت
اوٹہانا فرض کیا کہ بعض امور واجب کفائی ہیں اور بعض سنت تیکن جب کوئی خبر نہوا تب تو آپ پر سلام او را نصرام اون
امور کا لازم تہا جنکو صاف ٹال دیا اسی سی ظاہر ہوتا ہی کہ جو مدال ہیں کالا ہی آپ و حید کو جاہی کہ جستکی ہی
سند جواب ان جملہ شقوق کا بہت سوچ سمجہہ لیں دی **قولہ** اور قاتل امام جناب امیر کا کون تہا **اقول** شاید کیا
اس بات کا ہی کہ بنا بر مشہور حضرت ام البنین زوجہ امیر المؤمنین اوسی قبیلہ سی تہیں جسمی شمر ملعون قاتل امام تہا یہ
بہا شیعہ بہ نسبت دشمنان اہلبیت جب حضرت شہید ثالث کی سالی پسری ہو کا بنا بر نصوص و خامت عاقبت اعدائی عترت
کچہ لحاظ نہیں کرتی تو نہ اپنا ہی پی سالی سسری ہونیکا کیا لحاظ کرین کی اہلسنت البتہ والدین ماجدین پیغمبر و امام کی
ایسی رایت کی محض بغرض فاسد با قبیح وجہ صحابیت اور اس قسم کی رشتہ داری کی باوصف عداوت و انواع مظالم عترت
و ذکر شرور و فسق و فجور رعایت اور حمایت کرتی ہیں خصوصا معاویہ و یزید جو بالاعلان دشمن خاندان اور قاتل
دودمان رسالت تہی اونکی حق میں جو کچہہ لیس پوت یہ فرقہ کرتا ہی ناظر کتب توم پر مخفی نہیں اور یزید پلید کی مظالم کا گنا کر
او سکی باپ نی اہلبیت کی نسبت کس بات میں صرفہ کیا تا اینکہ بموجب روایت ربیع الابرار حضرت امام حسن کو بتوسط جعدہ
ملعونہ زہر دیا پہر آپ کی شہادت پر کبیر خوش ہو ہو کر کہیں سجدہ شکر ادا کیا اب خود ہی سمجہ لی کہ قاتل امام حضرت شبر فرزند
کون تہا **قولہ** اور بلانی والی کوفہ سی شیعہ علی تہی یا شیعہ عمر سے گواہان ہو سبق کہلو سند ہو سکی جو معقول لا نی
اقول جواب انکا بالتفصیل موجب تطویل ہی مگر بعبارت مختصر حضرت جیدہ حضرت سلطان العلماء طاب ثراہ دین الجعہ مینولہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس مقام میں کافی اور وافی ہے کہ احدی از عقلا و فضلا من الفضلا تجویز نمی نماید کہ مثل آنچہ دین کہ مشتمل خلود
نار بہ سبب شیعیان اند معدود شیعہ باشند چہ بموداے کریمۂ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودة فی القربی و بمدلول
قاعدۂ مسلمہ دربارۂ کفرہ وجوب محبت اہل بیت از ضروریات دین و منکرش ولو فعلاً از دائرۂ اسلام خارج و باتفاق العلماء
ینتفی الخاص پس چگونہ کافر را شیعہ حقیقی قرار توان داد انتہی اقول وا عجبا پس معلوم ہوا کہ بھلائی والی کو وہ سبی اور
قتلۂ امام شیعہ حقیقی علی تھے نہ شیعہ حسن بلکہ شیعہ آل ابو سفیان ازحسب اطلاع شما صاحب شیعہ اول ہیں ہی سبحان اللہ
اہلسنت قتلۂ عترت کی رعایت یزید پلید کی حمایت کریں شہادت امام پر اسکی خوش ہونے کی تاویلیں فرمائیں مستحق
دعای اللہم اغفر للمؤمنین جا کر اوسکو مومن ٹہرائیں یہ منتہای حیت و دینداری ہے کہ خاص قتلۂ حسین سنی جلوہ
لیتی ہیں اور ابن سعد نحس و شوم اور شمر ملعون و لوم ہر سی جلم ثقات روات جا دیتے ہیں پھر اس پر نہ کچھ ننگ نہ عار بلکہ [illegible]
ہونیکو تیار کیسی تو انصاف پر آو سچ بتاؤ کہ معاویہ و یزید کو سنی خلیفہ برحق اور امامی اثنا عشر میں داخل جانتے ہیں
یا شیعہ اونکی منع طعن اور اثبات ایمان میں سنی جان دیتے ہیں یا شیعہ قاتل امام شمر نطفہ حرام کو بصراحت قتل امام
بموجب کلام ہو الذی قتل الحسین و ہو تابعی ثقۃ سنی قابل اخذ روایت اور ثقہ جانتے ہیں یا شیعہ اثبات خلافت
یزید اور نفی امامت امام شہید کیو سیوطی لم یقتل الحسین امر بل قال اہل ذلک کی سنی قائل ہیں یا شیعہ نقل کفر کفر نیست
اول خارجی فی الاسلام الحسین بلکہ اس سی بہی بڑہکر ما قتل الحسین الا بسیف جدہ لانہ الخلیفۃ والحسین
یعنی یزید ۱۲
باغ علیہ خاص حضرات اہلسنت کا اعتقاد ہے یا شیعیان عترت کا ۔ بہت ٹہیک ہی بہت یا ابن زیاد عنید
خانگی اپنی چھپاو بتایا و عتقاد وسے قرآن بہت سی آگ میں رکھکر جلاو پانی میں جوش کری بہت
بہا دی قولہ جواب اسکا بشرح و بسط تحفہ میں موجود ہے ہمکو اوسکی اعادہ کی ضرورت نہیں اور جو تحفہ فہمی کا ہے
نہو تو اپنی کتاب کی سند ہمیں لو روی الکلینی عن زید بن جہم الہلالی عن الصادق علیہ السلام انہ قال ولا تکونوا
کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکونوا ائمۃ ہی ازکی من ائمتکم
فقلت جعلت فداک ائمۃ قال ای واللہ قلت انما نقرأ اربی قال وما اربی واومی بیدہ فطرحہا
انتہی بیان آپ کی یہ بیت پہلی سے ہی وہ فصاحت ہیں کہ جواب ہی لاریب کتاب یہ خدا کی کتاب ہے
یا وہ جو جلایا گیا اگر بیت اول صحیح ہی تو معلوم ہوا کہ جو جلایا گیا وہ قرآن نہ تہا اور بیت ثانی میں آپ جھوٹے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اور جو بیت ثانی صحیح ہی نوبت اول آپ کی دروغ نویسی پر پہنچی کی اور خدا کا کلام و انا لہ لحافظون باطل ہوا گر الزام
وات احدیت پر آتا ہی دونو ط جیسی آپ کی کلام نے آپ کو جھوٹھا بنایا پہر بہی اگر جلانیکا نام لو تو وہی الزام امام کو دو اگر
ایک محرق القرآن ہین تو دوسری ساقط القرآن ہوی **اقول** رد جواب تحفہ مسروقہ شربیہ و تشیید المطاعن و غیرہ مین
بتفصیل و تکمیل موجود ہی مگر تم متعدد و نہ ہو کہ تمہاری عقل و فہم ہی مفقود ہی خیر بدعت حضرت عثمان یعنی احراق قران
کی ثبوت مین ابہی بہت بہار ہی کہ تم صحیح بخاری ہی کی سند مہیں لو لیکن ہم اس روایت طویلہ کا ایک ہی فقرہ با ترجمہ لکہتی ہیں
کہ تمکو صحیح مین وقت ہو سنو وامر ای عثمان بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق یعنی حضرت
عثمان نے حکم دیا اوس قرآن کی سوا جو ترتیب دیا تہا باقی کل قرانونکی جلانی کا حکم کیا اور صاحب فتح الباری شارح صحیح بخاری
کا بہی کہنا ہو کہ دوام جھوا نی عن کل مصحف یخالف المصحف الذی ارسل بہ فذلک زمان حرق المصاحف
فی العراق بالنار یعنی حضرت عثمان نے حکم دیا کہ جو قرآن اونکی بہیجی ہوی قران کی مخالف ہون وہ جلادی جائین
پس یہ وہ زمانہ تہا جسمین قرآن مجید عراق مین آگسی جلای گئی اور شیخ عبد الحق دہلوی بہی شرح مشکوۃ مین فرماتی
ہین وظاہر آنست کہ آنچہ نزد حفصہ بود بعد از وفای وعدہ رد نیز سوختند ہی اور سبب احراق مصاحف
یہی تہا کہ قرآن مرتب کردہ حضرت عثمان رواج پائی اختلافات قرارت و ترتیب مصاحف متعددہ کا جہگڑا
بالکل اوٹہ جائی باقی اون مصاحف محرقہ کی قرآن ہونیمین کیا کلام ہی اسی وجہ سی امام اہلسنت فخر رازی نے بجواب
طعن احراق قرآن نہایۃ العقول مین یہ عذر بارد و نامقبول پیش کیا ہی واما احراق سائر المصاحف فذلک
بالحقیقہ نہایۃ التعظیم لئلا یسقط المنبدد منہ علی الارض فینالہ نوع استخفاف یعنی لیکن جلانا تمام قرانونکا
پس یہ در حقیقت نہایت تعظیم ہی تا کہ اونمین سی پراگندہ ہو کر زمین پر نہ گری کہ ایک قسم کا استخفاف ہو پہنچی پس اگر وہ
مصاحف محرقہ مثل قران مروج کی قرآن نہوتی تو امام اہلسنت کبہی انکی تعظیم و اکرام مین یہ اہتمام نفرماتی اور کبہی لفظ
مصاحف کا اطلاق اونپر نکرتی اور نہ استخفاف سی بچاتی پہر بہی اگر قرآن جلانی سی انکار کی لو تو یہ الزام اپنی امام
کو دو مگر وہ الزام نہ کہائینگی بلکہ باتفاق دیگر اکابر جو اثبات احراق قرآن مین اونکی ہمداستان ہین تمہین کو
جہٹلائینگی بہر کیف بنا و ء متفاد کی دونو بیتین صحیح ہین اور مصاحف محرقہ و غیر محرقہ دونو مصداق ذلک الکتاب
لاریب فیہ ہین اور بیت اول و ثانی مین نہ کوی تخالف ہی نہ منافات ہی پہر قول بہ تبدیل وحدکہ اگر بیت اول

Presented by: Rana Jabir Abbas

مہیج ہی تو معلوم ہوا کہ جو جلایا گیا وہ قرآن نہ تھا مجذوب کی بڑ اور خرافات ہیں اگر فصاحت قرآن اور عدم احراق
ہی جو بعد خلافت تھی تو اوسکو بیان کرو اور اگر نہیں ہی تو تم دونو دعوئیں اپنی قول سی آپہی جہوٹی ٹہری اور
حضرت کی جلائی سے اگر کلام خدا و انا لہ لحافظون باطل ہو کر الزام ذات احدیت پر آتا ہی تو اہل سنت
جنکا دین و ایمان اثبات حرق قرآن بلکہ اوسکو کمال تعظیم و تکریم قرار دینی سی خاک سیاہ ہوا جاتا ہی شیعوں
کے مذہب میں تو یہ کلام حق برحق ہی اور قرآن جمع کردہ حضرت امیر جسکی ترتیب بقول ابن سیرین وغیرہ مطابق نزول
ہی اور وہ قرآن علم کے ساتھ حضرات ائمہ اہل بیت کی پاس محفوظ رہا اور بنابر ارشاد سید کونین و مفاد حدیث ثقلین
قرآن و اہل بیت میں کبھی جدائی نہیں ہوئی اور نہ تا قیام فزع اکبر اور ورود حوض کوثر اونمیں افتراق ہوگا
اور اس زمانہ میں وہ حضرت حجت خدا صاحب زمانہ کی پاس موجود اور خدا قرآن اور بقیہ عترت سید الانس والجان
دونوں کا حافظ ہی رہا یہ قرآن مروج پس اگرچہ اوسکی ترتیب موافق تنزیل نہیں اور بموجب تصریحات فریقین فی الجملہ
آیتوں میں نقصان بھی ثابت ہوتا ہی لیکن جسقدر ہی بلاشبہ کلام خدا اور واجب العمل ہی اور ہم غیبت امام عصر میں
اسی کی تبعیت پر مامور ہیں اب روایت کلینی علیہ الرحمہ میں خیانت کرنی کی شکایت اور اصول کافی کی کتاب الحجۃ
باب الاشارۃ والنص علی امیر المومنین میں بایں الفاظ یہ روایت ہی محمد بن یحیی عن محمد بن الحسین عن محمد
بن اسمعیل عن منصور بن یونس عن زید بن الجہم الہلالی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول لما
نزلت ولایۃ علی بن ابی طالب کان من قول رسول اللہ صلعم سلموا علی علی بامرۃ المومنین فکان مما اکد اللہ علیہما
فی ذلک الیوم یا زید قول رسول اللہ صلعم لہما قوما فسلما علیہ بامرۃ المومنین فقالا امن اللہ او من رسولہ یا
رسول اللہ صلعم فقال لہما رسول اللہ صلعم من اللہ ومن رسولہ فانزل اللہ عز وجل ولا تنقضوا الایمان بعد
توکیدہا وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلا ان اللہ یعلم ما تفعلون یعنی بہ قول رسول اللہ صلعم لہما وقولہما
امن اللہ او من رسولہ ولا تکونوا کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان
تکون ائمۃ ہی ازکی من ائمتکم قال قلت جعلت فداک ائمۃ قال ای واللہ ائمۃ قلت فانا نقرا اربی قال وما
ما اربی واومی بیدہ فطرحہا انتہی بقدر الحاجۃ اب عبارت مذکور کتاب و کلینی سی واضح ہو گیا کہ میاں وحید علی
حضرات کو جنمیں حضرات شیخین کا ذکر ہی بالکل اوڑا دیا پر چھاپنے ابتدا کی وہاں پر فقرہ انہ قرأ اور جہاں پر ختم کیا وہاں فقط

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اهانۃ اپنی طرف سے بڑہایا ہے لنشد دو شد ہیہ خیال آیا کہ وحید ہی سوادسی یہ تسوید ہیت بعید ہی کہ وہ بسبب قلت لیاقت اس
علم کا رسی سی عاری ہی غالبا صاحب تحفہ کی یہ کارگزاری ہی خدا کی قدرت سی وہ مال مسروقہ مطبوعہ دہلی ہی دستیاب
ہوا [illegible] وہی چند دفتر ہیں جو وحید خود غلط فی غلط سلط لکہی ہیں اوسی اضافہ کی ساتہہ لکہی
[illegible] قرار [illegible] صاحب کی صفت ہر لی [illegible] عباب ہوا [illegible] نی شاہجی کی اغماض
اور [illegible] پردہ ہو [illegible] خود شاہ صاحب کو یہ ہی خیال نہ آیا کہ ضمیر مونث نطفہ کیطرف ہی وجہ قرآنی اور
ہر خاصیت قرآن [illegible] مگر قرآن کا تو حدیث ہر جن کہیں ذکر ہی نہیں ہیر انقلاب ہی ہیہود اونقل ضمائر
[illegible] مردود ہوجاتی ہی کیف چونکہ لفظ مونث سماعی ہی لہس ضمیر مونث نطفہ کی اوسکی طرف پہرتی ہی اور
مرجع ہی اوسکا [illegible] تکلم ضمو صاحب کسی ار غرض میں کوی اصل [illegible] کریں یا تبہ کا بلا نا یا
گرانا [illegible] مرسوم [illegible] ہی حضرت امام علیہ السلام نی یہی مسائل کی تعجبانہ تکرار استفسار
اور بحث و تکرار [illegible] قرآن کا گرانا [illegible] آتش خانہ یا مس کہا انسان لازم
[illegible] اور کو قرآن کا جلا [illegible] گنہہا ہی خبر آباد قولہ
[illegible] اقول [illegible] آتش کندہ
[illegible] مسلمونکی [illegible] بیزاری ہی سزاوار ہی مگر
بصورت [illegible] صاحب کا محرق القرآن ہونا تو معتمدین اہلسنت نی بیان کیا اور حضرت امام پر سقط افترا
ہونیکا پہرہ [illegible] وحید دونوں نی بہتان کیا اس افترا پردازی اور [illegible] ہی جو منبہ ہو
[illegible] ربیعہ والی [illegible] منجہ کیا ہی [illegible] گفتگو کا ملعون پر تہمت
[illegible] منسوب جاری جو وہ حاکم شام کا جسکا سگا بیٹا یزید ہی قاتل امام کا قولہ
[illegible] علی ادخل [illegible] الزیغ والاعوجاج جسکو جناب الوالایہ ابنا بہای بتاتی
اوسکو جو شخص ایسا کلمہ [illegible] وہ خود نطفہ حرام ہی اور منکر قول امام اقول یہ ہیغمبر تو اخوان مسلمان کہی ہیں
سر کہاگیا مگر الحمد للہ کہ وعدہ سابقہ کی ایفا کا وقت آگیا پس متوجہ ہو کر سنیی کہ حضرت امیر نی ابتدای خطبہ میں قبل
از عبارت مزبورہ یہ کلمات طیبات ارشاد فرمایی ہیں الم تقولوا عند رفعہم المصاحف حیلۃ وغیلۃ ومکرا و

Presented by: Rana Jabir Abbas

وخدیعۃ اخواننا واہل دعوتنا استقالونا واستراحوا الی کتاب اللہ سبحانہ اس کلام بلاغت نظام سے ثابت ہے
کہ مسلمین عہد حضرت امیر اخواننا کا اطلاق اہل بغاوت پر کرتے تھے لہذا آپ نے بھی معاشاۃً معہم اخواننا فرمایا
مگر اسمیں اہل بغاوت کی کچھ فضیلت نہیں ہے چنانچہ عنقریب معلوم ہوگا علی ہذا اطلاق اسلام بھی باعتبار مقابلہ
مشرکین وعبدۂ اصنام کیا جاتا تھا چنانچہ ابن ابی الحدید شارح نہج البلاغہ نے شرح خطبہ مذکورہ میں اسکی تصریح
اصطلاح کی ہے فان قلت انہ قال نقاتل اخواننا من المسلمین وانتم لا تطلقون علی اہل الشام المحاربین لہ
لفظۃ المسلمین قلت انا وان کنا نذہب الی ان صاحب الکبیرۃ لا یسمی مومنا ولا مسلما انا نجیز ان نطلق
ہذا اللفظ اذا قصد بہ تمییزہ عن اہل الذمۃ وعابدی الاصنام انتہی اس کلام سے علامہ معتزلی کی توجیہ
ظاہر ہے کہ اطلاق اسلام تجاہ الشام مجازی ہے [illegible] حقیقت نہیں کیا جاتا بلکہ بمقابلہ یہود ونصاریٰ اہل ذمہ وعبدۂ اصنام
و ما بین محاربین امہ مجازاً اطلاق اسلام اور [illegible] کیا ہے پس الحبی اخوت اور اسلام [illegible] بیشک علو خود سفیان
بن عیینہ کے ہو لدی فخرو مباہات [illegible] النعمان کا امیر [illegible] سے ہم بعض حضرات [illegible] نسبت قاضی
نور اللہ نور اللہ مرقدہ ذکر کی جاتی ہیں کہ وہ الیہ [illegible] کیا خوب فرماتے ہیں کہ [illegible] تحریر
بطغیان نداشتہ باشد چنانکہ خواندہ اند کلام اللہ [illegible] علی الطغاۃ [illegible] وانگہ [illegible]
وانکہ اخا عاد وامثال آن دلالت بر سلامت ایمان ندارد بلکہ کافر بودن و [illegible] وبعضے [illegible]
بعنوان صاحب مصاحب گوید و خارجی بود [illegible] اگر چہ علی اور ابرار خوانند [illegible] الذین امنوا کا [illegible]
واجلال باشد کہ امانت واذلال شمر الذین کفروا [illegible] نہال باشد و رضی اللہ [illegible] باعث رضای آید
بود و من نکث فانما ینکث در عقبش مذکور بود نباشد وقول اخواننا انگاہ دلالت بر محبت [illegible] کند کہ بعد از بغی
علینا ورود نیافتہ باشد انتہی افاد واجاد اور لطیفہ حیرام کو خدای علام خوب جانتا ہے اور [illegible] ذریت من
وحید جانتا ہے بہرکیف یہ کلمہ حاکم شام کی نسبت خود جناب مفتی صاحب نے نہیں فرمایا بلکہ نسبت ہے کہ کتب معتبرہ میں ابا
ابو المنذر کی کتاب مثالب میں یہ طرفہ مطالب دیکھے کان معاویۃ لادعیۃ الی ان قال وکانت ہند امۃ من
المعلمات الخ بیان بھی جا سخاطر امیر وحید والد ماجد بزید نہ ابو المنذر کی یعنی عبارت لکھی ان حالاتِ و
تفصیل اور شرارت نہ ترجمہ فقرات نہ شرح علمات بلکہ ان سب باتوں سے منہ موڑا وحید ہی کی سی عمدہ دیکھی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چھوڑا اب بیان ہی اپنی القصہ پایا اور اسکا قول ایکی بعض اکابر یعنی ابو المنذر وغیرہ پر صادق آیا اسکی ساتھ
ابو المنذر کا منادی پکارتا ہی کہ کیا اپنی اپنی ہی فوحکومات ہی قولہ یزید کی سگی ہونی سی امیہ معاویہ خارج از
ایمان نہیں ابوطالب کی بیدینی ہی جیسا کہ تفسیر الی البحار و دمین ہی جنابابر کا نقصان نہیں اقول یزید
کی سگی ہونی سی نہیں بلکہ خلیفہ بحق اور امام وقت پر خروج و بغاوت اور محاربہ کرنی سی یہ خرابی آئی کہ ایمان
واسلام نی رخصت پائی اوسپر طرہ یہ ہی ہوا کہ یزید پلید کی حمایت و رعایت کی اوسکو اپنی حیات مین بجفا ...
علی الفاسد اپنا جانشین کیا اہل حل و عقد سی اوسکی بیعت کروائی اوسکی خلافت سراپا آفت کی نسبت ...
ہوا کہ یزید کی سگی ہونی سی نہیں بلکہ اوسکی خلیفہ بنانی سی یہ نقصان ہوا اور حسب اعدو دشمن خاندان نبی ...
الی حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کو جو مربی اور سرپرست اور عضد رسول مقبول تہی اور اسلام ...
تصریح حضرت امیر و نیز بقول ابن ابی الحدید اہلبیت کی نزدیک ثابت و برقرار اور بمقتضای نص ... فی ما کنت
متخذ المضلین عضدا اور بموای اشعار ابیات ابی طالب ۵ وابیض یستسقی الغمام بوجہہ ...
واشکار ہی بیدین کہا تو ہمکو گلا اپنی نسبت سخت کلامی کا جاتا رہا بہرکیف ملای قزوینی علیہ الرحمہ کی چند بیانات
دربارہ مربی سید کائنات برعایت اختصار لکہی جاتی ہین جو صاحب فضائح کی رد مین سطیح فرمائی ہین ...
... در کفر ابوطالب رضہ خواجہ ناصبی را از کجا معلوم شدہ از انجا کہ چون رسول علیہ السلام طفل از ...
وہمہ اعمامش از وی تبرا کردند ابوطالب او را گرفت و بخانہ برد و تربیت کرد و خدمت بجای آورد تا بزرگ شد یا از انجا
کہ چون رسول دعوت کرد قوم را بدین اسلام و شریعت و احکام و ہمہ اعمام و خویشان از و تبرا کردند ابوطالب ...
او بپسیت و شر کفار قریش و صنادید مکہ ظاہرا و باطنا از وی دفع میکرد یا از انجا کہ چون علی در نماز اقتدا بمصطفی صلعم کرد
پسر دیگر خود جعفر را گفت یا جعفر صل جناح ابن عمک تا او نیز اقتدا کرد یا از انجا کہ در وقتیکہ ابوطالب نامہ ...
می نوشت این ابیات غرا در حق حضرت مصطفی گفتہ بالنشان نوشت ۵ تعلم ملیک الحبش ان محمدا ...
... والمسیح بن مریم یا از انجا کہ در مرض الموت کہ بجوار خدای تعالی میرفت و در وصیت حضرت رسالت ...
نظم فرمود ۵ اوصی بنصر النبی الخیر مشہد علیا ابنی و شیخ القوم عباسا یا از انجا ...
... ابوطالب در قید حیات بود حضرت رسالت را مہاجرت از مکہ حاجت نیفتاد و چون آن سید ...

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شریف فت رسول مختار را مہاجرت ناچار شد انتہی اور تفسیر الی الجارود کی عبارت جو اوسکی نے عم سطر با بشارت پر دال
جبتک نقل کی یہ زبانی عبارت آرائی ایسی باحیا شخص کی جسکی چوری اور دغا بازی بنا ہوئی اور سخن سازی پر دلالت
ہوتی آئی ہی قابل اعتبار نہیں اوسپر یہ دعوی کہ حضرت ابوطالب کی سببی سی کچھ جناب امیر کا نقصان
مگر امیر المؤمنین معاویہ اور دیگر اہل شام کی فقدان اسلام سی بسبب اخوت ذوجنبہ آپکا بڑا نقصان اور نا ہینکا
سی ان ھذا الشیء عجاب ولا یعتقد الا الخوارج والنصاب ماشاء اللہ جب امام کی ابوت جسی
قرابت کام نہیں حضرت ابوطالب کی کچھ کام نہ آئی تو یہ اخوت برای نام حضرت معاویہ و دیگر اہل شام کی کیا کام
بلکہ دربار پرسی صحابہ کبار کا اور یہی رنگ دی گی قولہ معاذ اللہ جسکو امام اپنا جانتی ہیں انکو اوس قدر
اوسپر یہی موجبہ ہونا و دیگر محبان اہلبیت ہونیکو تبار خدا انکی قرب سی بچاوی ۵ صحبت میں نہ انکی کبھی
بس ذات سی کبر اچای اقول جب انکا جواب نکر سکا تو خیر کہیا در ہی سنو کہ حضرت امیر نی مثل اہل شام فرقہ
خوارج بد انجام کو بھی بھائی فرمایا ہی حالانکہ اہلسنت بھی خوارج کو بسبب آخرت کافر جانتی ہیں بس یہی حال
ہی جو نہیں انکی مسلوب الایمان کہنی کا برا نہ مانیں ورنہ باوجود نص قطعی حربک حربی کفر محاربین امیر المؤمنین
انکار اونکی خلافت و امامت کا اقرار حضرت امیر کی پدر بزرگوار کی کفر پر مبالغہ و اصرار حضرات اہلبیت کا قول
اسلام میں انکی نزدیک محض بی اعتبار یہ اہلبیت کی دشمنوں کی دوست بلکہ یہ اوست ہو کر اس پر بہ موید
دی تذکر ریش نقل ہا اگر محب اہلبیت ہونیکو تبار خدا انکی قرب سی بچاوی انکی اولاد میں نہیں کو ۵
ایسے ہی اگر اسکو شرم آئی ممکن نہیں سی ہاتھ اوٹھائی جتنا دیا ۵ بوبکر جب خلیفہ ہوا بعد
چھینا فدک کو فاطمہ زہرا سے کی جفا کہنی لگا کہ صدقہ ہی یہ حق ترا نہیں مال نبی کو ترکہ بنا تا و نہیں
اہلبیت کو تاراج کر دیا آل نبی کو قوت کا محتاج کر دیا جبتک جیا نہیں بنت رسول خدا ہی غمگین رہی
اور خفا رہی تا زندگی خلیفہ سی ہرگز نہ بات کی پہر کہہ گئیں غیر ہی نکرنا وفات کی شب خدا انکی حسب وصیت عمل کیا
بوبکر کو جنازہ پہ آنی نہیں دیا ازردہ جسی ہو گئی دختر نبی تا حشر اوس سی راضی نہوگا خدا کبھی
ان اشعار سی فقط اخیر کی چار شعر و حکایہ خلاصہ کیا قولہ اپنی زندگی بہر جناب سیدہ ناراض و ملول رہیں اور
خلیفہ اول سی بات نہ کی جسی دختر نبی آزردہ ہو اوسی خدا راضی نہوگا حالانکہ کافی کلینی میں حضرت امام جعفر صادق

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرماتی ہین ان العلماء ورثة الانبياء وذلك لان الانبياء لم يورثوا درهماً ولا ديناراً وانما اورثوا احاديثهم فمن اخذ بشيء منها فقد اخذ بحظ وافر امام کی قول سے ثابت ہوا کہ انبیا درہم و دینار کا وارث ہی نہین کرتی جب ہکا وارث نہ کیا تو زمین کا وارث کیونکر کرینگی اور پہر حصر کردیا کہ اونکی توریث منحصر علم جب توریث انبیا علم مین حصر ہوگئی تو زمین جائداد کیونکر میراث مین آگئی سوا ای حضرت میراث فدک کا جھگڑا باقی رہا اب بہی اگر آپ کی نزدیک ناراضگی و قوت سے محتاج کر دینا باقی رہا تو حسب حاجت نساء الکین اس تمام خیالی کو بہی گا دور کئی دیتا ہی وہ عبارت یہ ہی کہ جب دیکہا ابوبکر نی جیسک فاطمہ خفا ہوئین اور کلام کیا بعد اپنی مقدمہ فدک مین گران گذری یہ بات ابوبکر پر تو ارادہ کیا اونکی راضی کرنی کا اور کہا سچ کہا ای بیٹی رسول اللہ کی اپنی دعوی مین لیکن دیکہا مین رسول اللہ کو تقسیم کرتی تہی فدک کو اور محنت کرنی والونکو اوسمین سی پہر فرمایا فاطمہ نی تقسیم کر فدک مین جس طرح کرتی تہی بابا میری تو اپنی قسم خدا کی البتہ کرونگا مین اوسیطرح پس کہا فاطمہ نی ای اللہ گواہ ہو تو کہ ... تہی اونکو فدک سی اور باقی تقسیم کرتی تہی فقیروں اور محتاجوں اور مسافرونکو ... جناب سیدہ کی ظاہر کی اور قوت بہی خلیفہ اول نی دیا اور غصہ بہی رضامندی سیدہ پر ہو ادہوا ... سارے خدشی تہی جس بہانی مین اوڑ گئی چٹکیان بجاتی ہین **اقول** ... تہی یا اہل مطبع نی غلط لکہا بہت صحیح اور کلام معصوم ہی لیکن غیر معصوم ... معلوم ہی جبہی اس حدیث شریف کا ذکر کیا ورنہ کلام امام جبہی پر اوس سے ہی استدلال ... تمہاری مضر اور ہماری مفید ہی اب ہم پہلی عبارت حدیث لکہتی ہین پہر مطلب پر آمین کی ... اس کلام بلاغت نظام سی ہی تکو سمجہائینگی محمد بن یحیی عن احمد بن محمد بن عیسی عن علی ... ابی البختری عن ابی عبد الله قال ان العلماء ورثة الانبياء وذلك ان الانبياء لم يورثوا درهماً ولا ديناراً وانما اورثوا احاديث من احاديثهم فمن اخذ بشيء منها فقد اخذ حظا وافرا ... نفی میراث انبیا جو اہلسنت کا مطلب ہی ہرگز ثابت نہین مگر صاحب تحفہ نی عوام کی دہوکا دینی کو نفی ... استدلال کیا اور تم نی بہی بی سمجہی بوجہی اپنی پیر کی قول کو صحیح مان لیا بڑی عقلمند ہو کہ ...

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

باز نہیں آتی اب آنکھیں کھول کر دیکھو کہ حدیث شریف کی ابتدائی فقرہ سے حضرت امام نے براہ اعجاز تم لوگوں کے
سخیف فاسد کو باطل کر دیا اور فرمایا بدرستیکہ علما ورثہ انبیا ہیں پس چونکہ باعتبار حقیقت لفظ وراثت کا استعمال مال میں
ہوتا ہے یہ احتمال تہا کہ عوام گمان کرتے کہ علما انبیا کے مال کے بہی وارث ہونگے اور جب علما وارث مال کہلاتے تو خلفا
بطریق اولی وارث بنجاتے پہر حدیث مصنوعی لا نورث کی بہی کچہہ ضرورت ہوتی لہذا حضرت امام نے اس زعم باطل کو یوں
نفی فرمایا ان الانبیاء لم یورثوا درہما ولا دینارا یعنی یہ وراثت یوں ہے کہ انبیا نے علما کو درہم و دینار کا
وارث نہیں کیا اعدا کہ شرح نہج البلاغہ اور مروج الذہب میں مذکور ہے کہ لوگوں کا اعتقاد یہ تہا کہ سوائے بنی امیہ کے
اور کوئی پیغمبر کا وارث نہیں وانما اورثوا احادیث بلکہ اونکو اپنی احادیث کا وارث کیا پس نفی میراث درہم
و دینار اور حصر میراث احادیث جو کلام امام میں خاص نسبت علما کی ہے اوس سے نفی میراث درہم و دینار و زمین و عقار
بلحاظ وراثت حقیقی انبیا کی کب لازم آئی جو تمنے یہ طرح جا بیٹہی سبحان اللہ حدیث معصوم میں تو نفی میراث مال
مخصوص نسبت علما کی ہے تم لوگ عموما میراث انبیا اور خصوصا میراث سید انبیا کو خلاف نصوص قرآنی جو صریح وراثت
انبیا پر دال ہیں مثل ووال بیات کی حیثیت کی جاتی ہو امام پر افترا خدا و رسول سے بہی نہیں شرماتے ہو اور اگر عمدا یہ خطا
نہیں کی تو شاید یہ مغالطہ اس راہ سے ہوا کہ کلام امام لم یورثوا میں ضمیر مفعول جو علما کی طرف راجع اور محذوف ہے
شاید سمجہ میں نہ آئی اوسکو مراد نہیں لیا اور نفی میراث کو عموما ورثہ وغیرہ ورثہ سے متعلق کر دیا حالانکہ یہ کار سوائے نہ علمی کے
اہلی اور حذف مفعول کلام فصحا میں بکثرت واقع ہے اور سیاق حدیث بہی اسپر قرینہ واضحہ ہے کہ حضرات انبیا علما کو
درہم و دینار اور زمین و عقار کا وارث نہیں کرتے بلکہ اونکی توریث فقط احادیث میں منحصر ہے اس سے صراحت
ظاہر ہے کہ ورثہ حقیقی حضرات انبیا کے کیا درہم و دینار اور کیا زمین و عقار اور بساتین و اشجار جملہ متروکات انبیا کے
وارث ہوتے ہیں اور قدرت خدا تو یہ ہے کہ اکابر اہلسنت نے بہی علی الرغم حضرت صدیق اسکی تصریح بعض مقامات میں
کر دی ہیں چنانچہ صاحب کشاف اور بیضاوی نے تفسیر آیہ اذ عرض علیہ بالعشی الصافنات الجیاد تصریح کی ہے
کہ حضرت سلیمان نے ہزار گہوڑے میراث پدری میں پائے تہے دیکہو اس جگہ پر تو وارث اور مورث دونوں انبیا سے ہیں
پس اگر حدیث نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث صحیح ہوتی تو بعد وفات حضرت داود حضرت سلیمان کیوں اونکا
متروکہ لیتے بلکہ وہ مثل صدقہ اون پر حرام اور وہاں پر حلال اور مانند فدک یار لوگوں کا مال ہوتا اللہ موید اسکی فرماتے ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کی یہ روایت ہی قال جاءت فاطمة الی ابی بکر تطلب میراثها وجاء العباس بن عبد المطلب یطلب میراثه وجاء معهما علی فقال ابوبکر قال رسول الله صلعم لا نورث ما ترکناه صدقة وکان النبی یعول فقال علی ورث سلیمان داؤد وقال زکریا یرثنی ویرث من آل یعقوب قال ابوبکر هو هکذا وانت والله تعلم ما اعلم فقال علی هذا کتاب الله ینطق فسکتوا وانصرفوا انتهی اس روایت معتبره اکابر اہلسنت سے صاف ظاہر ہی کہ جب حضرت ابوبکر نے نفی میراث انبیا پر حدیث لا نورث سے استدلال کیا تب حضرت امیر نے آیات قرآنی سے میراث انبیا کو بطریق ہذا کتاب الله ینطق اسطرح ثابت کر دیا کہ حضرت خلیفہ نے بقول خود ہو ہکذا اوسکو تسلیم فرمایا اور بجز سکوت و صموت اور کچھ بن نہ آیا پس ہرگاہ حضرت امیر جو مصداق علی مع القرآن والقرآن مع علی ہین اور جنکا دعوی باتفاق فریقین بالاعلان علم اور معرفت قرآن مین یہ تہا کہ کوئی آیت قرآنی ایسی نہین ہی مگر یہ کہ مین جانتا ہون کہ جس بارہ مین نازل ہوئی اور یہ بہی جانتا ہون کہ وہ سہل مین نازل ہوئی یا جبل مین ذکو آپ بارات کو [illegible] ہوئی یا دن کو وحدیث انا مدینة العلم وعلی بابها معرفت قرآن کی ہی ان آیات مین میراث سے میراث مال ہی قرار دی ہین جسکو [illegible] خلیفہ اول ابی بکر نے بہی تسلیم فرمایا تو قول میراث علم جو بعض مفسرین اہلسنت نے تفسیر آیات مذکورہ مین [illegible] کیا ہی باطل ہوا اسیطرح حدیث جعفری مین نفی وراثت مالی فقط علما کے ساتھ مخصوص ہی [illegible] ہی بموجب تفسیر حضرت امیر ان آیات بینات سے مخصوص ہی اوراہی حضرت میراث انبیا کو تو قرآن اور اہلبیت جنکی اطاعت اور تمسک پر ہم اور تم بلکہ تمہاری خلفاء راشدین سب کی سب [illegible] ثابت کر دیا اب حق بدستور باقی رہا اور جو کچھ خلاف قرآن واہلبیت کہا جاویگا اب بہی اگر آپ کی نزدیک [illegible] اور [illegible] سے محتاج کردینی مین شبہہ باقی رہا ہو تو صاحب صحیح بخاری اس شبہ کی حیاجوئی و مکاری کو بہی [illegible] دیتا ہی وہ عبارت یہ ہی عن عائشة رض ان فاطمة رض ارسلت الی ابی بکر تسأله میراثها من [illegible] صلعم قال ابوبکر ان رسول الله صلعم قال لا نورث ما ترکناه صدقة فابی ابوبکر ان یدفع [illegible] شیئا فوجدت فاطمة علی ابی بکر فی ذلک فهجرته فلم تکلمه حتی توفیت وعاشت بعد النبی ستة اشهر انتهی خلاصہ اسکا زبانی حضرت عائشہ یہ ہی کہ جناب سیدہ نے کسی کو بہیجکر میراث پیغمبر کا جو آنحضرت [illegible] تہا حضرت ابوبکر سے سوال کیا خلیفہ نے اوسکے جواب مین حدیث لا نورث بیان کی اور بقدر طفیل

Presented by: Rana Jabir Abbas

دینے سے بھی انکار کیا پس حضرت فاطمہ خلیفہ اول سے ناراض ہوئیں اور اونسے کنارہ کیا اور پہر مرتے دم تک اونسے
بات نہ کی اور چہہ مہینے بعد پیغمبر کے زندہ رہیں تہیں اب اس سے بڑہ کر اور ناراضگی اور قوت سے محتاج کر دینا
کیسا ہوتا ہے شاید اتنی کسر باقی رہگئی کہ خدا نے خلیفہ صاحب کی راے سے موافقت نہ کی ورنہ اگر حق تعالی بہی
مانند اونکے اہلبیت پیغمبر سے قطع نظر کر لیتا اور مطلق رزق ندیتا تو چہہ مہینے کا بہی زمانہ نہ گذرتا بہت جلد
معصومہ مظلومہ کا جہگڑا اتمام ہوجاتا اور محتاج الیہا لکہیں نہ کوئی ہماری کتاب نہ تمہاری ہے یہ فقط صاحب تحفہ کا
ایجاد اور کارگذاری ہے شاہ صاحب نے تو اگلوں سے زیادہ اسمین دستگاہ بہم پہونچائی ہے وہاں تو فقط [illegible]
حدیث بنی تہی مگر ان ذات پاک نے پوری کتاب کی کتاب بنائی ہے سہ وہ تو مرشد تہی یہ ولی نکلی سبحان اللہ حدیث
صحیح بخاری ہے جسکی نسبت اصح الکتب بعد کتاب الباری تمام سنیونکی زبانوں پر جاری ہے بموجب روایت حضرت
عایشہ جو اپنے پدر بزرگوار کے حال سے بخوبی واقف تہیں اس بات پر ناطق ہے کہ خلیفہ صاحب نے فدک وغیرہ
سے کچہہ بہی حضرت فاطمہ کو نہ دیا اور وہ ایسی ناراض ہوئیں کہ تا دم مرگ پہر خلیفہ سے کلام نہ کیا اور ناراض ہی
دنیا سے گئیں ایسی حدیث صحیح اور معتبر کے مقابلہ میں ایک کتاب مجہول کا نام لیکر یہ تراشی جو بالکل خلاف بیانات
فریقین اور مخالف روایات طرفین ہے واہ رے کتاب کہ جسکا نام اور مصنف کا نہ سنیونمیں کہیں پتہ و نشان
نہ شیعونمیں [illegible] اوسمین بنائی ہوئی کتاب کی عبارت لکہی لفظ اپنی ہی تحریر ہے ترجمہ پر یہ نازش و افتخار اور روایت صحیح کے
مخالفت پر یہ مبالغہ و اصرار کہ صاف اس حدیث نے رضامندی جناب سیدہ کی ظاہر کی اور قوت بہی خلیفہ اول نے
دیا اور خدا بہی رضامندی سیدہ پر گواہ ہوا آزردگی باطل ہوئی کمال بے حیائی اور دراز نفسی ہے اللہ اکبر ایسی کئی
مقامات سے ہٹدہرمی ان مدعیان اسلام کی ظاہر ہوتی ہے جب کوئی حدیث فضیلت یا حقیت اہلبیت کی کتب معتبرہ
اہلسنت سے سند لکہی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم ان روایات کو نہیں مانتے صحاح ستہ کی احادیث کو معتبر جانتے ہیں
پس اگر اتفاقا وہ حدیث علاوہ صحیح بخاری دیگر صحاح میں نکلی تو یہ عذر کیا جاتا ہے کہ ہمارے نزدیک اصح صحاح صحیح بخاری
ہے پس جو حدیث اوسمیں ہو وہ واجب التسلیم اور جو اوسمیں نہو وہ بمقابلہ اوسکے صحت سے عاری ہے اور اگر خدا
کی قدرت سے کوئی ایسی حدیث جسمیں اہلبیت کی مظلومیت اور صحابہ کی زیادتی نکلتی ہو اور صحاح کیطرح خود صحیح بخاری
میں نکلی اور اوسکے برخلاف کوئی روایت مجہولہ پائی گئی یا در صورت ضرورت بنائی گئی تو اس مجہول [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اتفاق اور بستہ ضرور یہ مین افتراق اور صحیح بخاری بالای طاق ہو جاتی ہی ﴿ جبین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا پھر اسپر تو کچھہ حیا آتی ہی نہ شرماتی ہین خصوصا میان وحید تو اور خوش ہو ہو کر اشد بخانیند جاہلیت کی
راگ گاتی اور تالیان چٹکیان بجاتی ہین ﴿ جو کہ علت تھی اسمین نالی ہین کسی کسی چٹکیان بجاتی ہین علیا اعتقادا
﴿ جہوٹا کرتی بتول کا دعوی جو بالیقین صدیق ہم کہین اوسی ہرگز روا نہین خلاصہ وحید **قولہ** جو جناب سیدہ
کی دعوی کو جہوٹا کہی اوسکو صدیق کہنا ہمکو روا نہین بعد اسکی کہا کہ جناب صدیق اکبر نی کہان دعوی کو جہوٹا
کیا اپنی مجتہد کا کلام اوپر کی جواب مین دیکہو تم دونون مین جو سچا ہو اوس سی تولا اور جو جہوٹا ہو اوس پر تبرا کرو
اقول یہ توسچ ہی کہ جناب صدیق اکبر یعنی حضرت امیر کی جنکا باقرار اہلسنت خاص یہی لقب مبارک ہی ہرگز دعوی سیدہ
کو جہوٹا نہین کیا بلکہ اونکی دعوی کی معین ہو کر آیات فرائی ہی خلیفہ صاحب کو الزام دیا اور اگر صدیق اکبر حضرت ابوبکر
کو کہتی ہو تو انکا بہی مضایقہ نہین لفدک کی ساتہہ یہی مذہب ہی اب سنو دہان دعوی کو جہوٹا کیا جہان بخاری شریف
مین یہ عبارت ہی قال ابوبکر ان رسول اللہ قال لا نورث ما ترکناہ صدقہ وابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمۃ شیئا
حضرت فاطمہ نی میراث پیغمبر کا دعوی کیا خلیفہ صاحب نی کہا پیغمبر کی میراث ہی نہین اور کچھہ بہی سیدہ کو نہ دیا پہر اور جہوٹا
کرنا کیسا ہوتا ہی اپنی بڑی محدث کا کلام اوپر کی جواب مین دیکہو دونون تو دیکہتی ہین اور تم جہوٹی اب تولا
تبرا کو موجب تعریف خود آپس مین تقسیم کرلو اور ہماری کسی مجتہد کا کلام نہی اوپر کتاب ہی جسکا حوالہ دی رہی ہو اگر محتاج والے کو
کہتی ہو وہ تو ایسا مجہول اور جاگزین زاویہ خمول ہی کہ تم اوسکا نام و نشان بہی نہین بتا سکتی اور تم کیا ہو خود تمہارے
مشائخ صاحب نہ بتا سکی کتاب بنائی کو تو بنائی مگر مصنف کی بنانی مین کچھہ بن نہ آئی یہ تمہاری بنائی ہوئی مجتہد اور
مشائخ صاحب کی بنائی ہوئی کتاب کا کیا اعتبار فاعتبروا یا اولی الابصار **قولہ** اور جو کچھہ اوسکی ثبوت زیادہ بطور دیکہو
منظور ہو تو حلی کا قول کتاب نہج الکرامہ کا بہی سنو وہو انہ لما ادعت فاطمۃ ابابکر فی فدک کتب لہا کتابا وردہا
علیہا انتہی جبکہ باغ فدک سپرد کر دی تو دعوی کو کہان جہوٹا جانا اب بہی اگر تمہارا تو تشنیع حلی پر ہوا اور منکر کلام جناب سیدہ
وحلی **اقول** بیان یہی حسب عادت عبارت علامہ ناقص نقل کی اور تصفیہ کی نہ بہی مناسب نہ تہی کہ اسمین خلیفہ صاحب
اور اونکی خاص مصاحب کی نسبت بڑا الزام آتا ہی سچ ہی نا فہم آدمی کی عجیب کمبخت ہنسی برہون ہی منہ کی کہاتا ہے
جناب جیسا ہی تو سنی کہ پیغمبر ... علامہ علیہ الرحمہ نی مطاعن حضرت عمر مین یون تحریر فرمائی ہی ولما ادعت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فاطمة علیها السلام ابا بکر فی فدك کتب لها کتابا و ردّها علیها فخرجت من عنده فلقیها عمر فخرق الکتاب
فدعت علیه انتہی یعنی جب حضرت فاطمہؑ نے مقدمہ فدک میں حضرت ابوبکر کو نصیحت کی تو حضرت ابوبکر نے
فاطمہ کو پھیر دیا اور سند لکھدی حضرت فاطمہ وہ سند لیکر ابوبکر کے پاس سے نکلیں کہ حضرت عمر مل گئے اور وہ
سند حضرت فاطمہ سے لیکر پہاڑ ڈالی پس حضرت فاطمہ نے اونکے حق میں بد دعا کی انتہی یہ عبارت گویا مستنبط
سبط ابن جوزی کی عبارت سے ہے جسکو برہان الدین شافعی نے سیرۃ حلبی میں اسطرح نقل کیا ہے ان ابابکر کتب لها
بفدك ودخل علیه عمر فقال ما هذا قال کتاب کتبته لفاطمة بمیراثها من ابیها فقال فماذا تنفق علی المسلمین
وقد حاربتك العرب کما تری ثم اخذ عمر الکتاب فشقه انتہی یعنی حضرت ابوبکر نے وثیقہ فدک حضرت سیدہ کو
لکھدیا اور حضرت عمر حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور اوس تحریر کو پوچھا کہ یہ کیا ہے حضرت ابوبکر نے کہا کہ یہ سند ہے جو میں نے
فاطمہ کو اونکے پدر بزرگوار کی میراث یعنی فدک لکھدی ہے حضرت عمر نے کہا پھر مسلمانوں پر کیا نفقہ کرو گے حالانکہ تم
دیکھتے ہو کہ عرب تمسے برسر پیکار ہیں پھر حضرت عمر نے وہ دستاویز حضرت ابوبکر سے لیکر پہاڑ ڈالی انتہی اب بموجب ان
روایات فریقین کیا بلکہ خاص اہلسنت کی کیونکر حضرت ابوبکر نفاذ دستاویز لکھدینے پر اس مواخذہ سے بری ہو سکتے ہیں
اسلئے کہ جب وہ حضرت عمر کے الزام دینے پر چپ ہو رہے اور تابع اونکی رای کے ہو گئے اور وہ سند پہاڑ ڈالی گئی بلکہ بعد
تنبیہ حضرت عمر بفقرہ فماذا تنفق علی المسلمین حضرت ابوبکر نے فعل کتابت کو ایک امر لغو اور فضول سمجھ لیا کہ اگر وہ کتابت
پہاڑی نجاتی تو یقیناً چھین لی جاتی تو اب استدلال ایسی کتابت سے کب درست ہے اور فدک کا رد کرنا کب ثابت
ہوا البتہ اس سند کے لکھدینے سے بقدرت قادر مختار میراث پیغمبر حضرت ابوبکر ہی کی زبان مبارک سے ثابت اور بعض اونکے
کی دست قلم سے جاری ہو گئی اور میراث پیغمبر کا صدقہ ہونا لغو اور اوسپر بنا ہوئی حدیث لانورث باطل ہوگئی اور
علیہ صحت سے عاری ہو گئی بیشک ہم خلیفہ صاحب کے اس انصاف اور اپنی حدیث کے بطلان کے اعتراف پر اونکے ممنون
کرتے ہیں اور اگر حضرت عمر کی دھمکی میں نہ آتے اور پھر دوسری سند لکھکر مع فدک حوالہ جناب سیدہ نہ کرتے تو ہم بہت سے
شکر گزار ہو جاتے فقط حضرت عمر ہی کی شکایت رہتی کہ کیسے بد لحاظ اور گستاخ آدمی تھے جنہوں نے خلیفہ رسول
سے بے ادبی فضول کی کہ اونکی لکھی ہوئی سند پہاڑ ڈالی اور حاربتك العرب کی دھمکی دی اور فماذا تنفق علی
المسلمین کی اوٹھیں شاخ نکالی لیکن اگر حضرت عمر کہتے کہ خلیفہ رسول کبھی کیا حضرت رسول نے اونکو خلیفہ کیا تھا بلکہ ہمنے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنی کاریگری سے بمقام سقیفہ اونکو خلیفہ بنا لیا پہلی خود بیعت کی پہر اوروں سے کروائی تب اونہوں نے خلافت پائی پہر
اپنی ساختہ و پرداختہ خلیفہ کی سند پہاڑنے میں گستاخی ہے بے ادبی کیا معنی تو ہماری پاس اسکا کچہ جواب نہیں دیکہو
اس سند پکڑنے کی شور اشوری نے حضرت عمر کی سینہ تو دری ہی کیا لی نکلی دکہائی اب اگی جو بچا شور مچاوگی تو بعض
منہ کی کہاوگی قولہ اور جو جناب خلیفہ اول کی اس منصفی اور عدالت پر بہی صدیق اونکو نہیں کہتی تو چولہی میں جاو
جہنم میں نکلو اقول ہمنی جناب خلیفہ اتنی انصاف پر کہ اونہوں نے میراث پیغمبر کا اقرار کیا اور سند لکہدی تعریف
کی اور اگر وہ اسی بات پر قائم رہتی تو بیشک ہم اونکی شکر گزار ہوتے اور ہمیشہ منصف کہتی مگر صدیق کہنی میں جب سے
کلام ہوتا اسلئی کہ پہلی حدیث لا نورث بنائی اور میراث پیغمبر کی مٹائی پہر تحریر سند اونکی ثابت فرمائی پر ہمیں کیا جو اونکو
صدیق کہتا وہ اس جہوٹی دعوی میں تمہاری طرح مورد الزام ہوتا اور چولہی میں جاو یا کیکار و زمرہ ہے و جیدا یا بارہ سے
کا یاد جیدن بہٹیاری کا اب دست تاسف ملو اور اگی چلو قولہ تمہاری تو حنیف کیا ہے ہم تمہاری امام کی منہ سے
اونکو صدیق کہلا کر اونہیں کی زبانی دو نوجہان میں تمکو جہوٹا بنائی ہیں کشف الغمہ میں ہے کہ انہ سئل الامام ابی جعفر
محمد بن علی الباقر عن حلیۃ السیف ہل یجوز فقال نعم قد حلی ابوبکر الصدیق سیفہ بالفضہ فقال الراوی
اتقول ہکذا فوثب الامام عن مکانہ فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق
فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ پہر اوسی کتاب میں ہے ان ابا عبد اللہ جعفر الصادق قال ولدنی ابوبکر
الصدیق مرتین انتہی ہم امام کی قول سے خلیفہ اول کی شان میں صدیق کی لفظ ثابت کر چکی ایک تم جو صدیق
نہ کہو گی تو اونکی صدق و کمال کو کیا خطرہ سگ اگر کیہ کری ماہ میں ہو نکی ہر چند سمکو خوف نہیں اقول دروغ
ہماری کتب معتبر میں نہیں ہے صاحب کشف الغمہ نے ابن جوزی کی کلام میں اسکو نقل کیا ہے لہذا دیباچہ کتاب مذکور
میں روایات اہل خلاف کی نقل کرنیکا عذر بہی کر دیا ہے پہر ابن جوزی نے جو المعروف پر اقتصار کیا اوسکو ہمیں صحیح مانو اگر
کہنا آپ و حدیث جانو ہم ابن جوزی کی قول سے حجت لائیں آداب مناظرہ کی خلاف بلکہ خلاف انصاف ہے منی بہائی
ہے صاحب تحفہ کی قول پر عمل کیا کشف الغمہ میں دیکہ نہ لیا پس تمہاری تو حنیف کیا ہے کہ تم ہماری امام کا نام سے
اب ہم تمہاری امام کی منہ سے ایک حدیث صحیح سناتی ہیں اور اونہیں کی زبانی دو نوجہان میں تمکو جہوٹا بناتی ہیں
تفسیر کبیر میں ہے عن النبی صلعم قال الصدیقون ثلثۃ حبیب النجار مومن ال فرعون والثالث علی ابن ابیطالب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

دعا فضلهم انتهى جب حسب نصوص حضرت خاتم نبوت و تصریح امام اہلسنت علاوہ حضرات انبیاء مرسلین صلوٰۃ
اہلبیت ہی میں تخصیص منحصر ہوگئی اور فضل التقدم بھی حضرت امیر المؤمنین ہوئے تو تمہی یہ جو تم بھی صدیق کہا تھی بخیال یہ حضرت
آدمی کو لقب دیا ان یہ بات اور بھی کہ فدک اور خلافت اسکو بھی لے لیا اب تم جانو اور تمہارے امام ہمکو کسیکو کچھ
کسیکو کیا بنانا ہی کیا کام آور حضرت امام جعفر صادق جو بیشک ہمارے امام ہیں تھی جو تعلیم کر یہ کلمہ ہی کہدیا تو بیچارا
کیا اپنا ہی نقصان کیا خیر وہ اب بھی تمسک و اطاعت اہلبیت کا نام نہ لینا ہمیں کو تمسک ثقلین رہنے دینا مگر
تھی جو ہمارے امام پر افترا اور جو پیشنبد کیا اسپر شرماو اور اپنے امام کی اس گوہر افشانی کو جو تمہارے گلے میں ... پڑے
گردن پر گرو ... وہن سگ بلقمہ دوختہ بہ ... اعتقاد ... ہمیں ... ہر گز
رشتہ کردن لازم ہی لا ... قسم کرون گل کرونانی کا چراغ مزار ... تو ہمیں علی ولی کا ...
جب ... کو سفند کو قصاب کرتے ہیں معمول ہی کہ پانی بھی سیراب کرتے ہیں قطرہ و یا نہ شاہ کو کہ تشنہ طلب کیا
پیاسا ہی مارا شمر نے کیا غضب کیا قولہ بلکہ یہ سر کہ قیامت خیز ایسا ہی ہوا جیسا آپ نے لکھا لیکن ...
شیعوں کو چاہیے نہ تھا کیونکہ بقول شیعہ جناب امیر شیعہ تھی اور شمر ملعون حضرت امیر کا سالا قاتل امام تھا ...
کوفہ اوسکے معین مددگار قول سچی بات چھپائی اور جھوٹی باتیں بنائی ہی کہا قاتل امام تو یزید
آپکا خلیفہ زادہ ہوا شمر ملعون اوسکی تحریک و تحریص سے قتل امام پر آمادہ ہوا اور شیعان آل ابو سفیان یعنی
بد کردار ہی اوسی فاسق و فاجر کے معین و مددگار تھی اپنی خلیفہ زادہ ... بشرط خلافت کی ...
وجاہت کی ... کا ذکر ہی نہ کیا کوفیان مشوم اور شمر ملعون و ملوم کو حضرت امیر کا سالا بنا کر یزید شریر کا الزام نہ بنا
اوسی ناشدنی گردن زدنی کو الزام دیا افسوس اس حیا پر یزید مردود بد انجام جو قاتل امام ... رضا ... سید جناب جنت
بلکہ لعنت ملامت سے اہلسنت بچاتے ہیں اوسکو برسر اور داخل دعائے اللهم اغفر للمؤمنين اہلسنت ٹہراتے ہیں اور کی ...
قدر کو خلیفہ بحق اور ... منحوس ... کو ... امام منصوص میں داخل کرکے خلیفہ و امام اہلسنت بناتے ہیں
بلکہ بکمال وقاحت یزید ایسی بدکردار کی حق میں کلمہ ... لایوجد مثلہ زبان پر جاری کرتے ہیں عمر سعد بد نہاد
اور شمر ملعون بانی فساد کو ... ثقہ کہتے ہیں ... کی جنبہ داری کرتے ہیں صحت بیعت و خلافت یزید اور وجوب قتل امام شہید
کیواسطے حدیث اذا بويع لخليفتين فاقتلوا الآخر منهما اہلسنت بناتے ہیں پناہ بخدا قتل امام کا حکم حضرت پیغمبر کی نسبت ...

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیانات اس شناعت پر بھی قناعت نہ کی ہمارے امام ریحانۂ رسول مقبول کو باغی و خارجی کہا ما قتل الحسین
الا بسیف جدہ کیا کیا شور و غل ہے حضرت پیر دستگیر یعنی شیخ المشائخ عبد القادر گیلانی کے یہاں بھی روز شہادت
امام شہید اہلسنت عید کرین با اینہمہ دشمن امام اور مرید یزید نہ کہیں پر برا ماننے بجا ہے اور سر پیٹنا بھی
دیکھئے کہ مصیبت امام پر افسوس سنیوں کو چاہیے نہ شیعوں کو سبحان اللہ حضرات اہلسنت تو آج تک اس رونے پر ماتم
بین منع تعزیہ داری اور گریہ و فغاں شیخ امام مقبول یہی ہیں صدہا کتابیں تصنیف ہو گئیں مجلس میلاد اور بدعت
تراویح حضرت عمر کا ایجاد و سنت ٹھرائی گئی اور امام مظلوم کی مصیبت پر رونا حضرت خیر الانبیاء کی روضہ میں شریک ہونا اور
برپا کرنا بدعت بنائی گئی الامان وحید ہی سے کوئی اونکے پیر دستگیر کی قسم دیکر مصیبت امام پر رونے کی حقیقت پوچھے
تو ابھی نالہ بیون چڑہانی لگیں وا غوثاہ وا غوثاہ کبر الغیاث مچانی لگیں جیسا کہ قول گذشتہ میں اہانت عثمان
صحابی نبی کی قصاص اوسکا نقش حضرت امام حسین سے لیا اور سکا سوال خیال ہمارے امام ہونے کی ہے کہا یا اب
کلام آئندہ میں حدیث کے پر اعتراض کرنی ہی ایکی اور سب سنیوں کی افسوس کرنیکا یہ حال کہا جائیگا الغرض
کوئی منصف اہلسنت کی قول فعل کو اونکے بیت کی بارہ میں مطابق نہ پائیگا بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ ولو القی
معاذیرہ اور حضرت شیخ کیسے بلکہ امام اور پیشوائی شیعہ ہیں یہی وجہ ہے کہ جب بموجب روایات صحیحہ جنکا ذکر آگے
آئیگا حضرت امیر اور جناب بشیر و نذیر امام مظلوم کی مصیبت پر روئے تو شیعوں نے اپنے پیغمبر اور امام کی پیروی کو
واجب جانا مصیبت امام پر رونے سے دلائی ہیں میاں غوث کا جو بیچارہ امام کی حمایت اور انکی دشمنوں کی عداوت
تیار ہو گئی کہنا مانا اور جو سالی سے سر نکا ذکر کیوں بار بار کیا جاتا ہے جب حقیقی سالی سے سر نکا حال برخلاف اوسکی
اسکی کہ یہ بیان ہو چکا تو رشتہ کی سالی سے سر کا کیا ذکر لیکن چونکہ آپ کی خوشی اسی ذکر میں ہے لہذا اور سنئے کہ
کی اسپر جواب یہ جو ٹھری کہ بیت کی نالی اور حقیقی سالی حضرت پیغمبر کی ہے اونہوں نے اور سالی سے سروں کی دیکھا دیکھی آپ کی
پیغمبر پر دست درازی بلکہ مزید بر آن امام وقت سے محاربہ سازی کی اور یزید پلید نے بچاؤ ان سے سیکہا بس
شمر ملعون سالی مجازی کا فعل اونہیں سالی حقیقی کی فعل کا نتیجہ ہے بلکہ اونکی صاحبزادہ کا چونکہ شمر سالی ہے بزرگ قوم
تہا اس لئے ادہی اونکا پہنچا ہے اب جو اوس سالی مجازی کو کہا وہ اونکو بھی کہو گی یہاں سکوت ہی اولی ہے جب
رہو گی قولہ مطالبان رفقاء اوان الامام میں سے کوئی رشتہ دار شخص نہ تہا کہ سنی شمار کیا جاتا یہ عجب بات ہے کہ آپ نے کہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذات برادری کے لوگ امام کو طلب کرکے بیعت بھی کریں اور قتل کرادیں اور آپ کو تاسف ہو سے کیا یا سب شیعہ
ہی ستمگاروں کا آپ ہی ذکر کریں آپ ہی افسوس کریں اقول یغفرونیں نہیں ولی نظیر بلکہ زعفران زار کشمیر کہ
طالبان وقاتلان امام میں سے کوئی رشتہ دار شیخین نہ تھا کہ سنی شمار کیا جاتا اب ہم آپکے جواب میں فوائد صدیہ
کا بیان الزامات سدیدہ کا اعلان کرتے ہیں اقول تو یہ فرمائیے کہ سنی شمار کئے جاتے ہیں رشتہ دار شیخین کی تخصیص
کس واسطے ہے کیا رشتہ دار ذوالنورین آپ کے زعم میں سنی نہیں بلکہ شیعہ شمار کئے جاتے ہیں ہاں چونکہ رشتہ دار
حضرت عثمان طالبان وقاتلان امام میں شریک وعلی ہذا رشتہ داران خلیفہ پنجم بلکہ اونکا فرزند نا رشید یزید بانی
مبانی قتل امام اور اس قتل حرام کی تھی بالکہ اس مصلحت سے ان معہود خلیفوں کی رشتہ دار ونکا ذکر نہیں کیا تو بڑی ہی بات
کی کہ سمجھنے والے کہیں گے کہ شہد بھری کی بات کی دوم یہ کیا ضرور ہے کہ رشتہ دار شیخین سب کے سب خلفاً عن سلف
سنی ہی شمار کئے جائیں کوئی اون میں شیعہ بھی ہو اگر وہ قاطبۃً سنی ہی شمار کئے جاتے تو محمد بن ابی بکر سنیوں میں ہوتے
کیوں رافضی کہلاتے سوم یہ تو کہیے کہ فقط طالبان وقاتلان امام حسین میں کوئی رشتہ دار شیخین نہ تھا یا جناب امیر
کی محاربہ میں بھی جو بنا بر نص ابوہما افضل منہما حضرت امام حسین سے بڑھکر تھی کوئی رشتہ دار شیخین نہ تھا یا اونکو
محاربہ مرتضوی میں جنکی حرب حرب پیغمبری ہے معافی کا پروانہ مل گیا ہے کیف براہ انصاف اتنا ضرور بتا دیجئے کہ حضرت
ام المومنین عائشہ اور طلحہ و زبیر جنہوں نے خلیفہ وقت سے محاربہ کیا اور باوجودیکہ حضرت عبداللہ بن عمر جنہوں نے
بیعت مرتضوی سے اغماض صریح اور بیعت معاویہ و یزید بحیث امر قبیح فرمایا تھا یعنی بیعت یزید پر باستشہاد حدیث
ینصب لکل غادر لواء یوم القیمۃ غیظ و غضب فرمایا اور بنا بریں خود بیعت یزید کو قبول کر کے سعادت مندی جانا خدا
و رسول ٹھہرایا امام شہید کو حرب یزید سے بھی منع کیا اور جب نہ مانے تو بموجب فقرہ منحوسہ [illegible]
یہ سب بزرگوار طینت یا بعض انہیں سے رشتہ دار شیخین بلکہ پارہ جگر صاحبین تھے اور سنی شمار کئے جاتے تھے یا نہیں اور
رشتہ دار کیسی بلا ہے خود بنائے شہادت حضرت امام تو خود حضرات شیخین ہی کی ڈالی ہوئی ہے اور یہ بات اونہیں بیکے
نکالی ہوئی خلافت بے نوبت سے اونہیں کی کھوئی ہوئی ہے کشتی خضر والیاس ہی کی ڈبوئی ہوئی ہے اگر خلافت غاصبہ
نبوت سے منسلک جاتی تو ہرگز نہ ہو پاتی معاویہ و یزید تک کیوں پہنچتی اور شہادت حضرت امام کی یہاں نوبت آتی سے
اگر شخصی سوال کند و اندکہ گر بگوئی کہ کشتہ شد حسین بکجا گفت اندر سقیفہ آتش گشتند بہر دنیائے جیفہ آتش گشتند چہارم علاوہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

لیو ہلی پیغمبر و امام کی رشتہ دار ہوتی ہیں نہ کوئی شرف اور فضیلت اور نہ ان حضرات کی ایسی منافی امور سے
کوئی منفعت ہی جب رشتہ دار سہلی کسی کی بیعت کی ہولی نہ ٹھہری تو ایسی رشتہ دار مرتضوی کا ذکر فضول ہی ہی پس
شمر ملعون کی بد اعمالی اوسکا نقصان ہی نہ علی عالی کی کسر شان ہم جیسے ہی سے فہم بلکہ یوں سمجھتے ہیں کہ اگر شاہ نجف بروز
معرکہ طف موجود ہوتے اور بہ نیت محاربین و قاتلین امام اجعینا تقاتل اخواننا فرماتے تو آیا یہ نسبت اخوت قاتلین
امام کو عذاب آخرت سے بچا لیتی لا واللہ لا اسی طرح سمجھنا چاہئے کہ صاحب حضرت امیر صاحب حضرت بشیر و نذیر ہی اور
حقیقی علاقہ زوجیت پیغمبر اور وصی پیغمبر کچھ کام نہ آئے گا دیکھیے ہی غافل ہم کو ہشیار کر چکی اب اگر جو ہو کیا کیا ہی کا
سمجھنا ہے کہ آخر سہم جو عمدہ فوائد اور بہترین عوائد ہی وہ یہ ہی کہ یہ مسئلہ امامت جو مختلف فریقین کی نزدیک اصول دین
سے ہی امامیہ کا اعتقاد ہے کہ امام مثل پیغمبر معصوم اور منصوب من عند اللہ ہونا چاہئے اور اہلسنت کی نزدیک نصب امام
خلق ہی اور شرط تحقق امامت و خلافت نزد اہلسنت اجماع اور بیعت اہل حل و عقد اور استخلاف اور قہر و غلبہ ہی اور
عدالت امام شرط نہیں حتی کہ امام فسق و فجور اور جور و ظلم کرنے سے بھی معزول نہیں ہوتا جب یہ تقریر قدرتیہ مسئلہ امامت
میں ما بین شیعہ و اہلسنت ذہن نشین ہو چکا تو اب انصاف سے کہنا چاہئے کہ طالبان و قاتلان امام بلکہ جملہ اہل کوفہ
و شام اور لشکریان یزید بد انجام یزید کو خدا کی طرف سے منصوب امام جانتے تھی یا اجماع خلق اور بیعت اہل حل و عقد
بیعت عبد اللہ بن عمر اور استخلاف پدر اور قہر و غلبہ سے موافق اصول موضوعہ اہلسنت اوسکو امام مفترض الطاعة
اور خلیفہ واجب الاطاعة سمجھتے تھی شق اول تو ایسی بدیہی البطلان ہی کہ جسکا کوئی سنی بھی اسکا منکر نہیں
پس شق ثانی متعین ہو گئی اور مثل آفتاب نیمروز ظاہر ہو گیا کہ طالبان و قاتلان امام جنہوں نے بنا بر انہیں اصول اہلسنت
کی یزید پلید کو خلیفہ کیا بلکہ خلفاء ثلاثہ سے افضل قرار دیا اسلئے کہ حضرات ثلاثہ میں شروط مذکورہ خلافت سے ایک ایک شرط
پائی گئی بلکہ حضرت خلیفہ اول کیساتھ کہ بیعت واحد مطاع بمنزلہ بیعت اجماع ٹھہرائی گئی اسمیں تکمیل شرائط اور تحصیل فضیلت
سے اوسکو خلیفہ جامع الشرائط جان کر اوس ناالایق کا ساتھ دیا امام معصوم مظلوم کو العیاذ باللہ اپنی امام و خلیفہ کا
باغی ٹھہرا کر شہید کیا وہ سب کی سب سنی متعصب اپنی اصول مذہب کی پابند تھی نہ شیعہ یہ غیرت دار اپنی عیوب کو
چھپاتی ہی شیعوں پر تہمت لگا کر باتیں بناتا ہے شیعہ اوس امام مظلوم کی رفقا اور انصار تھی کہ دنیا کی طرف سے جو
اور دشمنان اہلبیت ان سب نے بموجب انہیں اصول موضوعہ اور قواعد مقررہ کی یزید کو مستحق خلافت سمجھ کر اوس سے کردار کا

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساتھ دیا اگر وہ شیعہ خالص اور عاشق صادق امام مظلوم اور دشمن شمر و سنان کو لعن منقلب الفاظ لکھ کر جنت
جانا کبھی بیچک پیاس اور انواع اغذیہ دنیاوی کی صدمے ہیں مگر اوس سچائی سے علیحدہ ہی رہے دست
کو دست فاسق میں نہ دیا جان اپنی عزیز کو اپنی امام معصوم منصوب من عند اللہ پر نثار اور راہ خدا میں اٹھا
کیا فیا لیتنی کنت معہم فافوز فوزا عظیما اللہ اکبر کیا سچائی اور عقیدہ سرای ہی کہ قانون الٰہی معلوم
سنی ہیں یا شیعہ تبری واہ میاں اولٹی سمجھ والی واہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ بلکہ ذرا نا انصافی کو
انصاف سے بدل کر اور چشم بصیرت کو دست عبرت سے مل کر تم اور ہمارے تمام اہل محلہ دیکھیں اور غور کریں
کہ یہ واقعہ شہادت محک امتحان حق و باطل اور مدار تفرقہ مذہب شیعہ و سنی واقع ہوا ہے اس لئے کہ بنا بر اصول
شیعہ حضرت امام حسین علیہ السلام اوس زمانہ میں امام مفترض الطاعۃ تھے اور بموجب اصول مذکورہ اہلسنت یزید پلید
مدعی خلافت سو اس جو سنی تھے اونہوں نے اپنے اصول مذہبی کے موافق یزید طالب خلیفہ کو بطیع جائز و خلیفہ
اپنا پیشوا اور خلیفہ بنا کر اوسکا ساتھ دیا اور حضرت امام کو مطابق اپنے قواعد و اصول کے اپنے خلیفہ سے باغی تصور
شہید کیا اور جو شیعہ تھے اونہوں نے اپنے عقیدہ صحیحہ کے مطابق فرزند رسول کو من جانب اللہ امام مفترض الطاعۃ
اور معصوم اور اوس کے مخالف و دشمن کو متغلب اور ظالم تصور کر کے جمیع مصائب و آلام میں شریک و ناصر امام رہے یہاں تک کہ
شہادت امام اپنی جانوں کو فدا کیا پس اگر امامت اور شہادت حضرت امام حسین کی حق اور صحیح ہے تو بلا شبہ مذہب شیعہ
حق اور مذہب اہلسنت جسکی بنا پر یزید ملعون نے دعوی خلافت کیا اور اکابر اہلسنت نے دست بیعت اوسکی دست
میں دیا باطل اور فاسد ہے اور اگر خلافت یزید حسب اصول اہلسنت لاحول ولا قوۃ حق اور العیاذ باللہ امام حسین
باطل ہیں تو آپکی شہادت اور مذہب شیعہ بھی باطل ہے یقین ہے ہمکو کہ اہلسنت بخلاف اپنے اصول مسلمہ کے خلافت
سے انکار اور شہادت حضرت امام حسین کا بموجب اپنے اصول کے باثبات اور اقرار نہ کرینگے اتنا انصاف سے کہو
مذہب اہلسنت ارباب عیاد میت کے نزدیک کسقدر موجب ندامت و خجالت ہی اور اس تحریر فقیر کو غور سے دیکھو کہ کیسا صاف
صاف تصفیہ مذہب شیعہ و سنی اور کیا دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہے اب جو لا لکھنا تھا تو پایا تو گمراہی نا منصفوں کا
سے کہ شیعہ تو نہ جانو یہ عجب بات ہے کہ معاذ اللہ واحد آپ ہی کی ذات برادری کی لوگ یعنی شیعہ اولی حضرت
کو طلب کر کے بیعت ہی کریں اور پھر اپنے اصول کی مخالف قتل بھی کر ڈالیں لعدا آپ کی مذہب میں اونپر لعن کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہی ہو ہر تمنی کس منہ سے یہ کلمہ کہا کہ اسپر افسوس سنیوں کو چاہیئے نہ تمکو اب سنیوں کی مذہب کی قلعی کھل گئی اوسی دیکھکر
کر شرماو آرزوی محال نہ کرو فضول باتیں نہ بناو ۵ کبھی بہ منہ سے یہ کلمہ نہ کہنا اگر ہو باحیا خاموش رہنا عقاید
۵ ثابت ہی مومنوں کا یہ کتاب مبین سے نکلیگا ایک دابہ ایکدن زمین سے ظاہر کریگا خلق پہ ایمان کا فساد
یعنی کہ انکو تہا نہ اماموں کا اعتقاد منقول ہی کہ دابۃ الارض حضرت علی ہوتا ہی یہ بہت سی حدیثوں سے منجملے
کہتی تھی خود علی کہ میں ہوں صاحب عصا مبسم ہی میری پاس میں ہوں خازن خدا نکلیں گے اور راہ میں
زمین پر کرینگے نقش اہل زمین کی جبین پر پہنی ہوی انگوٹھی سلیمان کی ہاتہ میں ہوگی چھڑی بھی موسے
عمران کی ہاتہ میں ان اشعار سے فقط شعر سوم کو وحید نے لکہا اور اول و آخر کو اپنی بی تکی بات کیو اسطے چھوڑ دیا
قولہ دابۃ الارض حیوان ہوگا جناب امیر کو حیوان مطلق بنانا اپنی حق میں یہ شعر پڑھا ہی ۔ ۵ انسان کا نہیں ہے
یہ عقیدہ حیوان ہی البوالامیہ **اقول** ایسی ناحق نے لیست قرآن ناطق کیا کہا کہ دابۃ الارض حیوان ہوگا
یہ کیسا خبط و جنون ہی کہ منکر آیت عظیمہ اور آیہ کریمہ اذا وقع القول علیهم اخرجنا لهم دابة من الارض
تکلمهم ان الناس كانوا بآياتنا لا يوقنون ہی امام اہلسنت فخر رازی نے تفسیر کبیر میں لکہا ہی کہ علاماتہای قیامت سے
خروج دابۃ الارض ہی اور اوسکی بیان میں کئی طرح سے مفسرین نے کلام کیا ہی اور زمخشری نے تفسیر کشاف میں لکہا ہے
کہ خروج دابہ کوہ صفا سے ہوگا اور وہ عصاء موسی اور انگشتر سلیمان لئے ہوگا عصا پیشانی یا مابین دو چشم مومن لگا یگا
جس سے ایک نقطہ نور پیدا ہو کر ایسا پہیلیگا کہ تمام منہ ستارہ درخشندہ کی طرح منور ہو جاییگا اور انگشتر سلیمان سے کافر کی ناک پر
نقش کریگا جس سے ایک نقطہ سیاہ پیدا ہو کر پہیلیگا اور کافر کی تمام منہ کو سیاہ کردیگا اور تفسیر مدارک میں ہی کہ نکلیگا کوہ صفا
سے اور کلام کریگا لوگونسی عربی میں کہ آدمی ہماری آیات کا یقین نہیں رکہتی اور وہ کہیگا کہ آگاہ ہو لعنت خدا کی
ہی ستمگاروں پر پس جسکی ہاتہ میں بنا بر روایات اہلسنت عصاء موسی اور انگشتر سلیمان ہو اور وہ اونسی عجائب امور
ظاہر کری اور صنعت کتابت وغیرہ لوازم ماہیت انسانی بھی رکہتا ہو اور وہ آخر زمانہ میں ایک امر عظیم اور آیات
عجیبہ اور اسرار غریبہ خلاق کائنات سے ہو اوسکو جو شخص کہ حیوان مطلق کہدیتا ہی حیوان مطلق کا کام ہی خصوصا صاحب
تفسیر صاحب مدارک نے لکہا ہی جو جوہر حقیقت انسانی بھی رکہتا ہو اور ادراک کفر و ایمان مردم اور زبان عربی میں وہ
کلام بھی کری تو اب اوسکی جامع صفات کمالات انسانی ہونے میں کیا کلام ہی پس باین فضیلت و کمال اگر احادیث آل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

جو شفیق کتاب رحمن اور عالم علوم ظاہریہ و باطنیہ قرآن ہیں مراد دابۃ الارض سے حضرت مظہر العجائب مظہر
الغرائب ہوں اور شیعہ نے بموجب انہیں احادیث و روایات بلکہ حسب ارشاد خود جناب ابوالائمہ صاحب العصا و
المیسم جسکی تصریح خاتمہ روایت زمخشری میں بھی ہو چکی ہے کہ تحت آیہ مزبورہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ بعضے قرآنی تکلمہم کو تکلمہم
مشتق کلم سے لیا ہے بمعنی جرح کے اور مراد اسجگہ نشان کرنا عصا و میسم سے ہے اسکا اذعان کیا ہو تو سنیونکو ہماری امور
اعتقادیہ میں بحث کرنیکا کیا منصب ہے خصوصا جب حضرات اہلسنت بھی اسکے قائل ہوں جیسا کہ جناب غفرانمآب طاب ثراہ
عماد الاسلام میں فرماتے ہیں کہ احادیث کثیرہ سنی و شیعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مراد دابۃ الارض سے حضرت امیر ہیں نو نزکہ
اس قبیل سے قال لا اصل لہ کا النسب ہے اور اگر مقصود طعن تشنیع ہے کہ جناب امیر کو دابہ کہنا مستہجن اور شنیع ہے پس
ہر چند یہ طعن مشترک الورود ہے با اینہمہ قول معترض اوسکی اہل نحلہ کی تصریحات تشبیہات سے مردود ہے چنانچہ حسب
تصریح اکابر سنیہ حضرت بشیر و نذیر جناب امیر کو کبھی اسد اللہ اور کبھی سیف اللہ فرماتے تھے اور حیوۃ الحیوان میں ہے
کہ سید کونین نے احد الحسنین کو پیٹ اور بعوضہ کی ساتھہ اور بموجب روایت ہدایۃ السعدا خود اپنی نفس نفیس کو جمل بنایا اور
نعم الجمل جملکما ونعم المرکب رکبت یا غلام جمل اور مرکب کی ساتھہ تشبیہ دیتے ہیں اب اس حیوان ناطق سے کوئی
پوچھے کہ ان تشبیہات اور اطلاقات سے حیوان مطلق بنجانا لازم ہے یا نہیں بنابر شق اول حضرت امیر کیسی اپنے جناب
بشیر و نذیر کی ساتھہ تسخیر و استہزا کیا بیس دار و گیر سخت کا سزاوار ہے اور بنابر شق ثانی یہ تعریض نامعقول فضول و بیکار ہے
ہی ہماں تشبیہ حضرت ثانی وقت صعود جبل و خطاب حضرت راکبۃ الجمل بلفظ نقل البتہ قابل دید بلکہ نادیدنی شنید ہے
اور اس سے بڑھکر تمہارے خاتم الاولیا ابن عربی کا قول ہے دل لا اتی لا احول رایت ربی علی صورۃ الفرس ہے
نقل کفر کفر نباشد کسکو گھوڑا بنایا اپنی منہ میں لگام نہ دے عظمت و جبروت حی لایموت کا کچھہ خیال نہ آیا وہاں تو
فقط لفظ دابہ کہنے پر حیوان مطلق بنایا اور یہاں تو پوری صورت مجسم فرس موجود ہے اب کس تعریض عریض کا خیال آیا ہے
خدا سے ڈرو حیوان مطلق بنانے پر شرماو جو بنی کی دم میں ندا باندھو اسی عربی کو حیوان صاہل بناو دم سے کان
نہ کاٹو تو بتاں برنہ شرادہ ابن عربی سے یہ کہو صاحب اپنے منہ میں لگام دو صاحب بنیاد اعتقادے
کوثر پہ کوئی دشمن حیدر نہ ہوئے گا غیر از محب ساقی کوثر نہ ہوئے گا ہوگی رسائی حب علی کی سبب سبھی بہر بہر کے جام و ہونگے
امیر عرب عجمی قولہ یہ عقیدہ مطابق مذہب اہلسنت کی ہے نہ مخالف کی ساقی کوثر پیغمبر ہے انا اعطیناک الکوثر

جناب بشیر و نذیر ہیں نہ حضرت امیرؑ اور اگر بقول شیعہ ہی صحیح ہے تب بھی کوثر و سطی سنیونکی ہی نہ غیر کو کیونکہ معویہ
شیطان ثانیہ معبود ہیں اور امیہ کی دشمن جناب امیرؑ کا سا نہ کوفہ میں انہیں قوم نی چھوڑا امام حسنؑ سی بمقابلہ امیر
معاویہ وغا سی سنہ موڑا جناب امام حسینؑ کو بولا کر یہاں میں مبتلای بلا کیا نہ یہ شہید کا خون اپنی گردن پر لیا جناب
حسن مثنی کو متبنی بنایا جناب سیدہ کو اہل بیت سی خارج بنایا اسی دوستی پر امید عرب سی جام کوثر لینی کو تیار
ہو تمنو دشمن امیہ ہو تم کوثر سی محروم ہو ہاں سنی البتہ کوثر پاوینگی کہ اہل بیت کی دوست اور حب علیؑ سی
ہمعصد ہیں اور علی و سنی حروف میں بھی برابر ہے تیر الکنت نی کیا قول خراب بات ہر چند بنائی نہ بنی
اقول عجب نافہمی سی مناظرہ ہی جب اسکو حضرت امیرؑ کی ساقی کوثر ہونی سی انکار ہی تو یہ عقیدہ جوابات
مزبورہ سی ظاہر ہی مطابق مذہب اہلسنت کیونکر ہوا اور اگر اس راہ سی کہتا ہی کہ ساقی کوثر بلکہ قسیم جنت و نار
ہونا حیدر کرار کا خود روایات اہلسنت ہی سی ثابت ہی تو پھر انکار اسکا موجب تکذیب اپنی بعض بخاری پر بلکہ صریح
عداوت حضرت امیرؑ ہی پھر دشمن حیدر کیا اور جام کوثر کہاں کوئی با ایمان اسکو مستبعد نہ سمجھیگا کہ مالک کوثر جو موہب
عطیۂ الہی حضرت بشیر و نذیر اور ساقی کوثر انکی طرف سی حضرت امیرؑ ہیں اور اگر بقول وحید ساقی کوثر حضرت پیغمبر ہی
صحیح گو یہ آپکی نائب حضرت مظہر العجائب کا عہدہ ہی جب ہی باعتراف اکابر اہلسنت کوثر اور جنت و سطی شیعو نکے
اور نار جحیم اور آب حمیم وسطی سنیونکی ہی کیونکہ سنی دشمن رسول و اولاد رسول ہیں پیغمبر اور وصی پیغمبر کی آبا
کو کافر جانتی ہیں بلکہ معاذ اللہ حسب تصریح امام سہیلی جو بقول علامۂ ذہبی و یافعی و ابن خلکان وغیرہم امام معتمد
اہلسنت ہی آنحضرت صلعم کی بعض اجداد یعنی کنانہ پر تہمت زنا کرتی اور نضر بن کنانہ کی نسبت نعوذ باللہ ولد الزنا
کا کہتی ہیں وکنانۃ تزوج امرأۃ ابیہ خزیمہ وھی برۃ بنت مر فولدت لہ النضر بن کنانہ انتھی اور نیز پیغمبر
میں ایسا سخت عیب لگاتی ہیں قبل از نبوت چالیس برس تک کما نص الواقدی فی الطبقات کفر کا اطلاق آنحضرت پر کرتی ہیں
بلکہ بعد از نبوت بھی بموجب روایت اہلسنت جیسا کہ سیوطی نی باسناد صحیح سعید بن جبیر سی تفسیر در منثور میں نقل کیا ہی کہ قرأ
رسول اللہ صلعم بمکۃ النجم فلما بلغ ھذا الموضع افرأیتم اللات والعزی ومنات الثالثۃ الاخری
القی الشیطان علی لسانہ تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترجی قالوا ما ذکر آلھتنا بخیر قبل الیوم
فسجد وسجدوا النھی شیطان کو حضرت کی زبان وحی ترجمان پر تسلط ہوا انہیں بتونکی تعریف اور شفاعت کا کلمہ

بیشک جمل میں حضرت عائشہ کی ساتھ وصی پیغمبر سی لڑنی جائیں حواب کی کتی کتنا ہی بہونکیں شور و غل مچائیں
مگر یہی کہی جائیں کہ حواب نہیں اور پہر اسپر جہوٹہی قسم کہائیں معاویہ باغی جنکو یہ بی ادب شریر بمقابلہ حضرت
امیر عرب بلقب امیر یاد کرتا ہی ساتھہ دین جناب امیر کا ساتھہ چہوڑیں بطمع طعام و جائزہ حاکم شام حسن مجتبی سے
منہ موڑیں پہر نہ کچہہ حیا آوی نہ شرمائیں اولٹی تہمت شیعوں پر لگائیں۔ حالانکہ لقب سنت جماعت امام حسن کی صحابت
اور معاویہ ہی کی موافقت و رعایت میں پایا ہی طلائع المقدور برادر صدیق حسن قنوجی کو دیکہو کہ کیا تمہارا کیا تمہارے
آگی آیا ہی چنانچہ ذکر صلح حضرت امام حسن میں لکہتی ہیں اہل کوفہ نی انسی بیعت کی کچہہ دن جیسہ مہینی خلیفہ رہی معاویہ
نی ان پر چڑہائی کی انہوں نی معاویہ سی صلح کرلی اس بات پر کہ بعد معاویہ کی یہی خلیفہ رہیں اہل مدینہ و حجاز سی امر
کی بابت کچہہ مطالبہ نہو یہ ماجرا ۴۱ھ میں ہوا حسن کوفہ سی مدینہ میں آگئی انکی بی بی جعدہ نی یزید کی کہنی سی انکو زہر دیدیا
یہ حادثہ ۴۹ھ میں ہوا یا ۵۰ھ یا ۵۱ھ میں اس سال کو جس میں درمیان امام حسن اور معاویہ کی صلح ہوئی جماعت کہتی ہیں
لقب اہلسنت و جماعت یہیں سی نکلا ہی لوگوں نی انکی خلافہ پر اجماع کیا اصلی اس سال کا نام عام الجماعۃ ٹہرا یہ دونو
گروہ اہل سنت و جماعت ہوئی انتہی جب اپنی بڑی نامی و گرامی کی بیان سی حقیقت مذہب اہلسنت و جماعت معلوم ہوگئی
تو جو کچہہ بعید نی شیعوں کو اہلسنت جبک مارا وہ سب اہلسنت ہی کا کام اور حمایت اہل بیت اور رعایت دشمنان اہل بیت میں
انہیں کو اہتمام ہی اپنی پیشواوں کی حق میں باوجود ایذا دہی و اہانت و قتل و غارت اہل عصمت و طہارت خطا
اجتہادی کی تاویل یزید پلید کی مغفرت اور خلافت اور امام شہید کی خروج و بغاوت پر اقامہ دلیل کریں یزید شہید سے
دشمن سی ملکر اونسی بغاوت و عداوت کرنیکو سب شیعوں کی درخواست کریں اور جب وہ بنابر تقیہ و مصلحت وقت اوس
پر دہی تو اونکا ساتھہ چہوڑ کر شہید کرائیں جناب سیدہ کو خلیفہ اول سی ناراض ہونی اور ہجران کرنی پر کافی یا شرح مسلم
بحر العلوم وکذا یجوز علیہم داي علی اهل البیت) الزلة وهي وقوعهم في الذنب من غير تعمد كما وقع من سيدة النساء
من هجرانها خليفة رسول الله حين منعها فدك خاطي ٹہرائیں اونکی عصمت اور طہارت عن الذنوب کو باوجود
نص قرآنی خیال میں نہ لائیں حضرت عائشہ کو اونسی افضل جانیں ہمیشہ آپ کا مطلق نام لیں الغرض کہاں تک کہا جائے
اہل بیت کی ساتھہ اہلسنت کی یہ نہایت محبت و دینداری ہی کہ بلا تکلف آل رسول پر علی الاعلان حکم جاری ہی جاتی
تحفہ شعریہ مطبوعہ دہلی ۱۲۶۳ھ میں مذکور ہی کہ صادق حلوائی محشی قال اقول رسالہ منطق کا لکہتا ہی کہ حسینا قال

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہی جو آل رسول پر دیباچہ مین اپنی رسالہ کی درود نہین لکہا ہی تو وجہ اسکی یہ ہی کہ آل رسول کی
بغض مین یہان تک پہونچی ہی کہ وہ کافر ہوگئی ہین انہی اہل انصاف دیکہین اور غور کرین کہ اہلسنت
کو آل رسول سی کیا محبت ہی پہر اس حیا و حمیت کو دیکہی کہ اس دوستی نامعقول اور اس گفتار و کردار پر
حضرت امیر عرب سی جنکو سقایت کوثر سی ہی بطور خلاف رسول معزول کیا چاہا ہم کوثر لینی کو تیار ہوگئی پس
اتنی خیر اپنی حالات و مقالات کو دیکہو جن آل رسول کی حق مین مطلقاً کفر کا فتوی لگایا ہی ہیہات یہ وہی سادات
ہین جنکی نسبت حضرت رسول نی فرمایا اَکرِمُوا اَولادِی الصّالحون لله والطّالحون لی فرمایا کسی شاعر نی انہین
شاعری کا صلہ حضرت رسول سی لیا اور اسی مضمون کو نظم مین یون ادا کیا ہے ؎ سادات نور دیدۂ اشراف
عالم اند از حرمت محمدؐ و از عزت علیؑ فردا طعام معدۂ دوزخ نبود ولی کامروا ز محبت شان غیب منتفی
از بہر آنکہ سید کونین گفتہ ہست الصالحون لله والطالحون لی اب کہیہ تو خدا و رسول سی ڈرو اور اہل بیت
کی ہر موقع پر رعایت اور اصحاب کی جا و بیجا رعایت و حمایت پر ہمین انصاف کرو ؎ یک فریب عدو عہد
دوست بشکستی ببین کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی حالانکہ یہ اہل بیت پیغمبر جنسی آپ لوگونکی عداوت ظاہر بلکہ
اظہر ہی وہی حضرات ہین جو بموجب حدیث ثقلین تا ورود حوض کوثر قرآن سی جدا نہونگی پس جب کوثر جاے
ورود آل ہی تو تم السی دشمنونکا گذر وہان محال ہی ہان شیعہ البتہ کوثر پر جائینگی اور بہر بہر کر جام کوثر
پائینگی کہ بموجب وصیت پیغمبر ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی تمسک و اطاعت ثقلین کو فرض جانتی
ہین اور بمفاد تتمہ حدیث یعنی لاتقدموھما فتہلکوا انکی تقدیم و ترجیح اہل بیت پر مسلم نہین مانتی پس جنہون
نی اہل بیت پر اورونکو مقدم کیا ہر واقعہ مین اونکو چہوڑا اونکی دشمنونکا ساتہہ دیا وہ ہرگز شیعہ نہین بلکہ ہمارے
ہم مذہب ہین اور اطلاق اسم شیعہ اونپر بفرض محال ویسا ہی ہجو جیسا کہ اطلاق کافور زنگی پر لہذا بہتر ہی کہ
او رقیق نہکی یہ مرحلہ بخوبی طی ہوچکا ہی زیادہ تفصیل اور توضیح کی حاجت نہین اور حسن مثنی کی نسبت جو الزام دیا
وہ بدون تصحیح نقل بحوالہ کتاب لائق التفات و جواب نہین کچہہ عجب نہین کہ بیشی اونکو مثنی لکہا ہو اور تم لوگون نی
اپنی ہی فہمی سی مثنی پڑہا ہو اسیطرح جناب سیدہ کا اہل بیت سی خارج کرنا مین بحوالہ شافی شرح کافی جو عبارت ہین
[illegible] یعنی تمام شافی مین ڈہونڈہ ڈالی کہین اوسکا پتہ نہ لگا چونکہ خیانت [illegible] اسی کافی کی حدیث

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثابت ہوچکی ہے کہ اپنا مطلب بنانے ہمارے امام پر تہمت لگائی کو اصل حدیث میں کئی لفظوں کا اضافہ کیا کچھہ
خوف خدا اور شرم وحیا کو دخل نہ دیا تو ملا خلیل شارح کافی کی عبارت کا اولٹ پھیر کتنی بڑی بات ہے ہمکو تعجب ہے
کہ یہاں بھی کسیکی کہنی میں آگئے اور شافی میں خود نہیں دیکھا دوسرے کی اعتماد پر دھوکا کہا گئے اور اگر خود شافی
میں دیکھکر لکھا ہے تو اوسکا ٹھیک پتہ و نشان بتاؤ کہ ہم بھی دیکھیں کہ اونہوں نے عامہ سے کسیکا قول نقل کیا ہے یا
خلاف جمہور علما و اجماع شیعہ خود ہی یہ احتمال لکھدیا ہے بہرکیف اگر اون پر یہ افترا ہے تو انصاف کرو اور اگر درحقیقت
بلا نقل قول دیگر خود ہی ایسا لکھدیا ہے تو وہ معصوم نہیں اونکی لغزش کو معاف کرو آب رہا احتجاج بمطابقت عدد
یہ تو بالکل پوچ اور استدلال بے سند ہے معہذا قرآن میں وان من شیعتہ لابراہیم آیا ہے رب جلیل نے حضرت
ابراہیم خلیل کو شیعہ فرمایا ہے پہر شیعہ شیطانیہ کہتے وحید کو کچھہ روح حضرت ابراہیم سے بھی حجاب نہ آیا اور کیونکر آتا کہ
اونکی اکابر نے تو انی سقیم وغیرہ کہنے پر کیسی جگہ حضرت ابراہیم کو معاذ اللہ جہوٹا بنایا ہے پس ہرگاہ شیعہ امتی لقب پایا
میں حضرت خلیل سے جب خلیل کی شریک ہیں تو شیطانیہ کی ہم عدد ہونے سے نہ شیعہ بد اور نہ حب علی کی ہم عدد ہونے سے
سنی نیک ہیں بلکہ تفحص سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر بد و نیک کی عدد ایک ہیں دیکھو حسن اور نحس تسمین اور سمن
مسنی اور نگنش سیاہ اور سفید عدد اور حروف میں برابر اور خاص وحید اور یزید جملہ حرکات و سکنات
میں مساوی مگر یزید بقدر شروط ثلاثہ اعتقاد خلاف عدد میں وحید سے بڑھکر ہے اب ایک بچہ بھی سمجہہ لیگا کہ ہم عدد
ہونے سے سیاہ سفید یا سفید سیاہ نہیں ہو سکتا پہر شیطانیہ کی ہم عدد ہونے سے اگر شیعہ بد ہو جاتے تو جنکی سر پر خود
شیطان آتا تھا وہ کیونکر یہ مرتبہ پاتے سے سن اے سنی جیسے حب علی ہے شرف اوسکا عدد بھی سے علی ہی خدا ہے عال
مکار دونی اگاہ زبانسے کیسکی دل سے ہی چاہ شفقت کیا گر عدد میں ہو مطابق مگر بغض علی سے ہو منافق
بنیاد اعتقاد سے حیدر قسیم جنت و نار جحیم میں نازش کا ہے مقام کہ مولی قسیم ہیں قولہ قرآن
آپ کے نزدیک مخدوش محبت اہل بیت جیسی ہے اوپر کے قول سے ظاہر کسیکو کافر بناؤ کسیکو فرض کرو
پہر دی کوئی دعائے بد سے نکو دوزخ جانا نہیں جہوٹا بنادی پہر تمہیں مولی کی قسیم ہونے سے باز کرد خاطر جمع
آپ کو ضرورت ہے کی کیونکہ یہ بد عقائد آپ کی کتاب بنیاد اعتقاد سے لکھی گئی اور انکو آپ ہی کے
اور اپنی کتابوں کی دلیل کہیں نہیں لکھی کیونکہ تحفہ وغیرہ موجود ہے جسکو اعادہ کی ضرورت کیا ہے جسکو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

اوسکی مجتہدوں نے باطل کیا تو ہمکو اپنی کتب کی دلیل پیش کرنا کیا فائدہ سے دشمن آل عبا ہو تم لوگ
اقول اس عبارت سراپا خسارت کی ہر فقرہ کا جواب جداگانہ دیا جاے گا ہر بات پر اوسکا مواخذہ کیا جائیگا
قولہ قرآن آپ کی نزدیک مخدوش اقول اب ہم سمجھے کہ آپ لوگ جب اپنی عیوب خانگی دیکھتی اور نے
شرماتی ہیں تو یہ ہی خیال کہ مبادا شیعہ ہم پر طعن کریں آپ پہلی شیعون ہی پر اون عیوب کی تہمت لگاتے
ہیں اری صاحب شیعون پر ایہام نہ کیجیے اپنی گہر کی خبر لیجیے محاضرات میں یہ روایت ہی کہ ابن مسعود نے
قرآن سی پہلی بسم اللہ غلط کی سورہ فاتحہ اور معوذتین کو نکال ڈالا مسند امام احمد بن حنبل میں عبد الرحمن
بن یزید سے مروی ہی کہ عبد اللہ بن مسعود معوذتین کو قرآن سی حک اور محو کر دیتی تہی اور کہتی تہی کہ یہ قرآن سے
نہیں ہیں تفسیر در منثور میں ہی کہ ابی بن کعب فاتحہ اور معوذتین اور اللہم ایاک نعبد و اللہم ایاک نستعین
قرآن میں درج اور داخل اور ابن مسعود ان سبکو قرآن سی خارج کرتی تہی اور نہیں لکہتی تہی اسی پر امام
فخر الدین رازی کو حیرت اور اضطراب اور یہ مسئلہ اونکی نزدیک سخت مشکل اور لاجواب ہی چنانچہ سیوطی نی اتقان
میں بعد ذکر تواتر قرآن کی لکہا ہی ومن المشکل علی ہذا الاصل ما ذکرہ الامام فخر الدین الرازی قال نقل
فی بعض الکتب القدیمۃ ان ابن مسعود کان ینکر کون سورۃ الفاتحۃ والمعوذتین من القرآن فہو فی غایۃ
الصعوبۃ لانا ان قلنا ان النقل المتواتر کان حاصلا فی عصر الصحابۃ بکون ذلک من القرآن فانکارہ یوجب
الکفر وان قلنا لم یکن حاصلا فی ذلک الزمان فیلزم ان یکون القرآن لیس بمتواتر فی الاصل انتہی یعنی
اس اصل تواتر پر وہ سخت اشکال ہی جسکو امام فخر الدین رازی نی ذکر کیا ہی کہ بعض کتب قدیمہ میں منقول ہی کہ ابن مسعود
سورہ فاتحہ اور معوذتین کا قرآن سے ہونے سی انکار کرتی تہی پس یہ امر نہایت سخت ہی اسلئے کہ اگر ہم کہیں کہ نقل متواتر
عصر صحابہ میں اونکی قرآن سی ہونیکی حاصل تہی پس انکار ابن مسعود موجب کفر ہی اور اگر کہیں کہ اوس زمانہ میں
نقل متواتر حاصل نہ تہی پس لازم آتا ہی کہ قرآن اصل میں متواتر نہو انتہی اب اس سی زیادہ اور کیا قرآن مخدوش
ہوگا کہ سورتیں کی سورتیں نکل گئیں اور تواتر قرآن میں بٹہ لگا یا ابن مسعود کی ایمان میں مزید بر آن موجب حیرت
ناظرین دوسری روایت اتقان کی ہی قال اول من جمع القرآن ابوبکر وکتبہ زید وکان الناس یاتون زید بن ثابت
فکان لا یکتب آیۃ الا بشاہدی عدل وان آخر سورۃ براءۃ لم توجد الا مع خزیمۃ بن

Presented by: Rana Jabir Abbas

فقال التبوا فان رسول الله صلعم جعل شهادته شهادة رجلين فكتب وان عمر اتى باية الرجم فلم يكتبها لانه كان وحده انتهى یعنی پہلی جسنے قرآن جمع کیا وہ ابوبکر ہیں اور کہا اوسکو زید نے اور لوگ زید بن ثابت کے پاس لاتے تھے پس وہ کسی آیت کو نہ لکھتے تھے مگر شہادت دو عادلوں کی اور آخر سورہ برات بجز خزیمہ بن ثابت اور کسی کے پاس نہ پایا گیا پس ابوبکر یا زید نے کہا لکھو کہ حضرت پیغمبر صلعم نے خزیمہ کی ایک شہادت بمنزلہ دو مردونکی شہادت کے قرار دیا ہے پس وہ لکھی گئی پھر حضرت عمر آیہ رجم لائے پس وہ آیت زید نے نہ لکھی اسلئے کہ وہ اکیلے تھے انتہی سبحان اللہ حضرت عمر جنمیں بخلاف دیگر صحابہ عدل تقدیری موجود یہ تقدیر کی خوبی دیکھیے کہ اونکی شہادت تو مردود ہو بلکہ کلیہ الصحابة کلهم عدول سے بھی اونکی باب میں عدول ہو اور خزیمہ کی تنہا شہادت جو باعتقاد اہلسنت کچھ حضرت عمر سے شرف و منزلت میں مناسبت نہیں رکھتے مقبول ہو خیر انہیں ہر سر علم مگر یہ تو بتاؤ کہ حضرت خلیفہ ثانی آیہ رجم کو آیہ قرآنی جانتے ہیں تمہارے نزدیک کاذب تھے یا صادق بنابر شق اول تہمت حضرت عمر کی یار اور بنابر شق ثانی ثبوت نقصان قرآنی بسبب اخراج بعض آیات جو یقیناً قرآن سے تھی ظاہر و آشکار ہے اب اس سے بڑھکر اور کیا قرآن محذوف ہوگا قولہ محبت اہلبیت جیسے ہے اوپر کی قول سے ظاہر کسیکو کافر بتاؤ کسیکو فسق کرو اور کوئی تمسے ایذا پاوے کوئی مرعا پدسے تمکو وہ نوجوان میں جو شہابتاوے پھر تمہیں مولی کی قسیم ہو نہیں بنا رکرو اقول محبت اہلبیت جیسی سینونکو ہے اور شیعہ ہونا اہل کوفہ و شام کا بلکہ دیگر دشمنان ایمہ کرام کا یہ دونو مطلب اس سے قبل اسی طور ہو چکے ہیں کہ اگر سنیونکو کچھ بھی حیا و حمیت ہوگی تو مصادف حلوائی کا حلوانہ ہر بار کرکے کبھی محبت اہلبیت کا نام نہ لینگے اور حب و بغض ہر دو نصب ہم اکثر اکابر اہلسنت شیعہ خاص لقب موالیان علی و اولاد علی کا ہے تو جو باتیں سنی اہلبیت پر نسبت شیعہ اور محبون اہلبیت افترا کرتے ہیں وہ اہلسنت ہی کیواسطے مخصوص ہیں کہ حضرات اہلبیت میں سے العیاذ باللہ کسیکو باغی و خارجی ٹھہراتے ہیں آپ حیلہ سے شہید کراتے ہیں کسیکی ہمایت اپنے پیشواؤں کو ٹھہراتے ہیں اور پھر ہمارے میں اہلبیت کو بتاویل باطلہ خطائے جہتہادی مشتبہ اجر واحد بتاتے ہیں کوئی بجراحات لسان النبی ایذا پاوے کوئی انکی عداوت پر ہر نماز کی قنوت میں اللھم العن فلاناً و فلاناً تنادی صحابہ کی ارادت و موافقت میں اہلبیت کی مخالفت واجب بتاتے ہیں اقوال صحابہ کی مقابلہ میں قول اہلبیت کو ہرگز نہ مانیں پھر باوجود التقدیم و ترجیح اغیار اہلبیت اطہار سے جائزہ و انعام کی امید وار اور حضرت ابوالائمہ کی قسیم جنت و نار ہونی پر بطاہر باغ و بہار اور دل میں جو بھنکے سراپا شعلہ و شرار ست منہ کہہ بانی ہمایا و دلمیں و ندمکی شرار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترک مخالفت ہو کہ جسمیں آپ کو ضرور ہو یا قول کیا حضرت عمر جنکی رائے کی بموافق قرآن نازل ہوا کرتا تھا اور
ان باتوں سے ... کیا آپ ہی یہ خبر آپ کو دیتی تھی یا حضرت معاویہ جو شیعیان امیر المومنین کی دشمن تھی۔
حضرت ... اپنی ... بشارات کہیں تو کوئی سند اپنی کتب کی پیش کرو ورنہ اپنی کتب سے
... شیعوں کو جنت ... شیعوں کی بعد نار جحیم کو ... علی کی کتاب مودة القربی میں
میں ... قال رسول الله صلعم اذا كان يوم القيمة ياتيني جبرئيل وميكائيل بجزمتين من
المفاتيح خزنة ... وخزنة ... مفاتيح الناس على مفاتيح الجنة اسماء المؤمنين من شيعة محمد
وعلي وعلى مفاتيح النار اسماء المبغضين من اعدائه فيقولان لي يا احمد هذا مبغضك وهذا محبك
فادفعها الى علي بن ابي طالب فيحكم فيهم بما يريد فوالذي قسم الارزاق لا يدخل مبغضه الجنة ولا محبه
النار ابدا انتهى دیکھو محبت حضرت امیر کی یہ ثمرہ اور عداوت حضرت امیر کی یہ سزا ہے کہ شیعیان علی کی اسماء مفاتیح
جنت پر اور دشمنان علی کی نام مفاتیح نار پر لکھی ہوئی حضرت پیغمبر کی پاس آئینگی اور جبرئیل و میکائیل سے بلا کر
دشمن علی کو دشمن پیغمبر اور محب علی کو محب پیغمبر بتلائینگے اور آنحضرت وہ کنجیاں حضرت علی کو دینگے کہ جسکو چاہیں
داخل جنت کریں اور جسکو چاہیں دوزخ میں بھیجیں پھر بحلف فرمایا کہ علی اپنی دشمنوں کو ہرگز داخل جنت اور اپنی دوستوں کو
ہرگز داخل نار نہ کرینگے پس جب حضرت پیغمبر نے بحلف ارشاد فرمایا کہ دشمن علی جنت میں اور محب علی دوزخ
میں ہرگز داخل نہ کیا جائیگا تو شیعوں کو جو با عترات اہلسنت دوست خالص حضرات اہل بیت کی ہیں نار جحیم سے کیا
خوف و بیم اور انکو بجز نار جحیم اور آب حمیم اور عذاب الیم کیا ترصد جنت نعیم ہی بلکہ بموجب نص قرانی یوم ندعو
كل اناس بامامهم انشاء الله ہمارا حشر ہماری ائمہ طاہرین کی ساتھ اور تمہارا حشر انکی معاندین کی ساتھ جیسی
تم ہر حال میں مقلد اور ناصر و معین ہو ہوگا ع بروز حشر کھلیگا ابھی چھپا ہے تم کہ دوست کون ہی عترت کا اور
عدو ہی کہیں قولہ کیونکہ یہ جو عقائد آپ کی کتاب بنیاد اعتقاد سے لکھی گئی اون سبکو آپ ہی کی کتب سے ہمنی باطل کیا
اقول یہ عقائد جو مثنوی شریف بنیاد اعتقاد میں نظم کئی گئی وہ سب حضرات معصومین اور اکابر دین سے
منقول اور ماخوذ ہیں انکار و اون بزرگواروں کا رد ہی پس یہ ہرگز کتب شیعہ سے باطل نہیں ہو سکتی یہ آپکا خیال
خام ... قبیل جنون و سرسام ہی قولہ اور اپنی کتابوں کی لیکن جن میں لکھی کیونکہ تحفہ وغیرہ موجود ہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعادہ کی ضرورت کیا ہی **اقول** یہ تو وہی مثل ہوئی کہ دروغ گو یہ بر روی تو صاحب تمہی تو جو کچھ کہ اعادہ
ہی ہمسی چرایا اور اخذ کیا اور اسی پر بنی ہر جگہ ہمکو الزام دیا پہ کہتی ہو کہ ہمکو اعادہ کی ضرورت نہیں اور اعادہ
کسی جانور کا نام ہی غرض چوری اور سینہ زوری کی مثل آپہی پر تمام ہی **قولہ** جبکہ مدعی کی مدعی کو اونکی مجتہدوں
نی باطل کیا تو ہمکو اپنی کتب کی دلیلیں پیش کرنا کیا فائدہ سے دشمن آل عبا ہو تم لوگ بانی کذب و دغا ہو تم لوگ
اقول کیوں جھوٹھ بولتی ہو کونسی ہماری مجتہدوں نی ہماری دعوی کو باطل کیا کسی ایک مجتہد کا نام تو بتاؤ
اگر ... صاحب کی بنائی ہوئی مجتہد کو کہتی ہو تو ایسی گمنام تمہاری ہی مجتہد ہونگی ہمسی کیا کام باقی اور جو روایات
کتب امامیہ سی تمنی لکھی یا اوسمیں غلطی اور افترا کیا یا اپنا مطلب ثابت کرنی کو بیچ روایت میں ... شریک
کچھ کا کچھ کر دیا ہی ہان ہمنی البتہ باوجودیکہ یہ عقائد خاص ہماری مذہب کی ہیں مگر آپ کی ہفوات کی رد میں آپ ہی
کی کتب سی ثابت کئی اور جواب میں اپنی کتب کی دلائل کہیں نہیں لکھی جبکہ مدعی کی دعاوی باطل کو اوسکی پیشواؤں
اور مجتہدوں نی باطل کیا تو ہمکو اپنی کتب کی کیا ضرورت تھی اور واقعی تمکو اپنی دلیلیں پیش کرنیمیں کچھ فائدہ نہ تھا
پھر کیوں ایسی جاہل دلیلیں پیش کی اور ذلیل ہوئی سے چرا کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ہشیار و عقاب
سے خالی زمانہ حادثہ سی کوئی دم نہیں دنیا ہی جا ہی رنج و الم سی غم نہیں کیا کہئی اہل بیت کی جو جو ثواب ہیں
یہ لوگ اہل دین میں ہی انتخاب ہیں یہ ہیں خدا کی راہ پہ حسرت سی ابن تراب بیجا ادا و اونکی خدا کی زہی نصیب
انکو ثواب رنج و بلا پر نظر نہیں محنت کا جو کا اجر ہی اوسکی خبر نہیں کرتا ہی آہ نہ وہ جو سمجھتا ثواب کو ہا
راہ خدا میں جسم سراپا رہ پارہ ہو کیا کیا نہ اہل بیت پہ جور و ستم ہوا پر ایک شمہ صبر میں اونکی نہ کم ہوا
آقا وہ ہیں تمہاری تم اونکی غلام ہو لازم ہی تمکو اونکی اطاعت تمام ہو وہ صبر تو محال ہی پر کچھ تو کیجئے
دل کو تسلی اونکی مصیبت پہ دیجئی غمہای حسین کرو بیکسی میں یاد زہرا کا فقر و فاقہ کرو مفلسی میں یاد
جسکا کہ مر گیا ہو کوئی نوجوان پسر ہمشکل مصطفی کہ جسی جاتی ہی نظر مشہور ہی بہت تھا وہ پیارا امام کو
ہرگز نہ تھا فراق گوارا امام کو نانا کی جب جمال کی ہوتی تھی آرزو دل بھر کی دیکھتی تھی تب اکبر حسن رو
معلوم ہی کہ چرخ نی آخر کو کیا کیا ایسی پسر کو باپ سی رن میں جدا کیا سینہ پہ نیزہ کھا کی گرا شہ کی سامنی
اکبر کی غم میں کوئی بھی کیا صبر علم نی کیا کیا نہ گذری کربلا میں جناب حسین پر سکتا ہی ایسی صبر کی طاقت کوئی بشر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہو مومن شہید راہ خدا میں اگر ہزار ۔ سبکا ثواب دیتا ہے صابر کو کردگار ۔: رونے سے پیٹنے سے نہ آئے گا جو گیا
وہ ہے گیا ثواب بھی رونے سے ہوگیا ۔ کب ہے روا کہ ہاتھ اوٹھائیں ثواب سے ۔: مطلب بھی کچھ نہ ہاتھ لگے اضطراب سے

ہیں یہ جملہ اشعار جو اظہار مراتب صبر میں حضرت ناظم عنایاد اعتقادی نے نظم فرمائے ہیں اسواسطے نقل کئے گئے کہ اور بعد نبی اللہ راہ فریب وہی ابتدائے ذکر صبر حضرت امام حسین علیہ السلام معرکہ کربلا میں بضمیمہ اپنے مطلب فاسد یعنی امتناع گریہ و بکا کے لکھہ کر ان اشعار میں سے فقط خاتمہ کے چار شعر لکھے ہیں اور بعد اسکے اپنے تعصب باطنی کو ظاہر کیا ہے قولہ یہ ابیات مطابق عقیدہ اہلسنت ہیں نہ مطابق ۔ روافض بد عقیدت جنکہ اونکے نزدیک اضطراب سے نہ موافق
ثواب جاتا ہے اور رونا رلانا ہمیں تو ہر مومن من بکی علی الحسین او ابکی او تباکی وجبت له الجنة الخ کیونکر سمجھتے ہیں اور محرم میں وہ ماتم کرتے جاتے ہیں کیسا سینہ پٹو خطاب ہے کسکا میرے و القاب ضبط کیا صبر کی جا کہاں کوئی چھاتی پر لیس لگاتا ہے اور کوئی سینہ کوبی سے خون بہا کر عورتوں کو اپنے بہا فدیے دکھاتا ہے یہ ساری کی ساری مفتی صاحب کے قول سے جلتی ہوئی ہے ۔ مبادا دل آن فرومایہ شاد کہ از بہر دنیا دہد دین بباد

اقول ظاہر ہے کہ ابیات موصوفہ میں حث و ترغیب صبر نسبت جمیع مومنین کی گئی ہے یعنی ہر مومن کو چاہئے کہ رنج والم اور مصیبت و غم میں قلق اور اضطراب اور بے صبری اور پیچ و تاب نہ کرے بلکہ ہر حال میں راضی برضا اور پابند مشیت خدا ہے کیسی ہی مصیبت ہو نہ اوسپر جزع و فزع اور نہ ملال کرے بلکہ بعوض اسکے اپنے ائمہ ہدی خصوصاً حضرت سید الشہدا علیہ وعلیہم آلاف التحیة والثنا کی مصائب لا تعد ولا تحصی کا خیال کرے پس ان اشعار میں اس امر کا اشعار ہے کہ مومن پر جب کوئی مصیبت واقع ہو تو لازم ہے کہ صبر کرے اور جزع و فزع لا حاصل سے اوسکے ثواب کو نہ کھوئے بلکہ اپنے امام کی مصائب اور اونکا صبر یاد کرے اگر روئے تو اونہیں کی مصیبت پر روئے تاکہ ثواب بیحساب پائے اور رونا اوسکا رائگان نجائے حضرت معترض اپنی اولٹی سمجھ سے سمجھے تو یہ سمجھے کہ مصیبت امام پر رونا رولانا منع ہے کیا خوب کہو کیفیت کی سنئیں کہلیان کی یہ کہ جب ان اشعار سے مصیبت امام پر رونے رولانے کی تحریک و ترغیب ثابت ہوئی تو پھر یہ مطابق عقیدہ فاسدہ اہلسنت کہان ٹہری جیسا کہ عنقریب معلوم ہوا جاتا ہے شاید اسی خطا ثابت کرنیکو ابتدا کے اشعار چھوڑ کر آخر کے چار شعر لکھدئے کہ اصل مطلب خبط ہو جائے اور معترض کی تدلیس نگ دکھائے لا حول ولا قوة ہیہات شیعوں کا تو کیا ذکر وہ تو اپنے امام پر رونے ہی سے لاکھوں میں لطف تو یہ ہے کہ بعض اکابر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

اہلسنت بھی برخلاف اپنی عقیدت کی اس رونے رولانے کو موجب اجر و ثواب بلکہ پیروی حضرت ابوتراب وجناب
رسالتمآب و امین وحی و کتاب فرماتے ہیں چنانچہ شرح قصیدہ ہمزیہ میں ابن حجر مکی کا یہ افادہ صریح ہے کہ رونا
مصیبت امام حسین پر تاسی حضرت پیغمبر و علی و جبرئیل ہے مگر فرق میں الفریقین یہ ہے کہ شیعہ بدل اس خطاب کے
معتقد اور بتاسی حضرات معلوم بکمال خلوص سے روتے رولاتے ہیں اور اہلسنت قطعاً اس سعادت سے منکر مگر کام
میں فقط زبانی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں خیر یہ بھی غنیمت ہے بعضے متعصب تو نفس تعرض للاثانی اپنے امام غزالی
اور پیر جیلانی کی تقلید سے اس رونے پر ہنستے ہیں اور حدیث من بکی پر شور و غل مچاتے ہیں اب کو جسے کچھ
چاہئے کہ رسالہ صمصام حضرت سلطان العلماء حجۃ الاسلام کو بغور دیکھیں کہ وہ اس رسالہ میں فرماتے ہیں
اما آنچہ در کلام مورد ملام گفتہ کہ نوحہ و حزن از بدعات رفضہ است پس بدانکہ عصبیت و عناد دیدہ و بصیرت
ایشان را کور ساختہ ہست و این گروہ نواصب احادیث ثواب گریہ و بکا را بر مصیبت کبری پس پشت انداختہ با این
کلمات متفوہ میشوند آیا نمی بینی کہ احمد بن حنبل امام ایشان در مسند خود روایت نمودہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من دمعت عیناہ بقتل الحسین دمعۃ او قطرت قطرۃ بوّاہ اللہ الجنۃ یعنی کسیکہ قطرہ اشک از دیدہ او در
مصیبت حضرت امام حسین علیہ السلام برآید جای میدہد او را حق تعالی در بہشت و این حدیث را صاحب ذخائر العقبی نیز
ذکر کردہ سبحان اللہ شیعیان از اہل عصبیت باشند کہ بتبعیت حدیث رسول خدا موافق سنت آنحضرت حزن و بکا نمایند و سنیان
کہ تارک سنت پیغمبر اند اہلسنت باشند ہانا کہ این تسمیہ از قبیل تسمیہ سقیم ست بسلیم و اعمی بہ بصیر و زنگی بکافور و من
لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور انتہی پھر اسی رسالہ میں دوسرے مقام پر بجواب منع گریہ و بکا اسطرح ارشاد
ہے و ایضاً بتقریر آخر میگوئیم کہ چون فقدان مقربان درگاہ حضرت باری از انبیاء و اوصیاء اعظم
مصائب و رزایاست پس البتہ حزن و بکا بران اعظم طاعات بودہ باشد آیا نمی بینی کہ گریہ و زاری صحابہ کبار
و مراثی آنہا در مصیبت سید ابرار در کتب معتمدہ نواصب و تواریخ و سیر ایشان مزبور و مسطور ست تا اینکہ ہرگاہ عمر بسبب غایت
مہارت در تہیات و فقاہتی کہ داشت انکار موت آنحضرت کرد سنیان توجیہ نا موجہ آنرا بدینوجہ ذکر کنند کہ
شدت حزن و اندوہ کہ عمر را بسبب مفارقت و مصیبت وفات پیغمبر خدا عارض شدہ بود سلب حواس و زوال عقل
بعد الطاری گردید دریں حال انکار موت آنحضرت کرد لاکن چون ابوبکر بسبب غلبت حزن فی الجملہ بیہوش و حواس

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہادت عمر را بتلاوت آیہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُونَ متنبہ ساخت بالجملہ کتب معتمدہ ایشان مشحون و مملوّ است
از بیان فرط بکای صحابہ کبار انتہی کلامہ اعلی اللہ مقامہ تعجب ہی کہ جب تم ہمارے امام کی مصیبت و شہادت
پر رونے کا ثواب اپنے امام کی قول مَنْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ سے سنتے جاتے ہو تو پھر فَلْيَبْكِ عَلَى الْحُسَيْن پر کیوں
شور و شر مچاتے ہو اسباب واہیات پر تو تم کہیں کے نہ ٹہرے ہمارے امام علیہ السلام کی مصائب پر رونا
رولانا منع بلکہ حرام جانو اپنے امام کا بیان ثواب گریہ و بکا مصیبت حضرت سید الشہدا میں کہنا تھا تو پھر تم دونوں
طرف سے گئے نہ ادہر کے ہوئے نہ اودہر کے نہ گہاٹ کے ہوئے نہ گہر کے باقی طعن و تشنیع بہ نسبت عادات و رسوم
عوام جو عند الفریقین بایہ اعتبار سے ساقط ہیں شعار جہلا و عوام ہے بس خواص شیعہ پر یہ بیہودہ الزام ہے اب
تم عوام میں شمار ہو کر سستے چھوٹے مگر اپنے خواص کے خبر لو اور اون تشنیعات کو جو ہم کہہ چکے ہیں اور خدا کے
قدرت سے اون پر اولٹ پڑی دفع کرو جب آپ کی حضرت خلیفہ ثانی گریہ و بکائی بالعشیانی اور شدت
اضطراب و پریشانی سے مذہوب العقل و مسلوب الحواس اور منکر انتقال بہترین ناس ہو کر مثل آسیب زدہ کہنچی اور
چلاتے ہیں اور حضرت ابوبکر تلاوت آیہ قرآنی اونکو سمجہاتے ہیں کہ بہائی پیغمبر کے مرنے کی تو خدائی خبر دی ہی ہے
آپ کیوں گرے جاتے ہیں پس جب حضرات صحابہ کا یہ حال ہی تو آپ عشرہ محرم میں ہماری جوش و خروش
اور رونے رولانے پر جو ہنستے ہیں حضرت سید المرسلین و امیر المومنین و جبرئیل امین ہی اور یا گریستی پیغمبر تھا تو
تقلید حضرت عمر ہی صحیح کیوں طعن و تشنیع بجا فرماتے ہیں آپ کو حضرت عمر ہی کی سر مبارک کی قسم سچ کہیے کہ جب
انکو آنحضرت صلعم کی انتقال ہی میں شک تھا اور انکے نزدیک حضرت کی موت متحقق نہ تہی تو پھر یہ گریہ و زاری اور یہ اضطراب
و بیقراری کیسی اور چیخنا رونا عقل کا کہونا ہمراہ اس ہونا کیا معنی رکہتے ہیں وہ جو کہیں کی بات پہر نہ ہو اوس پر رونا
اور قبل از مرگ واویلا کرنا ہی خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تہا اب مطلب پر آتے اور سچ سچ فرماتے کہ اوس کا کیا علاج
کہ بعد میں سے جو وفات حضرت سرور کائنات میں شدت درد و غم اور رنج و الم سے از خود رفتہ ہو گئے تہی نتیجہ
آپ کی اصطلاح کی شیخ جی کیسا خطاب ہی اور مرزا رو دیکسا القاب اور جو موت حضرت پیغمبر کو
گہر گئے وہ میاں عمر کون صاحب ہیں اور جنہوں نے آیہ انک میت پڑہ کر یاد دلایا وہ شیخ جی
میاں یاد دلاو کون صاحب اللہ اکبر یا تو صحابہ کا یہ حال زار اور ایک صاحب کا مہتا بیزرجی صاحب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas